قال اللہ تعالیٰ

فَبِاَیِّ حَدِیثٍ بَعدہ یُؤمِنُون

(القرآن)

www.KitaboSunnat.com

خرافاتِ حنفیت

بجواب تحفہ اہل حدیث

تحریف قرآن

وضع حدیث

تقلید

توہین صحابہؓ

تاویلات باطلہ

مصنف

حافظ فاروق الرحمن یزدانی

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۱۱۰۰۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہُ تعالیٰ

فَبِاَیِّ حَدِیثٍ بَعدہ یُؤمِنُوْنَ ۝ (قرآن)

خرافاتِ حنفیت

بجواب تحفہ اہل حدیث

مصنف

حافظ فاروق الرحمن یزدانی

ناشر

الکتاب انٹر نیشنل

جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵ ۱۱۰۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	**خرافات حنفیت**
تالیف	حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی
ناشر	الکتاب انٹرنیشنل
سنہ اشاعت	اکتوبر ۲۰۱۲ء
صفحات	152
قیمت	:/80 روپے

﴿ملنے کا پتہ﴾

۱۔ ایس این پبلیشر جامعہ نگر نئی دہلی

۲۔ مکتبہ ترجمان ۳۱۱۶ اردو بازار دہلی

۳۔ مکتبۃ المعارف بھنڈی بازار ممبئی

۴۔ مکتبۃ السنہ بھنڈی بازار ممبئی

۵۔ عمری بکڈپو کرلا ممبئی

۶۔ مکتبہ مسلم بربرشاہ سرینگر کشمیر

۷۔ مکتبہ دارالسلام سرینگر کشمیر

۸۔ مکتبہ دارالسلام اننت ناگ کشمیر

۹۔ مکتبہ الاثر پرانی حویلی حیدرآباد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اپنے محترم و مشفق بھائی

حضرت مولانا حافظ اشفاق الرحمٰن شجاع صاحب

حضرت مولانا حافظ محمد عثمان اسحاق صاحب

آف گوجرانوالہ

کے نام

جن کی ترغیب سے یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

الحمدللہ رب العالمین' والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین' اما بعد!

احناف کے متعلق اگرچہ ہم اپنے بزرگوں کی زبان وقلم سے یہ پڑھتے اور سنتے آئے تھے کہ مسلک احناف سے وابستہ ایک گروہ' دیوبندی' کے بزرگوں کا اہلحدیث کے متعلق نرم گوشہ رہا ہے۔ شاید ایسا کبھی ہو' مگر کچھ عرصہ سے ہم یہ دیکھ اور پڑھ رہے ہیں کہ دیوبندی مکتب سے جو بھی لفظ نکلتا ہے وہ اہل حدیث کے خلاف نفرت کے زہر میں ڈوبا ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اہلحدیث کے پردہ میں قرآن وحدیث پر جو ستم ڈھایا جاتا ہے وہ الگ ایک انتہائی تکلیف دہ پہلو ہے۔

مگر اہلحدیث ہمیشہ سے ہی اس کوشش میں رہے کہ اس گروہ سے حتی الوسع الجھاؤ کی صورت پیدا نہ ہو۔ مگر بعض حنفی قلمکار اہلحدیث کو اپنا دفاع کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

شکوت وما شکوی لمثلی عادۃ

ولکن تفیض الکاس بعد امتلائھا

تاریخ اس بات پہ شاہد ہے کہ دیوبندی مکتبہ فکر کے خلاف اہلحدیث کا قلم ہمیشہ دفاعی صورت میں ہی حرکت میں آیا ہے۔

یہی صورت حال کچھ اس وقت پیش آئی کہ جب برادرم حضرت مولانا حافظ اشفاق الرحمن شجاع صاحب اور حضرت مولانا حافظ محمد عثمان اسحاق صاحب آف گوجرانوالہ ایک کتاب بنام' تحفہ اہلحدیث' جو کہ کسی ابو بلال جھنگوی صاحب کی تصنیف ہے' لے کر شاہ کوٹ تشریف لائے اور اس بات کا تقاضا کیا کہ اس کا جواب تحریر کیا جائے۔ پہلے تو راقم نے پس وپیش کیا کہ

من آنم کہ من دانم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ان بھائیوں کا اصرار انکار پر غالب رہا۔ جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو انتہائی کرب کی کیفیت سے دو چار ہونا پڑا کہ اس میں اس قدر سوقیانہ انداز میں قرآن و حدیث' صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کو نشانہ ستم بنایا گیا ہے کہ جسے پڑھ کر کوئی بھی کتاب و سنت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت وعقیدت رکھنے والا مسلمان خون کے آنسو روئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کام کلمہ طیبہ پڑھنے والوں نے بھی کرنا تھا؟

اگر بات صرف مسلک اہلحدیث یا علمائے اہلحدیث پر تنقید کی ہوتی تو شاید یہ تصنیف معرض وجود میں نہ آتی مگر بار بار قرآن وحدیث کا انکار' سنت رسول ﷺ کا مذاق اڑانا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی پاک باز ہستیوں پر الزام تراشی نے مجبور کیا کہ اصل صورت حال سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے جب لکھنا شروع کیا تو خالق و مالک نے جس طرح رحم وکرم فرمایا اس پر میں تو یہی کہہ سکتا ہوں۔

لو ان لی فی کل منبت شعر لسان

لما استوفیت واجب حمده

تو یہ معمولی سی کاوش فقط قرآن وحدیث کی صداقت کے بیان کرنے کے لیے قارئین کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔ اگر کسی جگہ پر تلخی کا پہلو نظر آئے تو یہ صرف تحفہ اہلحدیث کے مصنف کے الفاظ کے رد کے طور پر ہے اور اس لیے بھی کہ

چمن میں تلخ نوائی میری گوارہ کر

کبھی زہر بھی کرتا ہے کار تریاقی

قارئین سے التماس:

آخر میں قارئین سے التماس ہے کہ یہ کتاب چونکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صرف دس دن کے مختصر عرصہ میں لکھی گئی ہے اس لیے اگر اس میں کوئی غلطی یا کوئی بات تفصیل طلب محسوس کریں تو اپنے جذبات سے راقم کو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت، میرے لئے اور میرے والدین، اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

☆.....☆.....دعا گو.....☆.....☆

فاروق الرحمٰن یزدانی

خطیب مرکزی جامع مسجد توحید اہلحدیث،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد یحییٰ گوندلوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
شارح صحیح سنن الترمذی وصحیح سنن ابن ماجہ ومصنف کتب کثیرہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلام گروہ بندی کا قائل نہیں ہے بلکہ اس سے سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ **ان اقیموا الدین ولا تفرقوا** مگر جب سے اسلام میں تقلید نے جنم لیا ہے اسی وقت سے امت تشتت اور گروہ بندی کا شکار ہوگئی ہے اور اس کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ **ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم** کی پیش گوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی ہے۔

من جملہ تقلیدی مذاہب میں سے ایک مذہب حنفی بھی ہے جس نے ارض فتن عراق میں جنم لیا اور وہیں عنفوان شباب کو پہنچا۔ حنفی مذہب سے رائے اور قیاس کو عروج حاصل ہوا اور سنت کی حیثیت محض ثانوی ہو کر رہ گئی۔

اس مذہب کے پیروکاروں نے قیاس جلی اور اپنے آئمہ کے اقوال کے مقابلہ میں صحیح احادیث کو بالائے طاق رکھ دیا جس کی تفصیل **الملل والنحل** اور اصول فقہ کی عام کتابوں میں موجود ہے۔ برصغیر میں مغل شاہان کی وجہ سے اس مذہب کو عروج حاصل ہوا۔ ان کے مقابل اللہ تعالیٰ نے برصغیر میں اہل حدیث جماعت کو یہ توفیق بخشی کہ اس نے ان کے آراء و قیاسات کے مقابلہ میں لوگوں کے سامنے خالص کتاب وسنت کی تعلیم کو پیش کیا جس سے یہ لوگ اہل حدیث کے خلاف صف آراء ہو گئے اور اہل حدیث کی طرف نہایت غلط قسم کے الزامات منسوب کرنے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفہ اہلحدیث

حال ہی میں اہلحدیث کے خلاف غلط الزامات سے لبریز کتاب بنام' تحفہ اہلحدیث' طبع ہو کر مارکیٹ میں پہنچی ہے جس کے ٹائٹل پر ابو بلال جھنگوی کا اسم گرامی مرقوم ہے۔ کتاب کیا ہے افتراعات' الزامات اور خرافات کا مجموعہ ہے۔ جس کا احساس خود اس کے مؤلف کو بھی ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنا تعارف تو کجا بلکہ پورا نام تک لکھنا گوارہ نہیں کیا تا کہ پتہ نہ چل جائے کہ ان خرافات اور الزامات کا تراشنے والا کون ہے۔

خرافات حنفیت

لیکن عوام تو ان باتوں سے واقف نہیں ہیں کہ آیا جو تحفہ اہلحدیث میں درج ہے۔ یہ خرافات ہیں یا حقیقتہ اہلحدیث ایسے ہی ہیں۔ چنانچہ اسی خدشہ کے پیش نظر مسلک اہلحدیث کے داعی اور مبلغ اور جماعت کے نوجوان عالم دین مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب نے خرافات حنفیت کے عنوان سے ابو بلال کی خرافات کا علمی جائزہ لیا ہے اور کتاب وسنت کے دلائل سے ان کو لغو اور باطل قرار دیا ہے اور اس حقیقت کو منکشف کیا ہے کہ ابو بلال جس گروہ سے تعلق رکھتا ہے وہ سنت صحیحہ کا دشمن اور احادیث نبویہ کا تمسخر اڑانے والا گروہ ہے۔ ایک طرف تو ابو بلال احادیث کا تمسخر اڑاتا ہے اور دوسری طرف اپنے قیاسی مذہب کی تائید میں اپنی طرف سے دو حدیثیں گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو لکھتا ہے کہ

1- نبی کریم علیہ السلام تو ننگے سر آدمی کے سلام کا جواب تک نہیں دیتے (مشکوٰۃ)

2- جب مسح فرماتے ہیں تو ایک ہاتھ سے عمامہ مبارک کو معمولی اوپر اٹھاتے ہیں اور ایک ہاتھ سے مسح فرماتے ہیں (تحفہ اہلحدیث ص 13)۔

اس کاذب اور مفتری نے اپنی طرف سے وضع کر کے ناحق رسول اللہ ﷺ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام منسوب کر دی ہیں۔

الغرض؛ ابو بلال کی جملہ خرافات کو حقیقت کی سان میں پرکھا ہے اور ان کا باطل ہونا واضح کیا ہے۔ کتاب کا انداز سوالاً جواباً نہایت سہل اور دلچسپ ہے۔ طوالت کے بجائے اختصار کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب کی اس کاوش کو جو انہوں نے خالص کتاب وسنت کے دفاع کے لیے کی ہے شرف قبولیت سے نوازے اور اس مختصر کتاب کو منکرین سنت اور مجوزین قیاس کے شکوک وشبہات کا ازالہ کرنے والی بنائے۔ آمین اله العالمین۔

کتبہ

ابوانس (مولانا) محمد یحییٰ گوندلوی (صاحب)

ساہووالہ۔ سیالکوٹ

شارح صحیح سنن الترمذی وصحیح سنن ابن ماجہ

22 شعبان المعظم 1421ھ بمطابق 19 نومبر 2000ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف اول

خطیب اسلام حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل اسد رئیس جامعہ اہلحدیث للبنات (حافظ آباد)

احمد ربی الله وحده ' واصلی واسلم علی من لا نبی بعده ' و بعد:

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام ہمہ گیر مذہب ہے اور دین فطرت ہے اور فطرة الله التی فطر الناس علیها کے بمصداق الست بربکم کے جواب میں بلیٰ کہنے والے جبلی اور نیچرلی (Naturely) طور پر توحید پر پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ماں باپ کی غلط تربیت اور ماحولیاتی اور شیطانی اثرات انسان کو بے دین بنا دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور یہ بات مدلل و مبرہن ہے کہ بے راہ روی' گمراہی اور بے دینی کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب اور اہم کردار تقلید ہے۔ تقلید -قبول قول الغیر بلا حجة غیر نبی کی بات بلا دلیل تسلیم کر لینا تقلید ہے۔

ظہور اسلام سے پیشتر لوگ کفر و شرک اور شدید جہالتوں اور ضلالتوں میں مبتلا تھے۔ ہر کوئی اپنے مزعومات اور معتقدات فاسدہ یعنی ایڈیالوجی میں مخمور و بدمست تھا۔ اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا۔ ان تمام امراض کی اساس و بنیاد صرف تقلیدی جمود ہے۔ جو زمانہ قدیم سے بنی آدم کے افکار و اذہان کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے اور بالیقین یہ امر مبنی بر حقیقت ہے۔ ان کان للضلال ام - فالتقلید امه یعنی اگر گمراہی کی کوئی جڑ ہے تو وہ تقلید ہے اور اللہ رب العزۃ نے تقلیدی بے راہ روی کے خاتمہ کیلئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ انہوں نے ظلمت کدہ تقلید میں بسنے والوں کو دلائل و براہین سے مزین' حریت فکر اور آزادی رائے کا درس دیتے ہوئے انہیں نور توحید و سنت سے منور دین اسلام کی دعوت دی۔ اور معبودان باطلہ اور افکار فاسدہ سے ہٹا کر ان کا تعلق مالک حقیقی سے قائم کیا۔ ایسے خوش بخت لوگوں کے قلوب و ابصار کو نور ایمان سے جلا ملی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلید اور شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اپنے مقالہ "دین میں تحریف و بدعت کے اسباب" میں تحریف و بدعت کے منجملہ اسباب میں سے سات بڑے سبب بیان کئے ہیں۔ جن میں سے ایک بدترین موذی مرض تقلید بیان کیا ہے۔ جس سے مترشح ہوتا ہے کہ مقلد یہ جسارت بھی کرسکتا ہے کہ خود کو بدلنے کی بجائے احکام دین کو بدل دے۔ جیسا کے آگے وضاحت آ رہی ہے۔

فائدہ:

تقلید لفظ ہی اتنا ناکارہ ہے کہ کتاب اللہ اور حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذخیرہ میں بنی نوع انسان کیلئے کہیں مستعمل نہیں ہوا۔ گویا کہ قرآن وسنت کے مقدس و منور اوراق میں ایسے بے نور لفظ کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔

جو خود ہوں محروم روشنی سے
میں چاند تاروں کو کیا کرونگا

نتیجۃً ثابت ہوا کہ دلیل و حجت سے عاری، بے بصیرت و بصارت اور اندھا پن کا نام تقلید ہے۔

ایک غلطی یا غلط فہمی یا تحریف

حضرت شاہ صاحب موصوف رحمہ اللہ نے تقلیدی ناسور کی خوب مذمت کی ہے۔ لیکن نامعلوم کس مصلحت کی بناء پر تقلید کو دو قسموں میں تقسیم کر دیا ہے (1) کورانہ (2) بینا۔ جبکہ قرآن و حدیث، فقہا، اصولیین نیز ارباب لغت نے نہایت واضح انداز میں ہر قسم کی تقلید کو۔ کورانہ (اندھا) ہی قرار دیا ہے، تو ان اندھیاروں کا دلائل و بصائر اور براہین و حجج سے کیا واسطہ؟

پس تقلید اور بصیرت دو متضاد اور متصادم امر ہیں۔ اصول فقہ کی مایہ ناز کتاب مسلم الثبوت ملاحظہ فرمائیں۔ التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجۃ "کسی غیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کے قول پر بلا دلیل عمل کرنا تقلید ہے" اور کرخی' ملا علی قاری حنفی' ملا حسن شرنبلالی' قفال' غزالی' فاضل قندھاری حنفی' علامہ سبکی اور بے شمار احناف نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے ایک طرف تقلید (کورانہ) کی تردید کرتے ہوئے اسے بدترین ناسور قرار دیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہ "امت مرحومہ نے کچھ حدود و قیود کے ساتھ تقلید کے جواز پر اتفاق کیا ہے کہ جب اجتہاد امام کے خلاف صحیح حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مل جائے تو وہ اس مسئلہ میں امام کی تقلید ترک کر دے گا" الخ

کتنی حیران کن اور تعجب خیز بات ہے کہ امام کے اجتہاد کے خلاف صحیح حدیث مل جانے پر مقلد' تقلید ترک کر کے عمل بالحدیث سے تو وہ مقلد ہی نہ رہا تو پھر تقلید کیسی؟ حال و انجام کے لحاظ سے یہ اطاعت و اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ اسے تقلید کہنا بجائے خود غلط ہے۔

یہاں آ کر کچھ لکھتے ہوئے قلم بھی ..... کہ شاہ صاحب موصوفؒ جیسے علم کے بحر ذخار اور عظیم قد آور شخصیت کی یہ تحریر منبی پر سہو ہے یا یہ تحریف و ترمیم کسی ناخلف کے خائن قلم کی جسارت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ارباب تقلید سے ایسی خیانت قطعاً بعید نہیں۔ وہ تو اپنے تقلیدی مسلک کی حمایت میں قرآن حکیم اور احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی تغیر و تحریف سے گریز نہیں کرتے۔

مشتے از خروارے کے طور پر ایضاح الادلہ میں وضعی آیت ملاحظہ فرمائیں اور حدیث عشرین لیلة سے عشرین رکعته ایسی بدترین خیانت۔ العیاذ بالله

کیا یہ جسارت فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من کان قبلکم کے بمصداق یہود یانہ انداز فکر نہیں؟ ولله در القائل

ہر علم کہ ناماخوذ از مشکوٰۃ نبی است
واللہ کہ سیرابی ازاں تشنہ لبی است

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف امت کا المیہ اور تقلید

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کائنات کے سرتاج امام الہدیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین صدیوں تک مروجہ تقلید کے وجود نامسعود کا کہیں اتہ پتہ نہیں ملتا۔ ہاں غیر مسلموں نے مذاہب اسلام کو بدنام کرنے کی خاطر بے پناہ سازشوں کے ایسے جال بچھائے جس کے نتیجہ میں اہل اسلام کے مابین نہایت تکلیف دہ جدال وقتال ہوئے.....البتہ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ مسلکی اعتبار سے عالم اسلام کی باہم منافرت' تشتت وافتراق اور اختلافات ومشاجرات کی اساس و بنیاد صرف اور صرف ائمہ اربعہؒ کی تقلید ہے۔ چنانچہ اصحاب الحدیث کے بارہ میں ہر مقلد کے دل میں کچھ نہ کچھ کدورت پائی جاتی ہے۔ جبکہ مقلدین احناف اور ان میں سے بھی خصوصاً دیوبند مکتب فکر سے وابستہ حضرات اہل حدیث سے خاصے الرجک اور مجسمہ بغض وعناد ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ تقلیدی جراثیم نے فضا کو اس قدر مکدر اور مسموم کر دیا ہے کہ مقلد اور متبع سنت میں کبھی نہ ختم ہونے والی خلیج حائل ہو چکی ہے۔ اور یہ قرآن وسنت سے تصادم کا منطقی نتیجہ ہے۔

فاهرب عن التقليد فهو ضلالة

ان المقلد فی سبیل الهالک

تقلید اور ختم نبوت

یہ امر فیصل شدہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت ختم ہے۔ اور آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی بھی مدعی نبوت (ظلی یا بروزی طور پر) ملعون ومطرود اور دجال وکذاب ہے۔

اور بلاریب امام اعظم ہادی مکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب رسالت ابدالا باد تک کیلئے نکتہ کمال وعروج پر ہے جو کبھی زوال پذیر یا غروب نہیں ہوگا۔

افلت شموس الاولین و شمسنا

ابداً علی افق السما لا تغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اب دین مکمل ہو چکا۔ نیا نبی نہیں۔ تو نئے دین کی بھی قطعاً ضرورت نہیں۔ اور پھر دین کامل کا مفہوم بھی تو واضح ہے۔ کہ اس میں نہ تو کوئی نئی بات داخل ہو سکتی ہے اور نہ اس میں سے نکالی جا سکتی ہے۔ یا اسفیٰ علیٰ ابناء التقلید۔ وہ کلمہ تو خاتم النبیین حضرت محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں۔ اور اقوال و افعال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بات اپنے امام و مقتدا ہی کی مانتے ہیں۔ نیز سید اعظم علیہ افضل الصلوات و التسلیمات کی احادیث مقدسہ اور سنن مطہرہ کو ٹھکراتے ہوئے بڑی حسارت سے یوں بھی کہہ دیتے ہیں۔

"ترا با حدیث چہ کار قولے از ابی حنیفہ بیار" (تاریخ فرشتہ فارسی)

خدارا سوچئے! تقلیدی بھرم قائم رکھتے ہوئے کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و گستاخی کا ارتکاب تو نہیں ہو رہا؟ اور کیا ایسی روش اختیار کرنے سے غیر نبی کو درجہ نبوت تو نہیں دے رہے۔ یا اس سے بھی بلند و بالا کوئی مقام؟

کچھ فرق تو کریں

ضال مضل قادیانی طائفہ کو بریں بناء مرتد اور کافر کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی متنبی دجال و کذاب کو مجدد کہا اور نبی کا نام دیا۔ اور خود مرزا نے دعویٰ نبوت کیا۔ اور ادھر مقلدین حضرات نے اپنے امام و مقتدیٰ پر ظاہراً نبی یا رسول کا لفظ تو نہیں بولا لیکن عملاً جو اعزاز بخشا ہے وہ معناً مقام نبوت سے کم نہیں۔

الٹی سمجھ کسی کو ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

قول فیصل:

تقلید ایسا اندھا پن ہے جو یقیناً انسان کو شعور و ادراک سے خالی اور علم و آگہی سے تہی دامن کرنے میں لاثانی کردار کا حامل ہے۔

لمحہ فکریہ

کوئی بھی صاحب ہوش و خرد اور باشعور شخص دنیوی اشیاء کی خرید و فروخت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے وقت کتنی چھان پھٹک کرتا ہے۔ لیکن دین کو معاذ اللہ کس قدر متاع حقیر ترین سمجھ رکھا ہے کہ اس کے بارہ میں کسی طرح کی تحقیق و تفتیش کی زحمت نہیں اٹھانا چاہتا۔

اپنے ملاں سے کبھی صرف اتنا ہی کہہ دے کہ بھائی اس مسئلہ کے بارہ میں ہمارے آقا' مرشد' امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی صحیح حدیث یا سنت دکھا دو۔

برادران تقلید

جب تک تلاش حق کا یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا واللہ العظیم دین و ایمان کا حصول نا ممکن ہے۔ ذرا سوچئے! مسلک اہل حدیث سے وابستہ لوگ حب دین اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کس قدر دیوانے ہیں کہ وہ قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور یا تیسری وہ بات جو اس معیار پر پوری اترے اس کے سوا کسی بات کو پرکاہ کی حیثیت نہیں دیتے۔ لا تخدع عن حدیث واھلہ؛ فالرائی لیل والحدیث نھار'

یہ بات دعویٰ سے کہی جا سکتی ہے کہ ان حقائق کے پیش نگاہ۔ سوجھ بوجھ رکھنے والا کوئی بھی تو دل ہی دل میں پکارا اٹھے گا کہ ان لوگوں کی بات سچی ہے بالیقین ان کا مسلک سچا ہے۔ مدلل ہے۔ تو پھر کیوں نہ دیار تقلید سے نکلیں' خانقاہی نظام اور فقہی موشگافیوں کو خیر باد کہہ کر جامعہ اصحاب الحدیث میں داخلہ لے لیں۔

محمدی یونیورسٹی کے طالب علم بن جائیں۔ توحید اور فقہ محمدی (حدیث) کے پاکیزہ دروس سے قلوب و اذہان صیقل و منور ہو جائینگے۔ بالآخر اختلافات مٹ جائیں گے۔ فاصلے ختم ہونگے اور فرقہ بندیاں ناپید ہو جائیں گی۔ پس اس درسگاہ سے وابستہ جماعت ہی جماعت والیء بطحا صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے ہاں اگر تیرے مقدر میں اس جماعت حقہ سے دوری ہی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

تیرے گھر میں شب تار ہے اب تک
زمانے میں کب کی سحر ہو گئی

انصاف کی بات؛

اہل حدیث کے بارہ میں کبار علمائے احناف نے زبردست عقیدتمندی کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرتے ہوئے بایں الفاظ بیان شافی دیا ہے وھم ورثة النبی صلی اللہ علیہ وسلم حقاً و نواب شرعہ صدقا حشر ہ اللہ فی زمر تھم الخ (امام الکلام -علامہ عبدالحیٔ حنفی لکھنوی) یعنی حقیقت میں اہل حدیث لوگ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں اور آپ کی شریعت کے صحیح نواب و جانشین ہیں اللہ تعالیٰ ہمارا حشر اسی زمرہ میں کرے اور انہی کی محبت وسیرت پر ہمیں موت دے (آمین)

ولنعم ماقیل

وما النور الافی الحدیث واھلہ

اذا مادجی اللیل و البھیم واظلما

ترجمہ: ''جب کائنات میں سخت سیاہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہو تو اس وقت نور صرف حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اہل حدیث میں ملے گا۔''

''تحفہ اہل حدیث'' اور ''خرافات حنفیت''

مقام حیرت واستعجاب ہے کہ بڑے بڑے اساطین تقلید حقیقت حال کی توضیح و تبیین کرتے ہوئے اہل حدیث کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل وارث اور صحیح نواب اور جانشین قرار دیتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ ہمارا حشر اسی زمرہ میں ہو۔ لیکن دور حاضر کے سیاہ بخت وضعی احادیث کو نبی مکرم ﷺ کی طرف منسوب کرنے والے مفتری وکذاب ابو بلال جھنگوی نے اپنی کتاب ''تحفہ اہل حدیث'' میں متاع حقیر ترین دنیا کی خاطر جماعت حقہ اہل حدیث پر افترا پردازی اور اتہامات والزامات کی طویل فہرست ہدیہ ناظرین کی ہے اور علمائے احناف کے بقول ''صحیح وارثان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم'' پر بے دریغ طعنہ زنی اور یاوہ گوئی کرتے ہوئے نہایت سوقیانہ انداز اختیار کیا ہے اور اس ناخلف نے اخلاقیات کی تمام حدیں پائمال کر دی ہیں۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ناپاک جسارت، رذیل اور گھٹیا حرکت صرف اور صرف عوام الناس سے اپنا اصل روپ چھپانے کی خاطر کیا ہے۔ اور الزام دوسروں کو دیا جا رہا ہے۔

اے بلبل رنگین نوا تجھے سوجھی ہے گانے کی
تجھے تو پڑی ہے فکر تیرے آشیانے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق وانصاف کا تقاضا یہی تھا کہ حقیقت آشکارا ہو۔ ان خرافات وہفوات کا تحقیقی جائزہ لیا جائے۔

عدوے شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اللہ رب اکبر جزائے جزیل عطا فرمائے فاضل دوست' برادر عزیز مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب حفظہ اللہ کو کہ انہوں نے زبردست دلائل کے ساتھ حنفیت کے ''رخ زیبا'' کی کمال نقاب کشائی کی اور فقہ حنفیہ کے خودساختہ مسائل سے مزین آئینہ صدق وصفاء دکھا کر ثابت کیا ہے کہ تقلید ہی ایسا چور دروازہ اور باب ضلالت ہے جس سے گذر کر قرآن وسنت کے انکار کی جرات وجسارت اور مرزائیت ایسی منزلیں ملتی ہیں۔ اور خانہ ساز نبوت کیلئے راہیں ہموار ہوتی ہیں۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

اور یہ حقیقت ہے کہ مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی اسم بامسمی ہیں کہ انہوں نے اقاویل واکاذیب حنفیہ کی خوب نشاندہی کی ہے جبکہ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کے بمصداق باطل کی بیخ کنی کردی ہے فی الواقع یہ رسالہ براہین و دلائل کا ایک موّاج دریا ہے جو تقلیدی تنکوں کو بہا کر لے گیا ہے مولانا موصوف نے اپنے برہان بدوش قلم سے اللہ پاک کی کتاب اور سنت خیرالوریٰ' راہ نور وجادہ اسری حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کا حق ادا کیا ہے اللہ پاک قبول فرمائے (آمین)

الراقم:

حافظ محمد اسماعیل حافظ آبادی

25 جمادی الاول 1425ھ 14-7-2004

یوم الاربعاء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ محمد الیاس اثری متعنا اللہ بطول حیاتہ

اہل حدیث احباب اور علماء اہل حدیث خاموش تبلیغ کرنے کے قائل و فاعل ہیں وہ جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں آپ حضرات کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ سینکڑوں کتب' رسائل' مجلات اور مضامین ہمارے خلاف لکھے گئے ہیں ہم نے ہر ایک کا جواب لکھنے کی ضرورت اس لیے محسوس نہ کی کہ بار بار انہی مسائل کو اٹھایا جاتا گذشتہ چند سالوں سے کچھ انداز تبدیل کر کے پھر کچھ لوگوں نے اس گھاٹ میں چھلانگیں لگانا شروع کر دی ہیں محترم ابو بلال جھنگوی صاحب نے ایک کتاب بنام ؛ تحفہ اہل حدیث'' لکھی وہ مارکیٹ میں آئی' احباب نے اس کا مطالعہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس کا جواب ہونا چاہیے۔ چنانچہ اس عظیم منصب کے لیے اللہ پاک نے مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی کو منتخب فرمایا' لکل فرعون موسیٰ کے مصداق انہوں نے اس کے مندرجات کا صحیح جائزہ لیا اور کماتدین تدان کا حق ادا کر دیا' اگر کہیں الفاظ سخت محسوس ہوں تو ''البادی اظلم'' کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آپ ہی کو جو کہنا ہے کہہ لیں۔

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی سزا جیسی کہے ویسی سنے

اھل تقلید :۔ اہل تقلید کو تقلید کے زیر سایہ زندگی گذارنا صد مبارک ہو مگر اہل حدیث کو حدیث کی روشنی میں زندگی بسر کرنا ہزار مبارک ہو کیونکہ حدیث کا لفظ ہی اتنا مقدس و مطہر ہے کہ سنتے ہی دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور خوشی و مسرت کے گہرے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ حضرات محدثین کرام علیہم الرضوان کا پوری امت پر یہ احسان عظیم ہے کہ انہوں نے بندے بندے' بستی بستی اور شہر شہر گھوم پھر کر احادیث نبویہ کو جمع کیا' ان کے مفاہیم کو بیان کیا' معانی کی تعیین و تحدید فرما کر لوگوں کے سنت پر عمل کرنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ ہموار فرمائی۔

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

عظیم کام

جمع الحدیث اور اس کی تدوین سے قبل ہی چار مذاہب کی بنیاد رکھ کر دین محمدی کی چولیں ہلا دی گئیں تھیں' یہ کیفیت دیکھ کر لوگ پریشان تھے کہ کس کی بات کو تسلیم کیا جائے اور کس کی بات پر عمل کیا جائے' لوگوں کا یہ تذبذب اور پریشانی دیکھ کر رب تعالیٰ کو رحم آیا تو اللہ پاک نے محدثین کی جماعت اس عظیم منصب کے لیے کھڑی کر دی انہوں نے کتب حدیث کو مرتب کیا اور عمل بالحدیث کی راہ کو واضح طور پر پیش فرما کر امت محمدیہ کے لیے آسانی فرما دی آج بھی حدیث کے یہ مجموعہ جات آسانی کا پیغام دے رہے ہیں مگر المیہ دیکھیے کہ جو لوگ ساری دنیا کو حتیٰ کہ اہل تقلید کو بھی فکری آزادی کا درس دیتے رہے ہیں ان ائمہ حدیث کو بھی مقلدین کی فہرست میں شامل کیا جا رہا ہے انہیں بھی حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی بنانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے مگر ان کی یہ کوشش وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے اور حقیقت سے بہت دور ہے۔

یاد رکھنا! کہ جن ائمہ حدیث نے اپنی کتب کی تبویب میں ہی تقلید کی چیخیں نکلوا دی ہیں اور قرآن وحدیث کے خلاف تمام مسائل کے کس بل نکال دیئے ہیں ایسے ائمہ حدیث کو مقلد ثابت کرنا خلاف واقعہ ہے (۱)

ہمارے اس ملک میں جب بھی علوم سنت کی بات کی جاتی ہے اور لوگوں کو یہ پیغام دیا جاتا ہے تو ائمہ حدیث کے سامنے صرف وہ لوگ آتے ہیں جن کا فقہ حنفی سے تعلق ہے یہ کتنا بڑا

(۱) مزید تسلی کے لیے مولانا محمد انور شاہ صاحب کی فیض الباری دیکھ لیں وہ فرماتے ہیں کہ اعلم ان البخاری مجتهد لاریب فیه ص58 ج1 ہمارے حضرت مرحوم حضرۃ الاستاذ شیخ الکل فی الکل حافظ محمد محدث گوندلوی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ امام بخاری نہ صرف یہ کہ وہ مجتہد ہیں بلکہ وہ مجتہد گر ہیں یہ بات اہل علم سے مخفی نہیں ہے بشرطیکہ تعصب کی عینک نہ پہنی ہوئی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المیہ ہے کہ آئمہ حدیث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساری امت کو جوڑنا چاہتے ہیں اور مقلدین حضرات ایک امتی کی بات کو ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رہے ہیں۔ یاللعجب

مگر یاد رہے کہ عمل بالحدیث کی دعوت بڑی حسین کوشش ہے جس کی ہر آدمی کو انتظار ہے یہی وجہ ہے کہ اس دعوت کو قبول کرنا بڑا آسان ہو گیا ہے اور ہر آدمی اس پر عمل کرنے کے لیے تیار ہے

زمانہ بڑے شوق سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستان کہتے کہتے

لہٰذا عمل بالحدیث کی دعوت گلی گلی گھر گھر اور شہر شہر پھیل جانی چاہیے۔

فائدہ عظیمہ

ہمارے ہاں یہ بات کہی اور سنی جاتی ہے کہ برصغیر میں تین گروہوں نے دین کا کام کیا ہے

1- **صوفیا**: ان کے بارے میں ہندو پاک میں بڑے زور و شور سے پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ فلاں بزرگ نے اتنے لاکھ بندے مسلمان کیے فلاں نے اتنے لاکھ کو کلمہ پڑھایا ہے قطع نظر ان کے عقائد و نظریات کے چلو دو منٹ کے لیے تسلیم کر لیتے ہیں کہ ان بزرگوں نے بھی دین کی اشاعت کی ہے مگر یاد رکھنا کہ ان کی ساری کوشش اور تمام عملیات (اگر وہ سنت نبوی کے مطابق ہوں) صرف انفرادی اصلاح اور شخصی تربیت کی حد تک تو تسلیم کی جا سکتی ہیں مگر یہ فکر حضرات انبیاء کرام علیہم التسلیم والرضوان کی تعلیمات کے بالکل مطابق نہیں ہے اور نہ ہی یہ فکر روح اسلام کے موافق ہے۔

دوم: اگر مان لیا جائے کہ انہوں نے دین کا کام کیا ہے اور لوگوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ہے تو یاد رکھنا کہ انہوں نے جن لوگوں کو مسلمان کیا ہے وہ وہی مسلمان ہیں جو غیر شرعی رسم و رواج کے دلدادہ توہمات کے شکار ہیں

وضع میں تم نصاریٰ اور تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم: اگر انہوں نے ان کو شریعت سے روشناس کرایا ہوتا تو آج ان کی قبور کا طواف نہ ہوتا' وہاں سجدے نہ کیے جاتے' ان کے نام کی نذر و نیاز نہ دی جاتی' ان کو کارساز نہ سمجھا جاتا۔ انکو "کرنی والا" نہ خیال کیا جاتا' نہ ان کے نام کے وظائف پڑھے جاتے' نہ ان کی مقابر پر چلے کاٹے جاتے' اگر انہوں نے صحیح کلمہ پڑھایا ہوتا تو ان کا اللہ تعالیٰ سے جوڑ ہوتا نہ کہ غیر خدا سے۔

(2) فقہاء: ان حضرات کی فکر اگرچہ انفرادی نہیں ہوتی بلکہ اجتماعی ہوتی ہے مگر ان کے ہاں قیاس و رائے اور عقل کا بہت غلبہ ہوتا ہے یہ بات ملحوظ رہے کہ عقل' رائے اور قیاس سے حق و باطل میں امتیاز ممکن نہیں ہے اس میں غلطی و خطاء کا صرف امکان و احتمال ہی نہیں بلکہ اس کا بہت زیادہ وقوع ہوا ہے جیسا کہ عقلاء کی سیرت و تاریخ اس کی واضح شہادت دیتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے ان کا سارا زور مفروضات میں صرف ہوتا ہے حالانکہ شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ تم بلاوجہ سوالات نہ کرو کیونکہ ایسے فرضی سوالات و مسائل ہلاکت کا باعث اور تباہی کا سبب ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ایسے فرضی مسائل نے ائمہ دین اور فقہاء امت میں تنفر کا بیج بویا ہے جیسا کہ مذاہب اربعہ کی کتب دیکھنے سے یہ بات بالکل کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔

(3) ائمہ حدیث: ان حضرات میں دونوں قسم کی خوبیاں موجود ہیں ایک تو ان کی فکر اجتماعی ہے۔

دوم: یہ حضرات مسائل کی تحلیل بھی عقل و دانش اور رائے کے ذریعے نہیں کرتے بلکہ وہ امام کائنات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے کرتے ہیں ان کا یہ انداز گفتگو بہت عمدہ اعلیٰ اور بڑا وزنی ہے پھر یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس حد تک تو ان سے غلطی نہیں ہوتی ہاں صرف حدیث کی تدوین و جمع میں غلطی کا امکان تو ہو سکتا ہے مگر اس کی بھی انہوں نے بڑی پیش بندی فرمائی ہے۔ مثلاً جہاں کہیں بھی غلطی کا شبہ ہونے کا امکان پیدا ہوا تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہرین فن اور شاہسواران علم میدان میں آدھمکے پھر انہوں نے اس حدیث کا خوب تجزیہ کیا' قواعد وضوابط کے مطابق اگر وہ لائق عمل ہے تو اس پر عمل کی اجازت دیدی ورنہ الا فلا

جناب من! اسی لیے میں نے عرض کیا ہے کہ غلطی کا بہت ہی کم امکان ہے بلکہ القلیل کالمعدوم کے مصداق کے مطابق نہ ہونے کے برابر ہے یاد رکھنا کہ آج بھی کوئی آدمی حدیث کے کیڑے نکالنے کی کوشش کرے گا تو آج بھی محدثین کی جماعت زندہ ہے اور قیامت تک حدیث کی حفاظت کے لیے ایک جماعت اس مقدس فریضہ کو ادا کرتی رہے گی اور وہ اللہ پاک کی طرف منصور ہوگی۔

جناب عالی! آپ غلط سمجھے ہیں میدان خالی نہیں ہے کہ جس کا جی چاہے اس مقدس جماعت پر چڑھ دوڑے اور جو دل میں آئے کہتا پھرے' بالکل ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دو چار سال کے بعد بے سہارا مفروضات پر زندگی گزارنے والے لوگ قلم و قرطاس لیکر بیٹھ جاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت پر تنقید شروع کر دیتے ہیں یہ کتنا بڑا المیہ ہے حالانکہ ان مسائل پر پہلے بھی کئی مرتبہ مکالمات ہو چکے ہیں میرے خیال میں ائمہ حدیث پر تنقید کر کے شہرت حاصل کرنے کا یہ بڑا مذموم مشغلہ ہے جو اہل علم کی شان سے بہت دور ہے اور یہ سارا کچھ تقلید کو زندہ رکھنے کے لیے کیا جا رہا ہے بار بار اسکو آکسیجن دی جا رہی ہے طاقت کے انجکشن لگائے جا رہے ہیں یاد رکھنا کہ ادویات اور بیساکھیوں کے ذریعے کب تک اس کو زندہ رکھا جائے گا صرف دین حنیف ہی زندہ رہے گا باقی مسالک کی زندگی خطرہ میں ہے۔ان شاء اللہ

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے

اعزاز الٰہی

یہ ہماری خوش بختی ہے کہ اللہ پاک نے اس پاکیزہ دین کی حفاظت کیلئے ائمہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث' شارحین و دعاۃ حدیث اور عاملین حدیث کو منتخب فرمالیا ہے بالعموم اس وقت ساری دنیا اور بالخصوص پاکستان میں جماعت اہل حدیث تحفظ حدیث اور اس کے تقدس کے سامنے ایک حصار ہے بتایئے کونسی جماعت ہے جو حدیث کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو دبانے کے لیے صف آراء ہے آج چودہ صدیاں بیت چکی ہیں کہ الفاظ حدیث' معانی حدیث اور علوم سنت کو اپنے سینوں میں کس نے جوں کا توں محفوظ کر رکھا ہے سب کی نگاہیں جماعت اہل حدیث کی طرف اٹھیں گی یہ اعزاز صرف اسی جماعت کو حاصل ہے۔ الحمد للہ

قارئین کرام! میں یہ کہتے ہوئے بے حد مسرور ہوں اور اللہ پاک کے حضور سربسجود ہوں کہ ہماری جماعت علمی و تحقیقی' دعوت و اصلاح کے اعتبار سے بحمد اللہ تعالیٰ سب سے آگے ہے آج بھی "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" کے مصداق ہمارے بچوں کو صحیح بخاری از اول تا آخر قرآن پاک کی طرح حفظ ہے حفظ حدیث سے ان کے سینے جگمگا رہے ہیں کچھ علماء کرام کو صحیح مسلم حفظ ہے' بعض کو تو ساری صحاح ستہ پر عبور حاصل ہے ان سے جب بھی کسی حدیث کے بارے میں مراجعت کی جاتی ہے تو فوراً کتاب' باب اور صفحہ تک بتا دیتے ہیں سو سو' دو دو سو احادیث تو ہماری جماعت اولیٰ کے طلبہ کو حفظ ہیں حافظ دنیا (ابن حجر) کی کتاب' بلوغ المرام' کی کتاب الجامع کے تو آپ کو بہت حافظ ملیں گے۔

ذرا فرصت میں سن لینا بڑی لمبی ہے داستان میری

کہاں تک بتاتا چلا جاؤں' بھلا وہ لوگ ان ہستیوں کا لگا کھا سکتے ہیں جنہوں نے صحابہ کرام جیسی پاک باز ہستیوں کو بھی معاف نہیں کیا جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ جیسے محدث اعظم جب رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا کیس دائر کریں گے کہ اے پروردگار! آپ ذرا ان سے پوچھیں کہ انہوں نے میرے بارے میں کیا کیا گل کھلائے تھے میرا جرم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف یہی تھا کہ میں صرف احادیث اور علوم سنت سے آگاہ کرتا اور میں کہتا تھا کہ حدیث کے مقابلہ میں قیل وقال' مفروضات اور بناوٹی خیالات مت پیش کیا کرو جیسا کہ امام ترمذی (وفات 279) نے ان سے نقل کیا ہے ایک موقع پر جناب ابوہریرہ (وفات 58-57) نے ایک مسئلہ بیان کیا تو جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ (وفات 68) نے اس پر معارضہ کیا تو جناب ابوہریرہ رضی اللہ نے ان کے ذریعے آئندہ آنے والوں کی سوچ کا قبلہ درست فرمادیا' انہوں نے فرمایا۔

یا ابن اخی ! اذا سمعت حدیثا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا تضرب لہ مثلا۔ (جامع الترمذی مع التحفہ' ابواب الطہارۃ' باب الوضوء مما غیرت النار)

میرے بھتیجے! جب تو کوئی حدیث رسول سنے تو پھر اس کے مقابلے میں مثالیں مت بیان کر' خاموشی اختیار کر اور حدیث پر عمل کر۔

ہم تمہیں جانتے ہیں : ائمہ حدیث کی پاکباز جماعت حزب اللہ ہے اور حزب اللہ ہی ہمیشہ غالب رہے گا کیونکہ اس جماعت کا مشن ہی قرآن وحدیث الفاظ و معانی کی چوکیداری کرنا ہے جہاں کہیں بھی قرآن مجید میں یا حدیث نبوی میں معمولی سا بھی ردوبدل اور گھپلا ہوا تو یہ جماعت فوراً اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے قرآن مجید کی آیت فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول والی اولی الامر میرے سامنے ہے (ایضاح الادلہ) ایسے ہی سنن ابی داؤد' مسند حمیدی وغیرہ کتب میں تحریف کی گئی مگر اہل حدیث نے چوری پکڑلی۔ ودونہ خرط القتاد

عزیز القدر حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد و مدیر ماہنامہ ترجمان الحدیث (بانی شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمتہ اللہ علیہ) نے اس مقدس مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے دفاع حدیث کا بیڑا اٹھایا ہے اور محدثین عظام و ائمہ حدیث کے راستے پہ چلتے ہوئے ابو بلال جھنگوی کی کتاب ''تحفہ اہل حدیث'' کا مدلل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ''خرافات حنفیت بجواب تحفہ اہل حدیث'' کے نام سے تحریر فرمایا ہے مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی بلا مبالغہ بڑے حاضر دماغ' بیدار مغز اور مناظر اہل حدیث ہیں جو خادم حدیث ہونے کی بنا پر جہد مبارک کے حقدار ہیں۔

آخر میں مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی صاحب حفظہ اللہ کے لیے دعاء کرتا ہوں کہ انہوں نے جو دفاع حدیث کا کام سنبھالا ہوا ہے اللہ پاک ان کی یہ خدمت قبول و منظور فرمالیں اور وہ خود بھی اللہ پاک کا شکریہ ادا کریں کہ اللہ پاک نے ان کو خدام الحدیث میں شامل کرلیا ہے مزید اللہ پاک ان کو دین حنیف کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

دعا گو!

(شیخ الحدیث) حافظ محمد الیاس اثری

مدیر مرکز الاصلاح گلبرگ کالونی

نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

23 محرم 1432ھ

30 دسمبر 2010ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

جناب محمد رمضان یوسف سلفی صاحب چیف ایڈیٹر ماہنامہ صدائے ہوش لاہور

اہلحدیث روز اول سے توحید وسنت کی اشاعت میں سرگرم عمل رہے ہیں۔ برصغیر میں بھی جب اسلام کی آمد ہوئی تو اس گروہ باصفا کے لائق صد احترام افراد نے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پھیلانے میں تن دہی سے کام کیا۔ اس خطہ ارض میں توحید کی شمع فروزاں کی' سنت مصطفیٰ ﷺ کی اہمیت اجاگر کر کے عمل بالحدیث کا فروغ کیا۔

اہلحدیث کی مساعی جمیلہ سے ارض پاک و ہند کے لاکھوں لوگ غیر شرعی رسوم و عوائد سے تائب ہو کر توحید وسنت کے عامل بنے۔ یہ بہت بڑی سعادت اور اعزاز ہے جو اہلحدیث کے حصے میں آیا۔ اسے ایک المیے سے تعبیر کرنا چاہئے کہ اسلام کی سچی تعلیمات کے مقابل چوتھی صدی ہجری میں معرض وجود میں آنے والے ''فرقہ حنفیہ'' کے افراد نے ہمیشہ ''فقہ حنفی'' کو پھیلانے کی مذموم کوشش کی اور وہ ہر آن اہلحدیث کے درپے آزار رہے ان کی یہ بھی کوشش رہی کہ لوگوں کے گلے میں تقلید کا پھندہ ڈالا جائے۔ اہلحدیث کے خلاف انہوں نے نہایت اوچھے ہتھکنڈے آزمائے اور طرح طرح کی الزام تراشیاں کر کے انہیں پریشان کرنے کی کوشش کی۔

حنفیہ مرجیہ کی طرف سے یہ سوقیانہ رویہ ان کے معرض وجود میں آنے کے وقت چوتھی صدی ہجری سے جاری ہے اور اب بھی یہ لوگ اہلحدیث کو نشانہ ستم بنانے میں سرگرم ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے تلبیسی جال کو کاٹ کر لوگوں کو تقلیدی تباہ کاریوں سے بچانے کی سعی اہلحدیث ہی کرتے ہیں اس لئے آئے روز ان کی طرف سے تقریر وتحریر کے ذریعے اہلحدیث کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔ حال ہی میں علاقہ شور جھنگ کے کسی ابو بلال نامی شخص نے ایک نہایت زہریلی کتاب ''تحفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث'' لکھی۔ اس کتاب میں شرپسند مصنف نے لایعنی قصے کہانیوں سے جماعت اہل حدیث کو موردالزام ٹھہرایا۔ اس فتنہ انگیز کتاب کے بازار میں آتے ہی ایک نئی بحث چل نکلی اس موقع پر جماعت اہلحدیث کے جواں فکر عالم دین مولانا فاروق الرحمان یزدانی کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے۔ کہ انہوں نے اس کتاب کا نہایت عمدہ طریقے سے تحقیقی جواب ''خرافات حنفیت'' بجواب ''تحفہ اہلحدیث'' حوالہ قرطاس کیا۔ یہ کتاب سوالاً جواباً تحریر کی گئی ہے اور یزدانی صاحب حفظہ اللہ نے نہایت خوبصورت پیرائے میں حنفی مرجئی کی دشنام طرازیوں کا مسکت اور مدلل جواب دیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حنفی خرافات پر کھل کر بحث کی ہے اور انہیں آشکار کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت اٹھا نہیں رکھی۔ مولانا یزدانی صاحب نے دلائل و براہین سے فقہ حنفی کا بھیانک چہرہ دکھایا ہے۔ کوئی بھی سلیم العقل انسان ان شرمناک مسائل کو پڑھ کر فقہ حنفی پر عمل نہیں کرسکتا۔ دوسری طرف یزدانی صاحب نے قرآن وسنت کی روشنی میں مسلک اہلحدیث کا عکس پیش کیا ہے اور اس ضمن میں انہوں نے تقلید شخصی کا ردسنت کی اہمیت' نماز میں سورہ فاتحہ' سینے پر ہاتھ باندھنا' رفع الیدین' آمین بالجہر وغیرہ مسائل پر کھل کر بحث کی ہے۔ اور ان مسائل کو نکھار کر پیش کیا ہے۔ کتاب اپنے مشمولات کے اعتبار سے بہت تحقیقی ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے مطالعہ میں لائیں اور حنفی دوستوں کو تو اس کا ضرور مطالعہ کروائیں۔ مسلک کی حقانیت اور فروغ کیلئے ایسی کتب نہایت کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ آئندہ اگر کوئی لافہ گو مسلک اہلحدیث کے خلاف زبان طعن دراز کرے تو وہ مسلک کے دفاع کیلئے ایسی کتب لکھ کر نہ صرف یہ کہ مسلک کا دفاع کریں گے بلکہ جماعت اہلحدیث کی نیک نامی کا بھی فریضہ ادا کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف اعزاز

غازی اسلام رانا محمد شفیق خان پسروری نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی سے میری یاد اللہ بہت پرانی ہے' مجھے فخر ہے کہ میں ان کے چاہنے والوں میں سے ایک ہوں' وہ لڑکپن سے میرے سامنے ہیں اہل حدیث یوتھ فورس کی صدارت کے دور میں' میں ان کے گاؤں بھی جا چکا ہوں' مسلک اہل حدیث سے وابستگی اور مسلک کی محبت' ان کے وجود کا حصہ اور ان کے دل و دماغ پر طاری و حاوی ہے۔ اس لحاظ سے بھی میں ان سے محبت کرتا ہوں کہ خود میرے خمیر میں اپنے مسلک کی حمیت و محبت اور عصبیت گوندھ دی گئی ہے۔

مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی' ہماری جماعت کے ان نوجوان علماء کرام میں سے ہیں' جنہوں نے اپنے علم اور اپنی محنت سے اپنا آپ منوایا ہے' مگر میرا ان سے ربط ان کے مانے جانے سے بہت پہلے سے ہے۔ میں نے ان کو ان کے لڑکپن میں ہی' مسلک سے محبت اور تنظیم کے لئے جتن کرتے ہوئے دیکھ کر مان لیا تھا۔ میں نے ان کو "تارے سے ماہ درخشاں" بنتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابھی ہم انہیں "مہ کامل" تو قرار نہیں دے سکتے' مگر ان کی مسلکی حمیت و محبت کے باعث کسی سے کم بھی نہیں سمجھتے۔ جہاں جذبات اور وابستگی تولی جائے گی وہاں مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی بہت بھاری نکلیں گے۔ ان شاء اللہ

مجھے یہ اس لحاظ سے بھی پسند ہیں کہ ان کی قلمی جولان گاہ "مسلک اہل حدیث اور مسلکی امتیازی مسائل" ہیں' مسلک حق کی اشاعت اور اس کے دفاع میں یہ ننگی تلوار اور صاحب کردار دکھائی دیتے ہیں۔ میں اس باعث انکی زیادہ قدر کرتا ہوں۔

زیر نظر کتاب بھی ان کی مسلکی حمیت و محبت ہی کی دلیل ہے۔ جس میں انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دفاع مسلک کا حق ادا کرنے کی سعی مشکور کی ہے۔

ہوسکتا ہے بعض لوگوں کو ان کا انداز تحریر کچھ تلخ محسوس ہو مگر یہ ردعمل میں ہے اور بعض اوقات مرض کے شافی علاج کے لیے تلخ تر دواؤں کی ضرورت پڑ ہی جاتی ہے پھر بھی میرا مولانا سے یہ عرض کرنے کو جی چاہتا ہے کہ حالات زمانہ زیادہ تلخی کو گوارا نہیں کرتے۔

بہر حال کتاب مفید تر اور مولانا کے شکریہ کو واجب کرنے والی قرار دی جاسکتی ہے

راقم

رانا محمد شفیق خان پسروری

29-4-2011

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

ملک عبدالرشید عراقی صاحب سوہدرہ۔وزیرآباد

مسلمانوں میں جو دینی بگاڑ اور فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ اندھی تقلید ہے۔ جس سے پوری امت مسلمہ بری طرح پھنسی ہوئی ہے۔ اور چھوڑنے کے لئے کسی قیمت پر آمادہ نظر نہیں آتی۔ یہ اندھی تقلید ہی کی کرشمہ سازی ہے جو ہمیں دینی معاملات میں باہم متفق ہونے سے مسلسل روک رہی ہے اور حق کی جانب راغب ہونے نہیں دیتی۔

برصغیر (پاک و ہند) کے مسلمانوں کی اکثریت سنی حنفی ہے جو امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی (م 150ھ) کے مقلد ہیں یہ اپنے امام کی اندھی تقلید کرتے ہیں اور یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کسی نہ کسی امام کی تقلید کرے اور اپنے آپ کو "مسلم" کی بجائے "حنفی" یا مالکی یا شافعی یا حنبلی کہلائے اور ان کو غیر مقلدوں اور وہابیوں سے نفرت کرنی چاہئے۔

تنگ نظر اور جاہل مولویوں نے جاہل مسلمانوں میں دوسرے فرقوں کی طرف سے سخت نفرت پیدا کر دی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عوام کا مذہب اللہ پرستی اور خدمت خلق کی بجائے دوسرے فرقوں کی دشمنی اور ان کو برا بھلا کہنا رہ گیا ہے

فرقہ بندی ہے اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

مسلمانوں میں افتراق و انتشار کی سب سے بڑی وجہ اندھی تقلید ہے شیخ سعدی بوستان کے آٹھویں باب میں فرماتے ہیں

عبادت بہ تقلید گمراہی است
خنک راہروے راکہ آگاہی است

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلید کے ساتھ عبادت گمراہی ہے مبارک ہے وہ راہرو جو آگاہی (اور عقل و بصیرت) رکھتا ہے

علامہ اقبال "پیام مشرق" میں فرماتے ہیں

چہ خوش بودے اگر مرد کوہے
زبند پاستان آزاد رفتے
اگر تقلید بودے شیوہ خوب
پیمبر ہم رہ اجداد رفتے

"کیسا اچھا ہوتا کہ اگر نیک فطرت انسان گزرے ہوئے لوگوں کی قید و بند سے آزاد رہتا (اور ان کی تقلید کے بجائے خود اپنی عقل سے کام لیتا۔

اگر تقلید اچھا طریقہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ بھی باپ دادا کے نقش قدم پر چلتے۔"

تقلید ہی کی وجہ سے مسلمانوں میں نئی نئی بدعات نے جنم لیا کتاب اللہ اور حدیث نبوی ﷺ کو پس پشت ڈالدیا اور اپنے جاہل علماء کے اقوال پر عمل کرنا شروع کر دیا جو سراسر ضلالت اور گمراہی ہے

مولانا ابو الکلام آزادؒ سورہ بقرہ کی آیت نمبر (170-171) کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

> ایمان کی راہ عقل و بصیرت کی راہ ہے اور کفر کا خاصہ کورانہ تقلید اور بے بصیرتی ہے اندھی تقلید کرنا جو کہ دیکھنے سننے میں آئے ہیں۔ بے سمجھے بوجھے اس پر جمے رہنا اور دلیل و برہان کی جگہ اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا قول و عمل حجت سمجھنا ہدایت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اندھی تقلید کرنے والوں کے سامنے علم و بصیرت کی بات پیش کرنا ایسا ہے۔ جیسے چار پایوں کو مخاطب کرنا۔
> (ترجمان القرآن 294/1 طبع کراچی)

اس دور کے مسلمانوں کی ذہنی اور عملی پستی کا کچھ ایسا ہی حال ہے کہ تقلیدی عالم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی عقل سے کام نہیں لیتا بلکہ اپنے بزرگوں کی تقلید کو اپنے علم کی امتیازی شان سمجھتا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں؛ کہ

تقلید کے اہرمن سے بڑھ کر انسان کی تمام یزدانی خصائل کا اور کوئی دشمن نہیں۔ انسانی اعمال کی جس قدر گمراہیاں ہیں۔ ان سب کی تخم ریزی صرف تقلید ہی کی سرزمین سے ہوتی ہے تقلید پرستی کی عادت ہلاکت و بربادی کی ایک چٹان ہے جو انسانی تفکر و تدبر اور ادراک و تعقل کی تمام قوتوں کو کچل ڈالتی ہے اور اس کی قوت نشوونما کا دائمی سدباب کر دیتی ہے اس لئے قرآن نے مقلدین محض کو چارپایوں اور حیوانوں سے تشبیہ دی ہے اور پھر اس کو بھی اظہار ضلالت کے لئے ناکافی قرار دے کر ان سے بھی بدتر قرار دیا ہے ان کے پاس دل و دماغ ہیں مگر نہیں دیکھتے کان ہیں مگر نہیں سنتے' خود اپنے ذہن سے کام نہ لینے اور مقلد محض ہونے میں وہ مثل چارپایوں کے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گمراہ تر۔

(ابوالکلام آزاد اور قوم پرست مسلمانوں کی سیاست از محمد فاروق قریشی۔ص 42)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے خطبوں میں ارشاد فرماتے تھے۔

''سب کلاموں سے اللہ تعالیٰ کا کلام اچھا ہے۔

اور سب طریقوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بہتر ہے۔''

اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض یہ تھی کہ لوگ میری سنت پر عمل پیرا ہوں اور میری سنت کو چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار نہ کرلیں۔ چنانچہ آپ نے وصیت فرمائی تھی۔

ترکت فیکم الثقلین لن تضلوا ماتمسکتم بھما

کتاب اللہ و سنتی (موطا امام مالک)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں دو باتیں چھوڑ چلا ہوں جب تک تم اس سے تمسک کرو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور دوسری میری سنت''

''**خرافات حنفیت**'' مولانا حافظ فاروق الرحمان یزدانی حفظہ اللہ کی تصنیف ہے جو ایک تقلیدی مولوی ابو بلال جھنگوی کی کتاب ''تحفہ اہلحدیث'' کے جواب میں ہے ''تحفہ اہلحدیث'' بقول مولانا ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ ''اختراعات' الزامات اور خرافات کا مجموعہ ہے۔ جس کا احساس خود اس کے مؤلف کو بھی ہے''

مولانا حافظ فاروق الرحمان یزدانی حفظہ اللہ نے ابو بلال جھنگوی صاحب کی خرافات کا علمی جائزہ لیا ہے۔ اور کتاب وسنت کی روشنی میں ان کو لغو اور باطل قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا یزدانی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور مقلدین کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق فرمائے (آمین)

عبدالرشید عراقی

سوہدرہ۔

ضلع گوجرانوالہ

6 دسمبر 2010ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆☆☆

اہلحدیث؛ السلام علیکم

حنفی مرجئ؛ وعلیکم السلام

اہلحدیث؛ بھائی کیا حال ہے؟

حنفی مرجئ؛ ٹھیک ہے آپ سنائیں کیسے مزاج ہیں۔

اہلحدیث؛ الحمدللہ ٹھیک ہیں۔آپ بتائیں آج کل کیا مصروفیت ہے۔

حنفی مرجئ؛ ان دنوں میں ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا ہوں۔

اہلحدیث؛ وہ کونسی کتاب ہے کیا آپ مجھے بھی دکھا سکتے ہیں۔؟

حنفی مرجئ؛ کیوں نہیں آپ کے لیے ہی تو لکھی گئی ہے کہ آپ جو ہمیں کوستے رہتے ہیں کہ حنفی قرآن وحدیث پہ عمل نہیں کرتے بلکہ فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں اور فقہ حنفی میں بہت سے مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔تو یہ کتاب لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ آپ جیسے لوگوں کے شبہات دور کیے جائیں۔

اہلحدیث؛ بڑی اچھی بات ہے پیارے۔ مجھے ذرا دکھائیں تو سہی اس میں کیا لکھا ہے تاکہ دیکھیں کہ یہ میرے شبہات دور کرنے کا سبب بنتی ہے یا پھر حنفیت کے مکروہ چہرے کی نقاب کشائی کرتی ہے۔

حنفی مرجئ؛ کیا حنفیت کا چہرہ مکروہ ہے؟

اہلحدیث؛ پیارے کیوں نہیں؟ وہ تو اتنا بھیانک ہے کہ جس نے دیکھ لیا وہ پھر ساری زندگی کے لیے حنفیت سے تائب ہو گیا اور اس نے قرآن وحدیث کے دامن میں پناہ لے لی۔

حنفی مرجئ؛ دیکھیں بھائی آپ میرے سامنے بیٹھ کر تو میرے مذہب کی مٹی پلید نہ کریں آپ یہ کتاب پڑھیں امید ہے کہ آپ کا منہ بند ہو جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث: لائیں پڑھ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ نے کونسا تیر مار لیا ہے۔

حنفی مرجئی: یہ لو بھائی کتاب اس کا نام ہے تحفہ اہلحدیث یہ ہمارے ابو بلال جھنگوی صاحب نے لکھی ہے۔

اہلحدیث: آپ نے پڑھی ہے آپ بتائیں کہ اس میں کوئی خاص بات بھی ہے۔ یا پھر آپ کے حضرت صاحب نے الزام تراشی، خیانت، بددیانتی اور جھوٹ سے ہی کام لیا ہے۔

حنفی مرجئی: یہ تو ابھی پتہ چلے گا کہ جھوٹ کون بولتا ہے اس میں آپ کے کئی جھوٹ لکھے گئے ہیں۔ یہ دیکھو سب سے پہلے آپ جو ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں اس کا رد کیا گیا ہے کہ یہ سنت نہیں ہے بلکہ سنت دو ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہے۔

اہلحدیث: اچھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہاتھ سے مصافحہ کی سنت کو تو پہلے ہی چھوڑ چکے تھے اب دو ہاتھ سے مصافحہ کو سنت کہہ رہے ہو نہ جانے تم ابھی کتنے رنگ بدلو گے۔ تو پیارے اب اس کی دلیل بھی پیش کرو کیونکہ آپ نے دعویٰ کیا ہے لہٰذا دلیل بھی آپ کے ذمہ ہے۔

حنفی مرجئی: دیکھیں اس کتاب کے صفحہ 5 پر دلیل بھی درج ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کے دو ہاتھوں کے درمیان میرا ہاتھ تھا۔ کفی بین کفیہ

اہلحدیث: دیکھیں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے ایک تو آپ کے حضرت صاحب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلوۃ وسلام دونوں لکھنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اے ایمان والو تم میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی پڑھو اور سلام بھی۔ لیکن آپ کے بزرگ بھی جب بھی کہیں گے علیہ السلام ہی کہیں گے۔ تفصیل کے لیے کتب فقہ ہدایہ وغیرہ پڑھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئی: بھائی جان غلطی بھی آدمی سے ہوسکتی ہے اگر ابو بلال نے یہ غلطی کر لی ہے تو دوسرے بزرگوں کو آپ بیچ میں کیوں لے آئے ہیں وہ تو بہت بڑے بزرگ تھے۔

اہلحدیث: میں اس بات میں الجھنا نہیں چاہتا ورنہ میں آپ کو بتاتا کہ یہ غلطی نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے ہی احناف کو دشمنی ہے جبھی تو ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں بھی نہ پڑھیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔ اس لئے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں جو درود شریف (درود ابراہیمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے حنفی وہ نماز جنازہ میں بھی نہیں پڑھتے جس کا مطلب ہے کہ اب یہ آہستہ آہستہ دوسری نمازوں سے بھی درود شریف کی چھٹی کروا دیں گے۔

حنفی مرجئی: محترم! کیا واقعی یہ لوگ نماز جنازہ میں درود ابراہیمی نہیں پڑھتے؟

اہلحدیث: ہاں پیارے اسی لیے تو یہ لوگ بلند آواز سے جنازہ نہیں پڑھتے کہ کہیں سادہ لوح لوگ ہماری اس خباثت کو نہ جان جائیں جو ہم دھوکے کی شکل میں مردے کے ساتھ کرتے ہیں۔

حنفی مرجئی: بھائی دیکھو آپ نے سخت لفظ استعمال کیا ہے یہ مردے سے دھوکہ کب کرتے ہیں۔

اہلحدیث: آپ مجھے انصاف سے بتائیں کہ کیا آپ کے مولوی صاحبان نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں؟

حنفی مرجئی: ہم نہیں پڑھتے ہمارے جو مولوی صاحب جنازہ پڑھاتے ہیں وہ تو پڑھتے ہیں۔

اہلحدیث: آہ۔ میرے بھولے بھالے حنفی بھائی یہی تو بات میں کہہ رہا ہوں کہ نماز جنازہ میں آپ کے مولوی صاحب بھی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے۔

حنفی مرجئی: کیا واقعی جنازہ پڑھاتے ہوئے حنفی مولوی سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث: جی ہاں تبھی تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ مردے سے بھی دھوکہ کرتے ہیں کہ نہ فاتحہ پڑھی نہ درود ابراہیمی (نماز والا درود) پڑھا اور دعا بھی صرف ایک ہی پڑھ کر ٹرخا دیتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کیا یہ مردے کے ساتھ دھوکہ نہیں ہے۔

حنفی مرجئی: کیوں نہیں یہ تو کھلا دھوکہ۔ فراڈ اور بددیانتی ہے کہ اس بے چارے کی سفارش کے لیے گئے مگر سفارش کی شرائط ہی پوری نہیں کیں۔

اہلحدیث: نہ صرف کہ سفارش کی شرائط پوری نہیں کیں بلکہ سفارش بھی دل سے نہیں کی ورنہ ایک دفعہ کہہ کر ہی گھر نہ آ جاتے بلکہ بار بار اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کی درخواست کرتے۔

حنفی مرجئی: اسی لئے ہمارے مولوی جنازے کا جھٹکا کر دیتے ہیں اور کئی دفعہ اہلحدیث کے پیچھے جنازہ پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے یہ تو یار تھکا دیتے ہیں ایک دعا ختم ہوئی تو یہ دوسری شروع کر لیتے ہیں۔ ویسے جس کا جنازہ اہلحدیث پڑھائے اس کے متعلق یقین ہو جاتا ہے کہ اتنی عاجزی اور انکساری سے کی گئی سفارش اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

اہلحدیث: اسی وجہ سے تو آپ کے کئی بزرگ فوت ہونے سے پہلے وصیت کر جاتے تھے کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرا جنازہ اہلحدیث عالم دین پڑھائے کیونکہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں جبکہ حنفی تو فاتحہ بھی نہیں پڑھتے۔

حنفی مرجئی: یہ ہمارے کس مولوی صاحب نے وصیت کی ہے؟ ہمارے مولوی حضرات تو اہلحدیث کے متعلق بڑی نفرت پھیلاتے ہیں اور ہمیں تو یہ بتاتے ہیں کہ اہلحدیث ایسے ہیں۔ ویسے ہیں اور خود اہلحدیث سے جنازے پڑھانے کی خواہش رکھتے ہیں؟

اہلحدیث: یہ تو درست ہے آپ کے مولوی اہلحدیث کے متعلق لوگوں کو متنفر کرنے کی بہت ہی سعی لاحاصل کرتے ہیں اور یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔لیکن آپ کے پہلے علماء تو اس قدر تعصب نہیں رکھتے تھے مثلاً مولوی احمد علی لاہوری صاحب ساری زندگی اقبال پارک میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اہلحدیث کے پیچھے عید کی نماز ادا کرتے رہے۔آپ نے وصیت والے مولوی صاحب کے متعلق دریافت فرمایا ہے تو یہ ہیں قاضی ثناء اللہ صاحب مظہری پانی پتی جن کی وصیت تھی کہ میرا جنازہ وہ آدمی پڑھائے جو سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے اور جنازے میں فاتحہ اہلحدیث ہی پڑھتے ہیں۔(بحوالہ وصایا اربعہ۔ص146)

حنفی مرجئی: اچھا یہ تو مجھے اب پتہ چلا ہے کہ یہ کس قدر ہمیں دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم کو اہلحدیث سے نفرت دلاتے ہیں اور خود ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں حتیٰ کہ مرنے کے بعد ان سے ہی جنازے پڑھاتے ہیں۔لیکن آپ بتائیں کہ بخاری میں دو ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی حدیث ہے اور آپ ایک ہاتھ سے کیوں کرتے ہیں۔

اہلحدیث: ہاں تو آپ نے بخاری کی جس روایت سے استدلال کیا ہے اس سے دو ہاتھ سے مسافحہ کرنا ثابت نہیں ہوتا۔

حنفی مرجئی: ہوتا ہے ہوتا کیوں نہیں؟ امام بخاری نے باب باندھا ہے باب المصافحۃ۔

اہلحدیث: آپ اتنے بے صبرے کیوں ہوتے ہیں حوصلہ رکھیں میری بات تو سنیں پھر آپ فیصلہ کریں کہ حق کیا ہے۔؟

تو میں بتا رہا تھا کہ اس سے دو ہاتھ سے مصافحہ کرنا ثابت نہیں ہوتا۔کیونکہ اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا تو اس وقت میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں میں تھا۔جس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو متوجہ رکھنے کے لیے ایسا فرمایا ورنہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دو ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی ہوتی تو حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے دونوں ہاتھ ملاتے اور پھر یہ بات کہ یہ صرف توجہ دلانے کے لئے تھا خود احناف نے بھی تسلیم کی ہے دیکھئے تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی۔

حنفی مرجئی: اس کا مطلب ہے اب آپ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی چھوڑ گئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تو باب باندھیں باب المصافحہ اور آپ کہیں کہ یہ صرف تعلیم کے موقعہ پر تھا۔

اہلحدیث: پیارے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو باب باندھا ہے اس کے مطابق وہ حدیث بھی بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ **کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو آخذ بید عمر بن الخطاب** کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ دیکھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک ہاتھ ملایا اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک ہاتھ ملایا۔

حنفی مرجئی: اس میں یہ کہاں ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا بھی ایک ہی ہاتھ تھا ہوسکتا ہے۔ ان کے بھی دونوں ہاتھ ہی ہوں۔

اہلحدیث: ہوسکتا ہے سے بات نہیں بنے گی اس کی تو دلیل چاہیے جو کہ احناف کے پاس نہیں ہے اور قیامت تک یہ ثابت نہیں کرسکیں گے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی دونوں ہاتھ تھے کیونکہ ابن مسعود خود وضاحت فرماتے ہیں **کفی بین کفیہ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ہاتھ تھے اور میرا ایک ہاتھ۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دو ہاتھ سے مصافحہ کی ہوتی تو ابن مسعود کبھی ایک ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ وہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو آپ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کی سنت پر عمل کرنے میں بہت پختہ تھے کوئی حنفیوں جیسا ایمان تھوڑا رکھتے تھے کہ جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ نحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفة (تقریر ترمذی۔ص 36)

حنفی مرجئ؛ اچھا تو اس کے علاوہ بھی کوئی دلیل ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے۔

اہلحدیث؛ کیوں نہیں کئی احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے۔

حنفی مرجئ؛ تو کوئی ایک پیش کریں۔

اہلحدیث؛ لیجئے حدیث سننے سے پہلے یہ بات ضرور ذہن میں رکھیں کہ مصافحہ کا معنی ہی ایک ہاتھ ملانا ہے۔ کیونکہ مصافحہ باب مفاعلہ سے ہے جس کا مطلب ہے ایک آدمی کا اپنے ہاتھ کے اندرونی حصے کو دوسرے آدمی کے ہاتھ کے اندرونی حصے سے ملانا۔ جیسا کہ لغت کی مشہور کتب القاموس۔ص 511 اور مصباح اللغات۔ص 671 میں بھی ہے نیز بخاری کی مشہور شرح فتح الباری کی جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 54 پر بھی یہی معنی کیا گیا ہے۔ یہ فتح الباری وہ کتاب ہے جس کا مسودہ آپ کے ایک بزرگ بدرالدین عینی صاحب نے چوری کرلیا تھا تاکہ اس کی نقل کر کے وہ بھی ایک شرح عمدۃ القاری کے نام سے لکھ سکیں۔ اب جب آپ دونوں ہاتھ ملائیں گے تو ایک ہاتھ کا صفحہ ملے گا مگر دوسرے ہاتھ کا صفحہ دوسرے ہاتھ کا صفحہ دوسرے آدمی کے ہاتھ کی پشت سے ملے گا جس سے مصافحہ نہیں رہے گا۔ اب سنئے حدیث شریف جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جب بھی دو آدمی ملتے ہیں فیاخذ احد بید صاحبہ تو ان دونوں میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیتے ہیں۔ (مختصراً)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ بخشش والی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے والے کے لیے بیان کی ہے۔

حنفی مرجئی: اس سے تو واقعی یہ بات ثابت ہوتی ہے لیکن آپ بتائیں یہ حدیث کس کتاب میں ہے۔

اہلحدیث: الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ حدیث کو سمجھنے لگے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی بھی توفیق فرمائیں تو یہ حدیث مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 142 میں ہے۔

حنفی مرجئی: اس کے علاوہ کوئی اور حدیث بھی اس مسئلہ کی دلیل ہے؟

اہلحدیث: کیوں نہیں میرے بھائی کئی احادیث ہیں۔

حنفی مرجئی: اچھا تو کوئی اور حدیث بیان کریں۔

اہلحدیث: شرح معانی الآثار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 12 میں حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جنابت کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا فمد یدہ الی فقبضت یدی عنہ تو آپ نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور میں نے عرض کیا کہ میں جنبی ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ مسلمان تو پلید نہیں ہوتا۔ دیکھیں اس حدیث میں واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ کے لئے اپنا ایک ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ اس سے آپ کا یہ اشکال بھی رفع ہو گیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اگر ایک ہاتھ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو دونوں ہاتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے لہٰذا دو ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہیے۔ اور دوسرا ابن حدیث سے اس بات کی بھی وضاحت ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام طریقہ تو ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا ہی تھا ابن مسعود والا واقعہ تعلیم کے وقت توجہ دلانے کے لئے خاص ہے۔

حنفی مرجئی: محترم حدیث مبارک سے تو مجھے یہ ثابت ہوگیا مگر کیا کوئی بزرگ بھی ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کے قائل ہیں؟

اہلحدیث: کہتے ہیں گدھا گدھا ہی ہوتا ہے خواہ عیسیٰ علیہ السلام ہی کا کیوں نہ ہو۔ آپ حنفیوں کی مثال بھی ایسے ہی ہے۔ ویسے اس میں آپ کا قصور بھی کوئی نہیں جس آدمی کو ناقص خوراک کھانے کی عادت ہو وہ خالص خوراک ہضم نہیں کرسکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہوتے ہوئے کسی امتی کی تصدیق کی تو ضرورت ہی نہیں ہوتی لیکن چونکہ ایک تو آپ کو یہ عادت ہے کہ نبی پر امتی کو ترجیح دیتے ہو اس لیے میں ایک دو حوالے آپ کو بتا دیتا ہوں اور دوسرا اس لئے بھی کہ اتمام حجت ہو جائے۔ لیجئے سنیے۔ پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین (ص 60) پر فرماتے ہیں کہ مصافحہ دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ اب ایک آدمی کا ایک ہاتھ ہی دایاں ہوتا ہے دونوں تو دائیں نہیں ہو سکتے اس لیے ثابت ہوا کہ پیر صاحب کے نزدیک بھی مصافحہ ایک ہاتھ سے ہی کرنا چاہیے۔

(۲) امام نووی جنہوں نے صحیح مسلم کی شرح لکھی ہے کہتے ہیں کہ دائیں ہاتھ سے مصافحہ کرنا بہتر ہے۔ اور مستحب بھی یہی ہے۔ (تحفۃ الاحوذی)

(۳) اب آخر میں ایک حنفی کا فیصلہ بھی سن لیجئے۔ الشیخ ضیاء الدین حنفی نقشبندی اپنی کتاب لوامع العقول میں فرماتے ہیں کہ مصافحہ خاص دائیں ہاتھ سے کرنا سنت ہے بائیں ہاتھ سے کرنا سنت نہیں۔ (ملخصا) (بحوالہ تحفۃ الاحوذی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 397۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو محترم ان تمام حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہی ہے اور وہ بھی دائیں سے نہ کہ بائیں سے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ جب قرآن وحدیث سے کوئی مسئلہ ثابت ہو جائے تو پھر چونکہ چنانچہ کرنے کی بجائے قرآن وحدیث پر عمل کر لینا چاہیے کہ اسی پر عمل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس میں دنیا وآخرت کی عزت اور نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین

حنفی مرجئی: میرے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے اتنی محنت سے اپنا وقت صرف کر کے مجھے صحیح مسئلہ سمجھایا ہے اب میں ان شاء اللہ العزیز اپنے مولوی صاحب کے دجل وفریب کے بچھائے ہوئے جال سے بچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حدیث پر عمل کروں گا۔ لیکن اس مسئلہ کے ضمن میں ہمارے مولوی صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ نمبر 6 پر لکھا ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث بخاری میں نہیں بلکہ یہ مراسیل ابی داؤد میں ہے جبکہ اہلحدیث مرسل کو حجت نہیں سمجھتے۔ اور بھی کئی چیزیں شمار کی ہیں جو بخاری میں نہیں ہیں آپ اس کے متعلق وضاحت فرما دیں۔

اہلحدیث: میرے پیارے بھائی ہم نے کب کہا ہے؟ کہ بخاری شریف میں ہی پوری کی پوری شریعت مع جزئیات سمیٹ دی گئی ہے ہم تو کہتے ہیں کہ بخاری شریف میں جو حدیث آجائے وہ صحیح ہوتی ہے اس کی صحت میں کوئی شک نہیں ہوتا البتہ جو مسئلہ بخاری سے نہ ملے وہ کسی دوسری حدیث کی کتاب میں تلاش کر لیا جائے اگر صرف بخاری اس لیے قابل اعتراض ہے کہ اس میں کئی مسائل کی تفصیل کیوں بیان نہیں کی گئی تو کل کو آپ کے مولوی صاحب یہ بھی کہہ دیں گے کہ قرآن مجید بھی معاذ اللہ قابل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض ہے کہ اس میں بھی نماز کی رکعتوں کی تفصیل نہیں۔ زکوۃ کے نصاب کی تفصیل نہیں۔ حج ادا کرنے کے طریقے کی تفصیل نہیں۔ تو اب کوئی ان کی زبان روک سکتا ہے یا ان کا قلم پکڑ سکتا ہے۔ یہ تو حیا ہی ہے جو ایسا کر سکتا ہے کہ آدمی کو جھوٹ بولتے جھوٹ لکھتے ہوئے حیا آ جائے۔ لیکن۔ اذا فاتک الحیاء فافعل ماشئت۔

اور بھی کئی مسائل بخاری سے ثابت کیے جا سکتے ہیں مگر یہاں مین مسئلہ سینے پر ہاتھ باندھنے کا ہے جس کے متعلق آپ کے مولوی صاحب یہ دعویٰ کر کے کہ یہ بخاری میں نہیں اپنی جہالت کا ثبوت دے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں یہ مسئلہ بخاری سے ثابت کروں آپ سے میرا سوال ہے کہ کیا جو مسئلہ صحیح بخاری سے نہ ملے وہ کسی دوسری حدیث سے بھی نہیں لیا جا سکتا۔

حنفی مرجئی؛ کیوں نہیں جو حدیث صحیح ہو خواہ وہ کسی کتاب میں ہو اس پر عمل کرنا تو فرض ہے۔

اہلحدیث؛ تو سینے پر ہاتھ باندھنے کا مسئلہ اگر صحیح بخاری میں نہ بھی ہو (لیکن یہ تو بخاری میں ہے جیسا کہ میں ابھی ثابت کروں گا۔ ان شاء اللہ) تو کیا کسی دوسری حدیث سے ثابت ہو جانے کے باوجود صرف اس لیے سینے پر ہاتھ باندھنے چھوڑ دیے جائیں گے کہ یہ بخاری میں نہیں ہے۔

حنفی مرجئی؛ نہیں ایسا نہیں لیکن یہ تو کسی صحیح حدیث سے ثابت ہی نہیں مراسیل ابی داؤد میں ہے اور مرسل روایت اہلحدیث کے نزدیک حجت نہیں۔

اہلحدیث؛ پیارے یہی تو بات ہے جس میں آپ لوگوں کو آپ کے حنفی مولوی بڑی بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے الجھا دیتے ہیں کہ یہ دیکھو یہ مسئلہ مرسل حدیث میں ہے اور مرسل اہلحدیث کے نزدیک حجت نہیں جیسا کہ سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث کے متعلق آپ کو دھوکہ دیا گیا۔ حالانکہ مرسل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث کے نزدیک حجت نہیں تو یہ اعتراض اہلحدیث کو کرنا چاہیے تھا کہ یہ مرسل حدیث ہے۔ میں اس پر عمل کرتے ہوئے سینے پر ہاتھ نہیں باندھوں گا کیونکہ مرسل ہمارے ہاں حجت نہیں۔ حنفی کو تو کوئی حق نہیں کہ وہ کہے یہ مرسل ہے اس لیے میں اس پر عمل نہیں کروں گا کیونکہ ان کے نزدیک تو مرسل بھی حجت ہے لہٰذا سینے پر ہاتھ باندھنے کی اگر صحیح مرفوع۔ متصل حدیث نہ بھی ہوتی تو مرسل پر عمل کرتے ہوئے احناف کو سینے پر ہاتھ باندھنے چاہیں تھے کہ ان کے نزدیک مرسل بھی حجت ہے۔ مثلاً آپ دیکھیں کہ میں (اہلحدیث) اور آپ (حنفی) سٹاپ پر کھڑے ہیں میں نے مکہ جانا ہے اور آپ نے کوفہ اب آپ کی کوفہ جانے والی گاڑی آ گئی تو میں نے آپ سے کہا کہ آپ کی گاڑی آ گئی ہے اس لیے آپ سوار ہو جائیں تو کیا آپ مجھے یہ کہیں گے کہ جب آپ نے اس گاڑی پر سوار نہیں ہونا تو مجھے کیوں بتا رہے ہو۔

حنفی مرجئی: نہیں اعتراض کیسا آپ نے تو کوفہ جانا ہی نہیں آپ اس پر سوار کیوں ہوں البتہ یہ تو آپ میری راہنمائی کر رہے ہیں اور میں تو جلدی سے بستر اٹھا کر کوفہ جانے والی گاڑی پر سوار ہو جاؤں گا اور ساتھ ہی آپ کا شکریہ بھی ادا کروں گا۔

اہلحدیث: تو پیارے اسی طرح یہاں بھی میں مرسل کو حجت نہیں مانتا مگر آپ کی راہنمائی تو کر رہا ہوں اس لیے آپ کو اپنے مذہب کا خیال رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ ویسے آیئے میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوع احادیث بیان کرتا ہوں جن پر عمل کرتے ہوئے اہلحدیث سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں۔

سب سے پہلے میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث صحیح بخاری سے پیش کروں گا کیونکہ آپ کے مولوی نے بڑہانکی ہے کہ یہ بخاری میں نہیں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کہ سفید ہی جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنا تو شاید مولوی سرفراز صفدر سے لے کر براستہ امین اوکاڑوی ابو بلال جھنگوی تک اتنا ہی آسان ہے جتنا کہ شیر مادر ہضم کر جانا۔

حنفی مرجیٔ: دیکھیں آپ خواہ مخواہ ہمارے علماء پر جھوٹ بولنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ آپ کے پاس دلیل ہے تو بات کریں ورنہ الزام تراشی تو نہ کریں۔

اہلحدیث: محترم الزام تراشی نہیں بلکہ حقیقت ہے آپ اپنے ان بزرگوں کی کتب اور حالات زندگی کا مطالعہ کریں تو حقیقت آپ پر آشکار ہو جائے گی۔ حوالہ جات پیش کرنے سے بات لمبی ہو جائے گی جبکہ میں تجھے زیر بحث مسئلہ سمجھانا چاہتا ہوں اور پھر اس سے آپ کے مولوی کے جھوٹ کا پول بھی کھل جائے گا۔

حنفی مرجیٔ: اچھا تو آپ بخاری سے سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث دکھائیں۔

اہلحدیث: یہ ہے فتح الباری اس میں۔

حنفی مرجیٔ: میں نے آپ سے بخاری کی حدیث کا مطالبہ کیا ہے جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے مگر آپ مجھے فتح الباری سے دکھانے لگے ہیں یہ فتح الباری کیا شے ہے؟

اہلحدیث: محترم میں آپ کو بخاری شریف کی حدیث ہی دکھاؤں گا۔ یہ فتح الباری بخاری شریف کی شرح ہے۔ اس میں بخاری شریف کی احادیث نقل کر کے ان کی تشریح بیان کی گئی ہے اور یہ وہی فتح الباری ہے جس کا مسودہ چوری کر کے آپ کے عینی صاحب نے عمدۃ القاری لکھی ہے۔ (سفرنامہ تقی عثمانی)

حنفی مرجیٔ: ٹھیک ہے اگر اس میں بخاری کی ہی احادیث ہیں تو دکھائیں۔

اہلحدیث: یہ فتح الباری کی جلد نمبر 2 ہے صفحہ نمبر 224 ہے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لوگوں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا جاتا تھا کہ ان یضع الرجل الیدالیمنیٰ علی ذراعه الیسری۔ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ذراع (بازوں) پر رکھے نماز میں۔ یہ ہے حدیث اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں آدمی کو اپنا ہاتھ اپنے بازو پر رکھنا چاہیے اور جب آدمی اپنا ہاتھ اپنے بازو پر رکھ کر ہاتھ باندھے گا تو وہ سینے سے نیچے جائیں گے ہی نہیں۔ اب بتائیں کیا سینے پر ہاتھ باندھنے والی حدیث بخاری میں ہے یا نہیں اور کیا آپ کے مولوی نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں۔

حنفی مرجیٔ: باقی بات تو بعد میں کریں گے پہلے آپ یہ بتائیں کہ ذراع کسے کہتے ہیں؟

اہلحدیث: آدمی کی درمیانی انگلی سے لیکر کہنی تک جو بازو کا حصہ ہے اس کو ذراع کہتے ہیں۔

حنفی مرجیٔ: اس کا مطلب ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کہنی تک اپنا دایاں ہاتھ رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

اہلحدیث: حدیث سے تو یہی ثابت ہے۔

حنفی مرجیٔ: اس میں یہ کہاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینے پر ہاتھ باندھتے تھے۔

اہلحدیث: بات تو بڑی واضح ہے آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

حنفی مرجیٔ: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے حدیث اچھی طرح سمجھا دیں۔

اہلحدیث: آپ مجھے بتائیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دینی معاملات میں حکم دینے والے کون تھے۔

حنفی مرجیٔ: وہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

اہلحدیث: تو اس کا مطلب یہی ہوا نا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو حکم دیا کرتے تھے کہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں ذراع پر رکھو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئی؛ جی بالکل یہی مطلب ہے۔

اہلحدیث؛ اب اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اسی طرح یعنی دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر باندھتے جو کہ سینے پر ہی باندھے جا سکتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تو سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیں۔ اور خود ایسا نہ کریں۔ جبکہ آپ کا یہ فرمان عالی بھی ہو کہ صلوا کما رایتمونی اصلی ۔ تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

حنفی مرجئی؛ یہ تو مجھے پتہ چل گیا کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث بخاری شریف میں بھی ہے لیکن آپ کوئی ایسی حدیث پیش کر سکتے ہیں جس میں سینے کا لفظ بھی موجود ہو۔

اہلحدیث؛ کیوں نہیں یہ دیکھئے حدیث کی کتاب ہے صحیح ابن خذیمہ اس کی جلد نمبر 1 ہے صفحہ نمبر 243 نکالیں تو اس پر حدیث موجود ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر رکھا۔ دیکھئے اس حدیث میں واضح موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سینے پر ہاتھ باندھے تھے۔

مزید تفصیل آپ دیکھنا چاہیں تو فتح الباری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 224۔ عون المعبود شرح ابی داؤد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 276 اور تحفۃ الاحوذی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 123 کا مطالعہ کریں۔

حنفی مرجئی؛ احادیث مبارکہ سے تو مجھے یہ یقینی طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ رسول اللہ صلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کی سنت سینے پر ہاتھ باندھنا ہی ہے۔لیکن کیا صحابہ کرام بھی سینے پر ہی ہاتھ باندھتے تھے؟

اہلحدیث؛ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کرتے تھے؟ ویسے سارے احناف کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپ کی سنت کا تارک یا مخالف ہی ثابت کیا جائے۔

حنفی مرجئ؛ آپ کسی صحابی کا حوالہ دے سکتے ہیں؟

اہلحدیث؛ ضرورت تو نہیں ہے حدیث شریف کے بعد لیکن اتمام حجت کے لیے آپ کو بتا دیتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سورۃ الکوثر کی تفسیر میں وضع یدہ الیمنی علی وسط یدہ الیسری ثم وضعهما علی صدره. کہ فصل لربک وانحر سے مراد ہے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے درمیان میں رکھ کر سینے پر باندھنا۔(بحوالہ بیہقی جلد نمبر 2' صفحہ نمبر 46) اس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی یہی تفسیر مذکورہ آیت کی نقل کی گئی ہے دیکھئے (سنن کبری للبیہقی۔ص 67 جلد نمبر 2) اور بھی صحابہ کرام سے یہ تفسیر منقول ہے۔اختصار کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

حنفی مرجئ؛ کیا کسی حنفی بزرگ سے بھی سینے پر ہاتھ باندھنے کی تائید ملتی ہے۔

اہلحدیث؛ بڑا افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے اور اقوال کی تائید آپ حنفی سے چاہ رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اگر حنفی تائید نہ کرے تو آپ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی عمل کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

حنفی مرجئ؛ نہیں میرے بھائی ہم حدیث کو عمل کرنے کے لیے حنفی مذہب کی تائید کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاج نہیں سمجھتے۔

اہلحدیث؛ کیوں نہیں سمجھتے ہو۔ ابھی تو آپ مجھ سے حنفی کی تائید کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ویسے آپ کا مذہب بھی یہی ہے۔

حنفی مرجئ؛ نہیں ایسا مذہب ہمارا نہیں ہوسکتا یا پھر آپ کوئی دلیل پیش کریں۔

اہلحدیث؛ پیارے آپ کو حنفی مذہب کی پہچان ہی کب کروائی گئی ہے آپ تو بس اتنا جانتے ہیں کہ اہلحدیث پر کیچڑ اچھالا جائے بے شک وہ جھوٹ' فریب' دغابازی کے جوہڑ سے ہی کیوں نہ لیا گیا ہو۔ رہی بات دلیل کی تو آپ اصول کرخی پڑھ لیں تو آپ کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی۔

حنفی مرجئ؛ اصول کرخی میں کیا لکھا ہے ذرا آپ ہی بتادیں۔

اہلحدیث؛ اصول کرخی میں جو لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم قرآن مجید کی اس آیت پر جو ہمارے مذہب کے خلاف ہوگی عمل نہیں کریں اور اسی طرح جو حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ہوگی ہم اس کو بھی نہیں مانیں گے۔

حنفی مرجئ؛ اچھا آپ اس بحث کو ختم کریں اور بتائیں کہ کسی حنفی عالم سے سینے پر ہاتھ باندھنے کی تائید ہوتی ہے یا نہیں۔؟

اہلحدیث؛ پیارے کئی حنفی تسلیم کرتے ہیں کہ سینے پر ہاتھ باندھنا چاہئے' مثلا

(1) شمس الدین مرزا مظہر جان جاناں حنفی (بحوالہ قصار ص 113)

(2) ابن نجیم حنفی (بحوالہ بحرالرائق ص 330)

(3) ابن امیر الحاج حنفی۔ (حوالہ مذکورہ)

حنفی مرجئ؛ بس بھئی اب تو مجھے روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا ہے کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہی طریقہ صحابہ کرام کا تھا جس کی تائید حنفی علماء بھی کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں۔ آئندہ ان شاء اللہ العزیز میں اپنی نماز اسی نبوی طریقے کے مطابق ادا کرونگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ننگے سر نماز پڑھنا

حنفی مرجئی: میرے انتہائی محسن بھائی جان دوسرا مسئلہ اس کتاب میں ہمارے مولوی صاحب نے ننگے سر کا بیان کیا ہے۔ ذرا اس کے متعلق وضاحت فرمادیں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ننگے سر نماز پڑھنا ثابت ہے۔

اہلحدیث: ننگے سر نماز پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس لیے آج بھی اگر کوئی آدمی ننگے سر نماز پڑھے گا تو درست ہے اس کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے کوئی خلاف سنت کام کیا ہے۔

حنفی مرجئی: بھئی ایسے ہی کہہ دینے سے تو بات نہیں بنے گی کوئی دلیل بھی تو بیان فرمائیں۔

اہلحدیث: ضرور میرے بھائی اہلحدیث کا تو مذہب ہی دلیل ہے اس لیے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اہلحدیث مسئلہ بیان کرے اور دلیل پیش نہ کرے۔

حنفی مرجئی: تو پھر آپ پیش کریں نا۔

اہلحدیث: یہ دیکھئے یہ فتح الباری کی جلد نمبر 1 اس کا صفحہ نمبر 467 ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی چادر میں نماز پڑھ رہے تھے جس کو انہوں نے اپنی گدی پر باندھ رکھا ہے اور اپنے کپڑے لکڑی کے اسٹینڈ (کھونٹی) پر رکھے ہوئے ہیں تو انہیں دوسرا آدمی کہتا ہے کہ کیا آپ ایک ہی چادر میں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ تیرے جیسا بیوقوف مجھے دیکھ لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمارے پاس دو کپڑے کہاں ہوتے تھے۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ننگے سر نماز پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئ: یہ تو ایک صحابی کا فعل ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کہاں ہے؟

اہلحدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا کہ میں نے جان بوجھ کر کپڑے موجود ہونے کے باوجود اس لیے ایک چادر میں نماز پڑھی ہے تا کہ آپ مجھے دیکھ لیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اسی طرح نماز پڑھتے تھے کیونکہ اس وقت دو کپڑے ہم میں سے کسی کے پاس نہیں ہوتے تھے۔

حنفی مرجئ: اس وقت تو کپڑے نہیں ہوتے تھے اب تو کپڑوں کی قلت ختم ہوگئی ہے۔ اس لئے اب تو نہیں پڑھنی چاہیے۔

اہلحدیث: پیارے جب صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ رہے ہیں اس وقت تو ان کے پاس ان کے اضافی کپڑے بھی موجود تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کپڑوں کی فراوانی کے باوجود ننگے سر نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

حنفی مرجئ: اس حدیث میں تو ایک کپڑے کا ذکر ہے اس سے یہ کیسے معلوم ہوا کہ ننگے سر نماز ہو جاتی ہے۔

اہلحدیث: حدیث میں الفاظ ہیں فعقد عقده من قبل قفاه کہ انہوں نے اپنی چادر کو اپنی گدی کے آگے سے باندھا تھا اور جب آدمی گدی پر چادر باندھے گا تو لامحالہ سر ننگا ہو جائے گا کیونکہ گدی تو سر کے نیچے ہوتی ہے۔ آپ کے حنفیوں کی گدیاں سر کے اوپر کہیں ہوں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا انسانوں کے تو سر کے نیچے ہوتی ہیں۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ اپنے کندھوں کے اوپر چادر کے کنارے الٹا لیتے تھے تو اس طرح سر ننگا رہ جاتا ہے اس لیے جو اہلحدیث ننگے سر نماز پڑھتے ہیں وہ درست کرتے ہیں۔

حنفی مرجئ: یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدھ دفعہ کیا ہوگا یہ سنت کیسے بن گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث؛ آپ کے ایک دفعہ کرنے سے کیا اس کام کا سنت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔؟

حنفی مرجئ؛ سنت تو وہ ہوتا ہے جس پر آپ نے دوام کیا ہو۔

اہلحدیث؛ پیارے نہیں جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ایک مرتبہ بھی کیا ہو اور پھر اس سے منع بھی نہ فرمایا ہو تو وہ سنت ہوتا ہے اسے کرنا جائز ہے اور یہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا تو آپ کا کئی مرتبہ ہے۔

حنفی مرجئ؛ پھر تو آپ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا چاہیے کہ یہ بھی حدیث میں آتا ہے اور یہ حدیث بھی بخاری کی ہے جبکہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث بخاری میں نہیں ہے۔ اس طرح آپ نے بچی کو اٹھا کر نماز پڑھی ہے۔ اور دوران نماز آپ نے کنڈی کھولی ہے' آپ نماز میں ایسا کیوں نہیں کرتے یہ بھی تو سنت ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے تو اس کی وجہ موجود ہے کہ آپ نے کوڑا کرکٹ کے ایک ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے وہاں مجبوری تھی اب بھی اگر کسی آدمی کو ایسی مجبوری بن جائے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اسی طرح بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہو جائے تو نماز میں خلل نہیں آتا اور یہ خود احناف بھی تسلیم کرتے ہیں دیکھئے (درمختار' ص 363) اس سے یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ ہر نماز ہی بچی کو اٹھا کر پڑھنی چاہیے اسی طرح کنڈی کھولنے کا واقعہ ہے تو وہ بھی باامر مجبوری تھا کہ اور کوئی دروازہ کھولنے والا نہ تھا آپ نے کھول دیا۔

اور پھر احناف نے تو اس سے بھی زیادہ گنجائش نکالی ہے مثلاً (درمختار جلد نمبر 1' صفحہ نمبر 330) میں ہے کہ کوئی آدمی ایک صف کے اندازے کے مطابق چلے پھر ٹھہر جائے ایک رکن (کی ادائیگی) کے اندازے کے مطابق پھر چل پڑے اسی طرح بار بار بھی کرے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ اگر مرد نماز پڑھ رہا ہے تو عورت نے اس کا بوسہ لے لیا اور مرد کو خواہش نہ تھی تو پھر نماز فاسد نہیں ہوگی (درمختار جلد نمبر 1' صفحہ نمبر 330) اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نمازی کسی پرندے پر پتھر پھینکے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور بھی بہت سی صورتیں لکھی ہیں لیکن یہاں نہ تو تفصیل کا محل ہے اور نہ ہی یہ مقصود ہے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز سے پہلے بوسہ لیا تو اعتراض کیا جا رہا ہے اور وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر مگر احناف خود نماز میں بھی بوسہ لے دے رہے ہیں مگر نماز میں کوئی فساد پیدا نہیں ہوا تو پیارے اس سے یہی ایک بات ثابت ہوئی نا کہ ان لوگوں کو اصل بغض تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

اور جہاں تک آپ کے مولوی صاحب کا دعویٰ ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا بخاری میں نہیں ہے یہ بھی اس کی جہالت ہے یا پھر بددیانتی اور کتمان حق کہ ایک حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے مگر وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ یہ بخاری میں نہیں۔ اس سے پہلے کہ میں صحیح بخاری سے بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث پیش کر کے آپ کے مولوی کے جھوٹ کا پول کھولوں آپ سے میرا سوال ہے کہ کیا اگر ایک مسئلہ صحیح بخاری میں نہ ہو مگر کسی دوسری حدیث کی کتاب میں ہو تو کیا اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

حنفی مرجئ؛ کیوں نہیں! اس پر بھی عمل کیا جائے گا کہ عمل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر کرنا ہے۔ بخاری کی بات پر تھوڑا ہی کرنا ہے۔ لیکن آپ اپنے دعوے کے مطابق بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث صحیح بخاری سے دکھائیں تاکہ میں اپنے مولوی سے پوچھ سکوں کہ آپ اپنے مذہب کی حمایت میں اس قدر اندھے کیوں ہو گئے ہیں کہ حدیث شریف کا ہی انکار کر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث؛ یہ لیجئے صحیح بخاری کی حدیث' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میں مکان کی چھت پر چڑھا فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد اعلی لبنتین مستقبل بیت المقدس تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کیے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ (بحوالہ فتح الباری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 250) اب آپ بتایئے کیا بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث بخاری میں ہے یا نہیں اور آپ کے مولوی صاحب نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں۔

حنفی مرجیٔ؛ ہاں یہ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ حدیث بخاری شریف میں ہے اور ہمارے مولوی صاحب نے جھوٹ لکھا ہے اور قارئین کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہمارا اصل مسئلہ تو ننگے سر نماز پڑھنے کا ہے اگر یہ درست بھی ہو تو جیسا کہ آپ نے پہلے احادیث سے ثابت کیا ہے تو پھر بھی ہمیں ننگے سر نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ اس سے عیسائیوں کی مشابہت ہوتی ہے۔

اہلحدیث؛ ننگے سر نماز پڑھنے سے عیسائیوں کی مشابہت کیسے ہوگی؟

حنفی مرجیٔ؛ کیونکہ عیسائی بھی تو ننگے سر عبادت کرتے ہیں۔

اہلحدیث؛ پیارے مشابہت کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی کام آپ قرآن وحدیث کی بنیاد پر کر رہے ہیں اور کوئی غیر مسلم بھی وہی کرنا شروع کر دے تو آپ قرآن وحدیث کو ہی چھوڑ دیں۔ ہم نے ننگے سر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر اگر کوئی اور بھی کرے تو ہمیں اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو نہیں چھوڑ دینی چاہیے۔ دیکھیں آپ کھانا کھاتے ہیں۔ کپڑے پہنتے ہیں۔ بس میں سفر کرتے ہیں۔

حنفی مرجیٔ؛ جی یہ سب کام ہم کرتے ہیں۔

اہلحدیث؛ تو یہ کام تو عیسائی' یہودی' سکھ' ہندو اور دیگر کافر بھی کرتے ہیں آپ کو تو پھر کھانا کھانا' لباس پہننا چھوڑ دینا چاہیے اور اگر آپ کسی بس یا ریل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر کر رہے ہوں اور ایک غیر مسلم بھی اس پر سوار ہو جاتا ہے تو آپ کو اس گاڑی سے اتر جانا چاہیے تا کہ مشابہت نہ ہو۔

پیارے یہ سب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکرانے کے حیلے بہانے ہیں کہ فلاں کرتا ہے فلاں کرتا ہے آپ دیکھیں کہ کیا یہ مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اگر ثابت ہے تو کریں ورنہ اس سے اجتناب کریں۔ ورنہ آپ کو زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا۔

حنفی مرجئی: زندہ رہنا کیسے مشکل ہو جائے گا۔

اہلحدیث: اس دنیا میں عیسائی، یہودی دیگر کفار زندگی بسر کر رہے ہیں؟

حنفی مرجئی: جی کر رہے ہیں۔

اہلحدیث: تو آپ بھی زندگی گزار رہے ہیں یہ تو ان سے مشابہت ہو گی۔ اس لیے آپ کو اس دنیا میں تو زندہ نہیں رہنا چاہیے۔

حنفی مرجئی: بس اب مجھے معلوم ہو گیا ہے ہم اگر قرآن و حدیث پر عمل کریں اور کوئی دوسرا بھی وہ کام کرنے لگ جائے تو اس کو غیر مسلم سے مشابہت نہیں کہتے۔

اہلحدیث: اللہ تعالیٰ آپ کو حق قبول کرنے کی توفیق فرمائے۔ مسئلہ تو اگرچہ میں واضح کر چکا ہوں لیکن آپ کو فقہ حنفی سے بھی ننگے سر نماز پڑھنا دکھا دوں تا کہ سند رہے۔

حنفی مرجئی: آپ کیا کہہ رہے ہیں تو یہ کیا ننگے سر نماز پڑھنے کا مسئلہ فقہ حنفی میں بھی ہے اگر ہے تو دکھا دیں۔

اہلحدیث: ہاں بھئی ہے۔ ہے کیوں نہیں میں کوئی آپ کے مولوی کی طرح جھوٹ تھوڑا ہی بول رہا ہوں۔ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

حنفی مرجئی: تو لائیے دکھائیے نا فقہ حنفی سے۔

اہلحدیث: ابھی دکھاتا ہوں آپ اتنے بے صبرے کیوں ہو رہے ہیں یہ دیکھیے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا نام کیا ہے؟

حنفی مرجئی؛ اس کا نام درمختار ہے۔

اہلحدیث؛ اور اس کی جلد کونسی ہے؟

حنفی مرجئی؛ اس کی جلد نمبر 1 ہے۔

اہلحدیث؛ اور یہ اس کا صفحہ نمبر 377 ہے اس کی پہلی سطر میں ننگے سر کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں" اور کچھ مضائقہ نہیں سر کھولنے کا انکسار کے لیے"یعنی خود حنفی بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ عاجزی وانکساری کے لیے ننگے سر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔اور پھر فتاویٰ عالمگیری میں تو اس سے بھی بڑی بات کہہ دی اور مولوی ابو بلال جیسے حنفیوں کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا۔فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 169 پر آپ اوپر سے 18 سطریں چھوڑ دیں تو نیچے لکھا ہوا ہے اگر عاجزی وخشوع کی وجہ سے ننگے سر پڑھے تو مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔دیکھیے فقہ حنفی کی چوٹی کی کتاب ہے جس میں لکھا ہے کہ عاجزی اور خشوع کے لیے اگر کوئی آدمی ننگے سر نماز پڑھتا ہے تو وہ سر ڈھانپ کر پڑھنے والے سے بہتر ہے۔

حنفی مرجئی؛ آپ کے بعض علماء کے فتاویٰ بھی نقل کیے گئے ہیں کہ وہ ننگے سر نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

اہلحدیث؛ پیارے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب قرآن وحدیث سے ایک مسئلہ ثابت ہو جائے تو پھر کسی کے فتوے کی کوئی حیثیت نہیں رہتی اور یہی اہلحدیث کا حق مسلک ہے کہ ہم قرآن وحدیث کے مقابلے میں کسی بڑے سے بڑے امتی کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔دوسری بات یہ ہے کہ ان علماء کرام نے صرف اس کو عادت بنانے کو ناپسند کیا ہے ورنہ اس کے جواز سے کوئی بھی انکاری نہیں ہے۔اور اہلحدیث اس کے جواز کے ہی قائل ہیں جس کی دلیل میں اس سے پہلے درج کر چکا ہوں۔اور ساتھ ہی حنفی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کا حوالہ بھی دے چکا ہوں کہ عاجزی کی نیت سے ننگے سر پڑھنا بہتر ہے۔

حنفی مرجئی؛ اس کے علاوہ کوئی اور دلیل بھی ہے۔

اہلحدیث؛ برادر دلائل تو کئی ہیں مگر اختصار کی وجہ سے میں نے مختصراً بیان کر دیا ہے۔

حنفی مرجئی؛ کوئی ایک آدھ تو اور دلیل بیان کر دیں۔

اہلحدیث؛ لو پھر سنو یہ ابوداؤد شریف مترجم ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ لا یقبل اللہ صلوۃ حائض الا بخمار (ابوداؤد ص 287) اللہ تعالیٰ جوان عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے قبول نہیں فرماتا۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ جوان عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی' مرد کی ہو جاتی ہے ورنہ صرف عورت کی تخصیص کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تو اس ساری گفتگو سے یہ بات واضح ہوئی کہ ننگے سر نماز پڑھنے سے نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے اور اس کو قبول کرنے کی توفیق فرمائے۔

نماز میں صف بندی

حنفی مرجئی؛ بھائی جان پہلے مسائل میں تو میں الحمدللہ اہلحدیث کی حقانیت وصداقت کو جان چکا ہوں۔ اب آپ یہ بتائیں کہ یہ جو آپ ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑے ہوتے ہیں اس کا کوئی ثبوت ہے یا نہیں بیان کر دیں۔

اہلحدیث؛ برادر دیکھیں آپ کے مولوی نے جو چوڑی ٹانگ کرنے کی پھبتی کسی ہے اصل میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مذاق اڑایا گیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں صف بندی کا بڑی تاکید سے حکم فرمایا ہے۔

حنفی مرجئی؛ اچھا پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ نماز مین کھڑے ہوتے وقت پاؤں کتنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوڑے رکھنے چاہئیں۔؟

اہلحدیث؛ پیارے نمازی کو پاؤں اپنے سینے کے برابر تک کھولنے چاہئیں اس طرح نہ تو زیادہ پاؤں کھلیں گے اور نہ ہی بالکل پاؤں اندر کو ہو جائیں گے کہ آدمی ویسے ست نظر آئے کیونکہ آپ نے دیکھا ہوگا جس گدھے پر بوجھ لاد دیا جائے وہ جب کھڑا ہوگا تو سیدھا کھڑا ہونے کی بجائے ایک طرف کو جھک کر ایک ٹانگ پر وزن کر کے کھڑا ہوگا بالکل اس طرح جیسے آج کل حنفی نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔ یقین نہ آئے تو تجربہ کر لیں۔

حنفی مرجئی؛ دیکھیں آپ کوئی دلیل پیش کریں یہ مثالیں نہ بیان کریں اور دلیل بھی قران وحدیث سے ہو۔

اہلحدیث؛ برادر میں کوئی بات بھی ان شاء اللہ بغیر دلیل کے نہیں کرونگا اور پھر قرآن و حدیث سے ہی دلیل ہوگی کیونکہ یہ شرف اللہ تعالیٰ نے صرف اہلحدیث کو عطا فرمایا ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے ہی راہنمائی لیتا ہے احناف کو تو اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے ان کے اعمال کی وجہ سے محروم کر دیا ہے۔

حنفی مرجئی؛ ہمارے مولوی صاحب نے اس کتاب کے صفحہ نمبر 21 پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کی کوئی حدیث ہی نہیں کہ پاؤں اپنے کندھوں کے برابر چوڑے کرنے چاہئیں۔ آپ کہتے ہیں ہے اگر ہے تو وہ جلدی سے بیان کریں۔

اہلحدیث؛ آپ کے مولوی نے تو شاید جھوٹ لکھنے کی قسم کھائی ہے کہ بڑی بے شرمی سے دعویٰ کر دیتا ہے کہ یہ بھی حدیث نہیں یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں جبکہ اس مسئلہ کی کئی احادیث ہوتی ہیں جیسا کہ میں پہلے با حوالہ آپ کو بتا چکا ہوں مثلاً بیٹھ کر پیشاب کرنے کی حدیث بخاری شریف! ور ننگے سر نماز پڑھنے کی وضاحت۔ تو اب آپ یہ حدیث بھی سن لیں۔ یہ ہے فتح الباری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 211 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفیں درست کر لو بے شک میں تم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (تو آپ کا یہ حکم سن کر) ہم سے ہر ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملا لیتا تھا اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم کے ساتھ۔ تو پیارے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے جس میں آپ صفیں درست کرنے کا حکم فرماتے ہیں تو صحابہ کرام پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھا ملا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اور کندھا اور قدم دونوں اسی وقت ملتے ہیں جب پاؤں کندھے کے برابر کھولے جائیں گے۔ اگر پاؤں زیادہ کھولیں جائیں تو کندھے نہیں ملیں گے اور اگر پاؤں اپنے جسم سے کم چوڑے کیے جائیں تو پھر پاؤں سے پاؤں نہیں ملے گا لیکن آج کل احناف کی بدقسمتی ہے کہ یہ نہ کندھے ملاتے ہیں اور نہ ہی قدم سے قدم جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی ہے۔ من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله (عون المعبود جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 251) کہ جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائیگا اور جس نے صف کو توڑا اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔

یہ کس قدر بدنصیبی ہے کہ آدمی وہ کام کرے جس کے کرنے والے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی ہے۔ اور آج کل احناف نہ صرف من حیث الجماعت اس فعل پر عمل کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس بددعا میں شریک کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

حنفی مرجئی: اس حدیث میں تو صفیں درست کرنے کا آتا ہے پاؤں سے پاؤں یا کندھے سے کندھا ملانے کا حکم کب ہے؟

اہلحدیث: پیارے بات بڑی واضح ہے کہ آپ کے حکم پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عملی صورت یہی بیان کی گئی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملاتے تھے یعنی صحابہ کرام صفیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست کرنے کا مفہوم ہی یہ سمجھتے تھے کہ کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملایا جائے۔ اور پھر عون المعبود کے حوالہ سے جو حدیث بیان کی ہے اس میں صف ملانے کا فرمان ہے۔

حنفی مرجئی: یہ درست ہے لیکن کوئی واضح حدیث بیان کریں جس میں قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملانے کا حکم ملتا ہو۔

اہلحدیث: پیارے حدیث تو آپ کے مولوی صاحب بھی بیان کر چکے ہیں مگر اپنے مذہب کی روایات قبیحہ پر عمل کرتے ہوئے کچھ الفاظ ہضم کر کے باقی الفاظ سے ہیر پھیر کے ساتھ دھوکہ دینے کی سعی لاحاصل کی ہے اور یہ بات بھول گئے کہ قرآن مجید کی طرح حدیث شریف بھی وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ وحی کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا ہے اس لیے ہی اللہ تعالیٰ نے اہلحدیث کو یہ شرف بخشا ہے کہ وہ احناف کی ہر بددیانتی' دھوکہ' فریب اور تحریف حدیث جیسے گھناؤنے جرائم کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ اور جب تک اہلحدیث زندہ ہیں کسی کوئی' مرجئی' حنفی کا تحریف حدیث کا جرم پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ ان شاء اللہ۔

اب آیئے میں ابوداؤد سے مکمل حدیث نقل کرتا ہوں پھر آگے بات کریں گے ان شاء اللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اقیموا الصفوف و حاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسیٰ بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله (عون المعبود جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 251) کہ قائم کرو صفوں کو اور برابر کرو کندھوں کو اور خالی جگہیں بند کرو اور نرم ہو جاؤ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں (عیسیٰ راوی نے بایدی اخوانکم کے الفاظ بیان نہیں کیے) اور شیطان کے لیے (درمیان میں) خالی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہیں نہ چھوڑو جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے گا۔

تو پیارے یہ ہے وہ مکمل حدیث جس سے آپ کے مولوی نے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے اس میں خالی جگہیں بند کرو اور شیطان کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو کے الفاظ واضح طور پر حاذوا بین المناکب کے معنی کی تخصیص کر رہے ہیں کہ یہاں حاذوا کا معنی ملانا ہے ورنہ خالی جگہ بھی رہ گئی تو حاذوا بین المناکب کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہاں حاذوا کا معنی کندھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانا ہے۔

اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کر لیں یا پھر شیطان کے گزرنے کے لیے درمیان میں جگہ چھوڑتے ہوئے ایک دوسرے سے دور ہٹ کر کھڑے ہو جائیں۔

حنفی مرجئی: ابوداؤد کی دوسری احادیث میں تو گھٹنے اور گردن کا بھی ذکر ہے پھر آپ ان کو کیوں نہیں ملاتے۔ جبکہ گردن والی حدیث میں بھی حاذوا بالا عناق کے الفاظ ہیں۔

اہلحدیث: پیارے مذکورہ بالا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں حاذوا کا معنی ملانا جو کیا ہے اس کی دلیل میں نے سدوا الخلل اور لاتذروا فرجات للشیطان بیان کی اس لیے وہاں تو معنی ملانا ہی ہوگا ورنہ حدیث کے باقی حصے پر عمل نہیں ہوگا اور پھر قدم اور کندھا ملانا ہے بھی ممکن جیسا کہ بخاری کے حوالہ سے تمام صحابہ کا عمل گزر چکا ہے جبکہ گردن ملانا ممکن نہیں اس لیے اس میں حاذوا کا معنی برابر کریں اور یہ عربی کلام کی خصوصیت ہے کہ اس کا ایک لفظ کئی معانی کو محیط ہوتا ہے۔

اور پھر اس بات کو نادانستہ طور پر آپ کے مولوی ابو بلال صاحب بھی تسلیم کر چکے ہیں مثلاً انہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 26 پر فرمایا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں **المراد بالامر المبالغة في تعديل الصف وسد خلله** (بحوالہ فتح الباری)

اس کا ترجمہ بھی اپنے مولوی کے قلم سے پڑھیں۔ یعنی اس حکم سے مقصود صفوں کی درستگی اور درمیانی جگہ کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے۔

آپ اس ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کو بغور پڑھیں کہ ایک تو درمیانی جگہ پُر کرنی ہے اور دوسرا اس کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے۔ اب میرا آپ سے سوال ہے کہ وہ جو درمیانی جگہ پُر کرنی ہے وہ کن کی درمیانی ہے اگر آپ کہیں کہ آدمی کے اپنے دونوں پاؤں کی درمیانی ہے تو یہ تو غلط ہے اور پھر حنفی اس پر بھی عمل نہیں کرتا بلکہ اپنے پاؤں کے درمیان بھی جگہ خالی چھوڑ دیتا ہے چاہیے تو یہ کہ حنفی اپنے پاؤں ملا کر کھڑے ہوں تا کہ پتہ چلے کہ ان کو بطور سزا کھڑا کیا گیا ہے۔ اور اگر آپ اس کا معنی کریں کہ دو آدمیوں کے درمیان جگہ کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنا ہے تو یہ ہے تو درست مگر بدقسمتی ہی کہہ لیجئے کہ حنفی اس پر بھی عمل نہیں کرتا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کونسا معنی مراد لیتے ہیں۔

حنفی مرجئی: یہاں تو دوسرا معنی ہی ہوسکتا ہے کہ دو آدمیوں کی درمیانی جگہ کو پُر کرنا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے۔

اہلحدیث: پیارے اب بتائیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ حوالہ آپ کے مولوی نے بطور دلیل پیش کیا ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ درمیانی جگہ کو پُر کرنے میں مبالغہ کیا جائے مگر افسوس کہ مولوی صاحب خود ہی دلیل پیش کر کے اس پر عمل کرنے کے لیے تیار نہیں جس پر یہی کہا جا سکتا ہے۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے یہ بھائی
بیچ ہی ڈالیں اگر یوسف سا برادر ہووے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر مبالغے کا مطلب تو یہ ہے کہ خوب اچھی طرح قدم کے ساتھ قدم اور کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہوں نہ کہ ایک دوسرے سے الگ الگ کہ جیسے کوئی آپس میں ناراضگی ہوتی ہے۔ کیوں میرے حنفی بھائی بتائیں یہی مطلب ہے یا کوئی اور۔

حنفی مرجئی؛ مطلب تو یہی ہے مگر میں حیرانگی سے سوچ رہا ہوں کہ ہمارے یہ راہبر نما رہزن کس قدر خوف خدا سے عاری ہو چکے ہیں کہ حق بات کو تسلیم بھی کرتے ہیں مگر نہ ہمیں بتانے کے لیے تیار ہیں اور نہ ہی خود عمل کرتے ہیں۔ اگر یہ تسلیم نہ کرتے تو امام ابن حجر کی فتح الباری سے حوالہ پیش نہ کرتے۔

اہلحدیث؛ پیارے دیکھو میں نے اپنی تو بات نہیں کی بلکہ ان کا پیش کردہ حوالہ ہی پیش کر دیا ہے۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

امید ہے کہ اب آپ کی تسلی ہوگئی ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کو حق قبول کرنے کی توفیق فرمائے آمین۔

حنفی مرجئی؛ ہمارے مولوی صاحب نے آپ کے چند علماء کے حوالہ جات بھی اپنی تائید میں پیش کیے ہیں۔

اہلحدیث؛ برادر۔ جس طرح میں پہلے دلائل سے ثابت کر چکا ہوں کہ آپ کے یہ برخود حضرت صاحب دھوکہ فریب کرتے اور جھوٹ بولتے ہوئے ذرا برابر حیا محسوس نہیں کرتے جیسا کہ ابھی فتح الباری کے حوالہ کے سلسلہ میں بھی گزرا ہے۔ اسی طرح یہ مولانا خالد گھرجاکھی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ اور خواجہ محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ سے بھی یہی سلوک کرتے نظر آتے ہیں کہ دونوں بزرگ مسئلہ تو یہ بیان کر رہے ہیں پاؤں ملاتے ہوئے پاؤں کو ٹیڑھا بھی نہیں کرنا چاہیے اور کندھا بھی ساتھ ملانا چاہیے نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آدمی اتنے پاؤں چوڑے کرلے کہ کندھے آپس میں ملیں ہی نا۔ آپ صفحہ نمبر 30-29 دوبارہ پڑھیں اور اپنے بزعم خویش مصنف کی دیانت داری کی داد دیں اور یہ بات میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ حنفی علماء کے لیے جھوٹ بولنا اتنا ہی آسان ہے جتنا کہ کسی بچے کا شیر مادر ہضم کر جانا۔

تقلید

حنفی مرجئی: کیا آپ بتائیں گے کہ آپ تقلید کیوں نہیں کرتے؟

اہلحدیث: میرا خیال ہے کہ آپ کو تقلید کا مفہوم ہی معلوم نہیں ورنہ آپ مجھ سے یہ سوال نہ کرتے بلکہ اپنے آپ سے اور اپنے علماء سے یہ سوال کرتے کہ اگر آپ نے تقلید ہی کرنی تھی تو پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر کلمہ پڑھ لیا ہے تو پھر تقلید کی ضرورت ہی کیا ہے؟

حنفی مرجئی: مجھے تو تقلید کا معنی و مفہوم معلوم ہے۔

اہلحدیث بتائیں کیا معنی ہے تقلید کا۔

حنفی مرجئی: تقلید کا معنی ہے کسی ماہر شریعت کی راہنمائی میں شریعت پر عمل کرنا۔

اہلحدیث: پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا یہ تقلید کا معنی مراد لینا غلط ہے کیونکہ اگر آپ شریعت پر عمل کریں گے تو وہ تقلید نہیں ہوگی۔ جیسا کہ میں ابھی آپ کے علماء کے اقوال سے اس کی وضاحت کرونگا۔ ان شاء اللہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شریعت پر عمل کرنے کی راہنمائی فرمائی ہے، وہ کافی نہیں کہ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کسی ماہر شریعت کی تلاش ہے جبکہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا ماہر شریعت کائنات میں کوئی ہے ہی نہیں۔ کیونکہ آپ تو صاحب شریعت ہیں آپ نے جو حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتا ہے یا جو عمل کر کے دکھاتا ہے اسی کا نام شریعت ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ کیا امت میں صرف امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ہی ماہر شریعت ہیں؟ جو آپ باقی ساری امت جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین، تابعین تبع تابعین اور دوسرے آئمہ سلف بھی شامل ہیں کیا شریعت کے ماہر نہ تھے۔ اس لیے محترم آپ نے جو تقلید کی تعریف کی ہے وہ ہر لحاظ سے غلط ہے۔

حنفی مرجئی: میں نے تو یہ تعریف اپنے ابو بلال صاحب کی اس کتاب سے ہی پڑھی ہے جو ہماری آج کی ساری گفتگو کا سبب بنی ہے۔

اہلحدیث: اس ابو بلال کی کیا بات کرتے ہو وہ تو میں آپ کو پہلے باحوالہ کئی مقامات پر نشاندہی کر چکا ہوں کہ اس شخص نے بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی سے جھوٹ بولا ہے جو کہ حنفی مذہب کا طرہ امتیاز ہے۔

حنفی مرجئی: تو پھر آپ بتائیں کہ تقلید کی تعریف کیا ہے؟

اہلحدیث: پیارے میں اپنی طرف سے کچھ کہنے کی بجائے مناسب سمجھوں گا کہ آپ کو آپ کے ہی حنفی علماء کی زبانی تقلید کی تعریف بتا دوں تا کہ آپ پر حجت قائم ہو جائے۔

حنفی مرجئی: یہ تو بہت ہی اچھا ہے اگر آپ ہمارے علماء سے ہی تقلید کی تعریف بتا دیں۔

اہلحدیث: ملاں علی قاری کا نام تو آپ نے سنا ہو گا بہت مشہور حنفی عالم ہیں۔ فرماتے ہیں **والتقليد قبول قول الغير بلا دليل مكانه لقبوله جعله قلادة فى عنقه** (قصیدہ امالی بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص 30) کہ غیر (نبی) کی بات کو بغیر دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہے۔ تو گویا ایسے شخص نے بغیر دلیل قبول کر کے اپنے امام کے قول کو گلے کا ہار بنا لیا۔

اسی طرح فاضل قندھاری حنفی صاحب مفتتم الحصول میں تقلید کی تعریف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ التقلید العمل بقول من لیس قولہ من الحجج الشرعیۃ بلا حجۃ فالرجوع الی النبی ﷺ والی الاجماع لیس منہ۔ (بحوالہ معیار الحق ص 67) کہ اس شخص کی بات پر بغیر دلیل کے عمل کرنے کا نام تقلید ہے جس کی بات شرعی دلیلوں میں سے نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع کی طرف رجوع کرنا تقلید میں شامل نہیں۔

محترم دیکھا آپ نے کہ آپ کے بزرگوں اور زیر بحث کتاب کے مصنف کی تعریف تقلید میں کتنا تضاد ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے حنفی علماء نے اس سے ملتے جلتے الفاظ میں تقلید کی تعریف کی ہے تفصیل کے لیے سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معیار الحق کا مطالعہ فرمائیں۔

حنفی مرجئ: یہ تو ہمارے حنفی علماء کی اصطلاحی تعریف ہے لغوی طور پر تقلید کی کیا تعریف ہے۔

اہلحدیث: میں تو تفصیل سے بچنا چاہتا تھا۔ اسی لیے میں نے تقلید کی لغوی تعریف کو نظر انداز کر کے صرف دو حنفی علماء کے تقلید کی تعریف میں اقوال پیش کیے تھے لیکن اگر آپ نے پوچھا ہے تو اب آپ کو بتانا میرا فرض ہے۔ ویسے تقلید کے مسئلہ پر میں نے اپنی دوسری کتاب (احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف) میں کافی حد تک تفصیل سے بحث کی ہے جس میں لغوی و اصطلاحی تعریف۔ تقلید کی تاریخی و شرعی حیثیت اور تقلید کے بھیانک نتائج جیسے عنوان شامل ہیں تفصیل مقصود ہو تو اس کا مطالعہ کر لیں۔

تو اب سنیے تقلید کی لغوی تعریف۔ لغت کی اس وقت مشہور کتاب ہے المنجد اس میں تقلید کی تعریف اس طرح لکھی ہے کہ "بلا غور و خوض کسی معاملے میں کسی کی پیروی کرنا" (المنجد ص 831) آگے اسی صفحہ پر لکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے" کہ تقلید امور دین میں عیسائیوں کی سینہ گزٹ باتوں کو کہتے ہیں۔"
اور یہی معنی لغت کی کتاب مصباح اللغات میں بھی کیا گیا ہے۔ غیاث اللغات میں تقلید کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے تقلید گردن بند در گردن انداختن وکار بعہد کسے ساختن و گردن خود کار بگرختن و مجاز ابمعنی پیروی کسے بے دریافت حقیقت آن (غیاث اللغات ص 103)۔(1) تقلید گلے میں پٹہ ڈالنے کا نام ہے۔ (2) اور کسی کی ذمہ داری پر کام کرنا۔ (3) اپنی گردن پر کوئی کام لینا اور تقلید کا مجازی معنی ہے کسی کی پیروی حقیقت معلوم کیے بغیر کرنا۔ تو پیارے یہ ہے تقلید کی لغوی اور اصطلاحی تعریف جس کو میں نے آپ کے گوش گزار کر دیا ہے۔

حنفی مرجئی؛ اچھا آپ بتائیں کہ تقلید کی شرعی طور پر کوئی گنجائش بھی ہے یا نہیں۔

اہلحدیث؛ یہ بھی بتاتا ہوں پہلے آپ کو ایک اور پتے کی بات بتاؤں کہ تقلید کی بنیاد پر زیر بحث آپ کے مولوی صاحب بھی اپنے آپ کو مقلد کہلانے کے لیے تیار نہیں اگر یہ تقلید کوئی اچھا کام ہوتا تو وہ اپنے آپ کو مقلد کہلاتے۔

حنفی مرجئی؛ کیوں نہیں کہلاتے وہ تو اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں اور اہلحدیث کو غیر مقلد۔

اہلحدیث؛ دیکھیں اگر وہ اپنے آپ کو مقلد کہلاتے تو پھر اپنی زیر بحث کتاب میں جہاں اہلحدیث کو غیر مقلد لکھا ہے اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو مقلد لکھنا چاہیے تھا جبکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا تو گویا اصل میں وہ تقلید کا لفظ اپنے لیے بھی پسند نہیں کرتے اور پھر اہلحدیث کو غیر مقلد کہنا بھی ان کے دوسرے جھوٹوں کی طرح (جن کی میں شروع سے نشاندہی کرتا آ رہا ہوں) یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔

حنفی مرجئی؛ کیوں جھوٹ کیوں ہے کیا آپ غیر مقلد نہیں۔

اہلحدیث؛ نہیں ہم غیر مقلد نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئی؛ تو کیا آپ نے تقلید شروع کر دی ہے جو آپ غیر مقلد نہیں۔

اہلحدیث؛ نہیں پیارے ہم نے تقلید شروع نہیں کی بلکہ ہمارا تو تقلید سے تعلق واسطہ ہی کوئی نہیں اگر مقلد ہیں تو تب بھی حنفی کہلانے والے اور اگر غیر مقلد ہیں تو تب بھی حنفی۔

حنفی مرجئی؛ یہ کیسے کہ حنفی مقلد بھی ہو اور غیر مقلد بھی۔

اہلحدیث؛ برادر دیکھیں میں آپ کو مثال سے سمجھاتا ہوں کہ ایک بچہ سکول میں داخل ہو جاتا ہے جس دن وہ سکول جاتا ہے تو ٹیچر اسے کہتا ہے یہ حاضر ہے اور اگر وہ سکول نہ جائے تو وہ غیر حاضر تصور کیا جاتا ہے۔

لیکن ایک بچہ جس نے اس سکول میں داخلہ ہی نہیں لیا اگر وہ کسی وجہ سے سکول چلا بھی جائے تو اسے بطور طالب علم حاضر نہیں سمجھا جاتا اور اگر وہ ساری زندگی بھی سکول نہ جائے تو کوئی اسے نہیں کہتا کہ تو کلاس سے غیر حاضر رہتا ہے اس لیے کہ اس کا سکول یا کلاس سے تعلق ہی نہیں ہے۔

اسی طرح احناف نے تقلید کے سکول میں داخلہ لیا ہے اب اگر یہ تقلید کریں گے تو مقلد کہلائیں گے اور اگر دعوے کے باوجود تقلید نہیں کریں گے تو غیر مقلد کہلائیں گے۔ جبکہ اہلحدیث نے تقلید کے سکول میں داخلہ ہی نہیں لیا تو ان کے حوالہ سے مقلد اور غیر مقلد کی بحث ہی بیوقوفی ہے۔

کیا خیال ہے اہلحدیث کو غیر مقلد کہہ کر آپ کے مولوی نے جھوٹ بولنے جیسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا۔

حنفی مرجئی؛ یہ بات تو آپ کی واقعی درست ہے مگر آپ مجھے تقلید کی شرعی حیثیت کے متعلق کچھ بتائیں۔

اہلحدیث؛ برادرم ابھی جو تقلید کی تعریف میں نے حنفی علماء سے تجھے بتائی ہے ایسی تقلید کرنا شرک ہے اور اس کے سوا تقلید نہیں ہو سکتی جیسا کہ ابھی فاضل قندھاری حنفی صاحب کے حوالہ سے گزرا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئی: شرک کسے کہتے ہیں شرک کی تعریف کر کے ذرا وضاحت کریں کہ تقلید شرک کیسے ہوئی۔

اہلحدیث: شرک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا۔ تو اللہ تعالیٰ کی جو صفت حلال وحرام کرنے کا اختیار ہے مقلدین نے یہ اختیار اپنے آئمہ اور مفتیان میں تسلیم کر لیا کہ انہوں نے حلت و حرمت کا معیار اپنے امام کو ٹھہرا لیا اس لے اس کو شرک کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ام لھم شرکٰؤا شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ ۔ کہ ان لوگوں نے ایسے لوگوں کو شریک بنا لیا ہے جو دین کے معاملہ میں ان کی راہنمائی کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم نہیں دیا۔ تو پیارے شریعت سازی کا اختیار اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کسی چیز کو حلال قرار دے دے اور کسی کو حرام۔ اور پھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے شرک کو بیان کرتے ہوئے فرمایا؛ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کہ ان (یہودی ونصاریٰ) نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ رب بنا لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔

اما انھم لم یکونوا یعبدونھم ولکنھم کانوا اذا حللوا لھم شیأ استحلوہ واذا حرموا علیھم شیأ حرموہ ۔ (تحفۃ الاحوذی جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 117) کہ وہ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن ان کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھتے تھے۔ یہ آیت مبارکہ کس قدر واضح دلیل ہے کہ تقلید شخصی شرک ہے۔ مزید تفصیل کے لیے آپ میری دوسری کتاب (احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف) کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ العزیز تسلی ہو جائے گی۔

حنفی مرجئی: یہ تو واقعی بڑا خطرناک معاملہ ہے ہم تو صرف یہی سمجھتے رہے کہ تقلید گمراہی سے بچنے کا سبب ہے مگر یہ تو خود گمراہی کے عمیق گڑھے میں دھکیلتی ہے۔

اہلحدیث: پیارے جب بھی آدمی قرآن وحدیث کو چھوڑتا ہے تو پھر گمراہی ہی اس کا مقدر بنتی ہے۔ جب مقلدین نے قرآن وحدیث کے چشمہ صافی سے اپنی پیاس بجھانے سے انکار کر دیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے تقلید کے گندے جوہڑ کو مشرب بنا لیا۔ حالانکہ اس کا وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نہیں تھا۔ نہ صحابہ کرام اور تابعین کے زمانہ میں بلکہ یہ تو چوتھی صدی ہجری کی ایجاد ہے۔

حنفی مرجئی: ہمیں تو ہمارے علماء یہی بتاتے آئے کہ تقلید سے مراد قلادہ ہے جس کا معنی ہے ہار اور ہار آدمی کے حسن وجمال میں اضافہ کرتا ہے۔

اہلحدیث: کیا آپ کو یہ نہیں بتایا گیا کہ قلادہ کا معنی پٹہ بھی ہوتا ہے اور پٹہ جانوروں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حنفی مرجئی: ہم تو تقلید سے انسانوں والے ہار کا معنی مراد لیتے ہیں جانوروں والا نہیں۔

اہلحدیث: پیارے یہ بھی آپ کو سخت دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے تقلید (جس کی تعریف پہلے گزر چکی ہے) کرتا ہی جانور ہے انسان کے تو یہ شایان شان ہی نہیں اس لیے جب بھی کوئی مقلد اپنے لیے تقلید کا لفظ استعمال کریگا تو اس وقت جانوروں کے پٹے والا معنی ہی مراد ہوگا کیونکہ جو لوگ اپنی فہم وفراست سے کام نہیں لیتے دین کے احکامات کو نہیں سمجھتے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہی ارشاد فرمایا ہے کہ: اولئک کالانعام بل ھم اضل (سورۃ اعراف آیت نمبر 180) کہ یہ ایسے لوگ نہ صرف جانور ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ تو اس لیے میرے بھائی پہلے آپ جانوروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکل کر انسانوں میں شامل تو ہوں۔

حنفی مرجئی: کیا ہم انسان نہیں ہیں ہمارا حسب نسب ہے۔ ہماری انسانوں جیسی شکل و صورت ہے۔

اہلحدیث: پیارے جن کو اللہ تعالیٰ نے جانوروں سے بھی بدتر کہا ہے وہ بھی تو آپ جیسے انسان ہی تھے انسانوں والے سارے لوازمات وہ بھی ادا کرتے تھے مگر ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو جانور بلکہ ان سے بھی بدتر کہا گیا ہے۔

حنفی مرجئی: ہم بھی تو قرآن وحدیث کو مانتے ہیں۔

اہلحدیث: آپ مانتے ہی نہیں اگر مانتے ہوتے تو قرآن وحدیث کو چھوڑ کو فقہ حنفی پر عمل نہ کرتے۔

حنفی مرجئی: دیکھیں یہ الزام ہے ہم پر ہم تو سب سے پہلے مسئلہ قرآن پاک سے دیکھتے ہیں پھر حدیث کو دیکھتے ہیں اگر وہاں بھی مسئلہ نہ ملے تو اجماع میں دیکھتے ہیں اگر وہاں بھی نہ ملے تو پھر فقہ سے مسئلہ حل کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں تو فقہ کا چوتھا نمبر ہے اور آپ کہہ رہے ہیں حنفی قرآن وحدیث پر فقہ کے مقابلے میں عمل ہی نہیں کرتے۔

اہلحدیث: برادر کہنے کو تو حنفی اس طرح کہتے ہیں مگر جب عمل کرنے کی باری آتی ہے تو پھر قرآن وحدیث کو چھوڑ کر فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں بلکہ انہوں نے تو اصول ہی یہ بنایا ہے قرآن وحدیث کا جو مسئلہ ہمارے مذہب کے خلاف ہوگا اس کو یا تو فوراً رد کر دیا جائے گا یا پھر اس کے خلاف کوئی اور دلیل تلاش کریں گے اگر نہ ہو سکے تو پھر قرآن وحدیث کی تاویل کریں گے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر بھی اس کو رد کر دیں گے کہ ہو سکتا ہے اس کے خلاف کوئی اور دلیل ہو جو اس سے قوی ہو۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے اصول کرخی)

حنفی مرجئی: کسی نے لکھ دیا ہوگا مگر ہم ایسا کرتے نہیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث؛ پیارے کرتے بھی ہو مگر قوم کو دھوکہ دینے کے لیے اس کا اظہار نہیں کرتے کہ پھر لوگ ہمیں چھوڑ جائیں گے اور ہمارا تو مذہب ہی ختم ہو جائے گا۔ لیکن عملاً تم فقہ کے مقابلے میں قرآن وحدیث کو ترجیح نہیں دیتے۔

مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مدت رضاعت دو سال مکمل بیان کی ہے۔ دیکھئے سورۃ بقرہ آیت نمبر 233 سورۃ لقمان آیت نمبر 114 اب آپ کے مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب اپنی تفسیر میں سورۃ لقمان کی مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں تو مدت رضاعت دو سال ہی ہے لیکن ہمارے امام ابوحنیفہ صاحب اڑھائی سال بتاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی اور دلیل ہو۔ (تفسیر عثمانی سورۃ لقمان)

دیکھا پیارے! قرآن مجید کے حکم کو کس طرح ٹھکرایا جا رہا ہے کہ ہو سکتا ہے امام صاحب کے پاس کوئی اور دلیل ہو کیا ان کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور دلیل ہو گی جس کی وجہ سے قرآن کریم کے حکم کو چھوڑ دیا گیا اگر ہو بھی تو جب تک تمہیں وہ دلیل معلوم نہیں قرآن کے حکم پر عمل کرو جو کہ تم خود تسلیم کر رہے ہو کہ قرآن میں حکم دو سال کا ہے۔

پھر اگر دلیل ہو گی بھی تو کیا وہ قرآن مجید کی آیت سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ اس کی وجہ سے قرآن مجید کی آیت پر عمل کرنے سے انکار کر دیا جائے۔ اصل مسئلہ وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں امام ابوحنیفہ کو ترجیح دی جا رہی ہے اور یہی شرک ہے جس کو میں پہلے بیان کر چکا ہوں اور اس وقت آپ چیں بہ چیں ہو رہے تھے اب معلوم ہوا کہ حنفی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر امام ابوحنیفہ کو رب بناتے ہیں اور یہی بری خصلت اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کی بیان کی ہے (کما تقدم)

مثال نمبر 2؛ دوسری مثال حنفی دیوبندیوں کے بہت بڑے عالم مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی نے تقریر ترمذی میں اس کردار کا مظاہرہ کیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب مسئلہ بیعان بالخیار میں بھی بحث کرتے ہوئے (کیونکہ احناف کا موقف اس مسئلہ میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے) اپنا فیصلہ سناتے ہیں الحق والانصاف ان الترجیح للشافعی کہ حق اور انصاف (الفاظ پر غور کریں) تو یہی ہے کہ اس مسئلہ میں ترجیح امام شافعی کے مذہب کو ہے (کیونکہ وہ حدیث کے مطابق ہے) لیکن نحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفہ (تقریر ترمذی ص 36)

ہم چونکہ امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں اس لیے ہم پر ان کی تقلید ہی واجب ہے۔ پیارے دیکھا آپ نے کہ مولوی صاحب حق اور انصاف اپنے مذہب کے خلاف پاتے ہیں مگر تقلید کی وجہ سے حق کو قبول نہیں کرتے۔ ایسے ہی اور بھی بہت سے احناف کے اس کردار کی بہت مثالیں ہیں مگر طوالت کے خوف سے صرف انہی دو پر اکتفا کرتا ہوں۔ تفصیل کے لئے راقم کی دوسری کتاب "احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف" کا مطالعہ کریں اور حنفیت کے مکروہ چہرے کی ایک جھلک دیکھیں۔

حنفی مرجئی: آپ نے جو مدت رضاعت دو سال بیان کی قرآن مجید میں تو اڑھائی سال بھی بیان ہوئی ہے۔

اہلحدیث: استغفر اللہ اتنا بڑا جھوٹ کہ قرآن مجید میں مدت رضاعت اڑھائی سال ہے۔ مدت رضاعت اس سے تو قرآنی احکام میں اختلاف لازم آئے گا جو کہ قرآن مجید کی صداقت کے خلاف ہے۔

حنفی مرجئی: قرآن مجید میں اختلاف قرآن مجید کی صداقت کے خلاف کس طرح ہے۔

اہلحدیث: پیارے یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی ارشاد فرمائی ہے۔ لو کان من عند غیر اللہ لوجدو افیہ اختلافاً کثیرا۔ کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بہت زیادہ اختلاف ہوتا۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت دلیل ہے اس بات کی کہ قرآن مجید میں اختلاف نہیں ہے۔

حنفی مرجئی؛ بات آپ کی درست ہے اس طرح اختلاف تو واضح ہے اور اس سے قرآن مجید کی صداقت پر حرف آتا ہے مگر مجھے تو پڑھایا گیا ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے وہ ذرا مقام بتائیں تاکہ میں آپ کو بتاؤں کہ جس طرح احناف نے اور مقامات پر مکروہ فریب سے کام لیا ہے۔ یہاں بھی قوم کو دھوکہ دینے کی سعی لاحاصل کی ہے جب تک اہلحدیث زندہ ہیں کوئی حنفی قرآن وحدیث میں تحریف کر کے چھپ نہیں سکتا۔ اور قرآن وحدیث میں لفظی و معنوی تحریف تو احناف کا محبوب مشغلہ ہے۔

حنفی مرجئی؛ ہیں؟ کیا کہہ رہے ہیں آپ کہ حنفی قرآن وحدیث میں لفظی ومعنوی تحریف کرتا ہے۔

اہلحدیث؛ جی ہاں یہی کہہ رہا ہوں آپ اپنی تسلی کے لیے ایضاح الادلہ کا ص 97 پڑھ لیں جہاں مولوی محمود الحسن دیوبندی نے قرآن مجید کی سورۃ النساء کی آیت نمبر 59 میں اولی الامر منکم کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح مسند حمیدی میں احناف نے رفع یدین والی حدیث میں تحریف کی۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں تحت المنبر کے الفاظ زیادہ کیے۔ اور بھی کئی مثالیں ہیں مگر میں اس میں نہیں الجھنا چاہتا ورنہ بات لمبی ہو جائے گی۔ آپ مجھے قرآن مجید سے اڑھائی سال مدت رضاعت والی آیت دکھائیں۔

حنفی مرجئی؛ یار بڑی حیران کن بات بتائی ہے آپ نے مجھے۔ اچھا میں اپنے کسی مولوی سے اس کے متعلق معلوم کر کے پھر آپ سے بات کرونگا۔ کہ ہمارے مولویوں نے قرآن وحدیث میں تحریف کی ہے۔ اب آپ دیکھیں یہ سورۃ احقاف کی آیت نمبر 15 ہے اس میں ماں کا اپنے بچے کو دودھ پلانا ثلثون شھرا تیس 30 مہینے ہے اور یہ اڑھائی سال بنتے ہیں۔

اہلحدیث؛ پیارے آپ کو یا تو سمجھ نہیں آئی یا پھر آپ کو اندھیرے میں رکھا گیا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بتایا نہیں گیا ویسے بھی احناف کو قرآن وحدیث سمجھ میں نہ آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا ہے کہ جو لوگ ساری زندگی کنز قدوری پر مغز ماری کرتے رہیں ان کو قرآن وحدیث کیسے سمجھ آ سکتا ہے۔

آپ ساری آیت پڑھیں اس میں یہ الفاظ ہیں وحمله وفصٰله ثلثون شهرا کہ ماں کو بچے کا حمل اور اس کے دودھ کی مدت (دونوں ملا کر) اڑھائی سال ہے۔ یہاں تو حمل اور مدت رضاعت دونوں کو اڑھائی سال بیان کیا جا رہا ہے آپ اس سے صرف مدت رضاعت کیوں سمجھ بیٹھے ہیں۔

حنفی مرجئی: اس آیت میں حمل سے مراد ہاتھوں پر اٹھانا ہے جو ماں بچے کو جننے کے بعد دودھ پلانے کی مدت میں اٹھاتی ہے بچہ جننے سے پہلے پیٹ کا حمل مراد نہیں۔

اہلحدیث: شاید آپ کا دجل وفریب چل جاتا مگر قرآن مجید کی باقی جو آیات سورۃ بقرہ اور لقمان کی میں نے بتائی ہیں ان کا کیا کرو گے۔ اور پھر کیا تم قرآن مجید میں اختلاف ظاہر کر کے کہیں اس کی حقانیت کا انکار تو نہیں کر رہے۔ اور اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فیصلہ بھی کتب احادیث اور تفاسیر میں موجود ہے کہ آپ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے چھ مہینے کا بچہ جن دیا تو اس پر لوگوں نے بدکاری کا الزام لگا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو دلیل بنا کر فیصلہ فرمایا تھا کہ دو سال مدت رضاعت کے نکال دو باقی چھ ماہ بچتے ہیں لہٰذا اگر کوئی عورت چھ ماہ کا حمل جن دے تو وہ بچہ جائز ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حمل اور فصال کی مدت تیس مہینے بیان کی ہے جبکہ دوسری جگہ مدت رضاعت دو سال بیان فرمائی ہے لہٰذا اس آیت میں چھ مہینے کے حمل کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

اب بتایئے ہے نا کھلا دھوکہ۔ جو حنفی لوگوں کو دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئ: آپ بتائیں آپ کو فقہ حنفی پر کیا اعتراض ہے آپ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔

اہلحدیث: ہم فقہ حنفی کے ہر اس مسئلہ پر عمل کرتے ہیں جو قرآن وحدیث کے مطابق ہے اور جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور یہی ہمیں فقہ حنفی پر اعتراض ہے کہ اس کے کئی مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔

حنفی مرجئ: اس کے مسائل قرآن وحدیث کے خلاف بھی ہیں؟ ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ جس طرح حدیث قرآن مجید کی تشریح ہے اسی طرح فقہ حنفی قرآن و حدیث کی تشریح ہے۔

اہلحدیث: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے اور حدیث بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے آپ کو حدیث کا کوئی مسئلہ قرآن مجید کے خلاف نہیں ملے گا جبکہ فقہ حنفی کے سینکڑوں مسائل قرآن وحدیث کے خلاف ہیں فقہ حنفی کے چیدہ چیدہ ایک سو بیس مسئلے جو حدیث شریف کے خلاف ہیں میں نے اپنی دوسری کتاب "احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف" میں درج کیے ہیں لیکن اگر آپ سب مسائل کو یکجا کریں تو ان کی تعداد کئی سو تک پہنچ جاتی ہے۔

(1) مثلاً حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کا سرکہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (بحوالہ مسلم شریف ص 163 جلد نمبر 2 کتاب الاشربہ)

مگر فقہ حنفیہ میں ہے کہ شراب خود بخود سرکہ بن جائے یا اسے سرکہ بنا لیا جائے تو وہ حلال ہے۔ (بحوالہ ہدایہ ص 422 جلد نمبر 4 کتاب الاشربہ)

(2) اسی طرح حدیث شریف میں ہے کل مسکر حرام (مسلم) کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ مگر فقہ حنفی میں ہے کہ لم یحرم کل مسکر (ہدایہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر نشہ آور چیز حرام نہیں۔اسی طرح بہت سے مسائل فقہ حنفی کے قرآن و حدیث کے خلاف ہیں بھلا جو فقہ قرآن وحدیث کے خلاف ہو وہ اس کی تشریح کیسے ہو سکتی ہے تشریح اصل کے مطابق ہوتی ہے یا کہ خلاف؟

(3) اور پھر آپ مجھے بتائیں کہ فقہ حنفی میں جو لکھا ہے کہ امام محمد کے نزدیک مرد اور عورت کی ننگی شرم گاہیں مل جائیں تو وضو نہیں ٹوٹتا (درمختار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 82' فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 18)

(4) اسی طرح لکھا ہے اگر انگلی مقعد میں داخل کی اور ساری انگلی غائب نہیں کی یعنی اگر تر نکلی تو وضو ٹوٹا اور اگر خشک نکلی تو نہیں ٹوٹا۔ (درمختار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 83)

(5) اس طرح یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اپنی دبر میں حشفہ داخل کیا تو غسل کے واجب نہ ہونے کو ترجیح ہے۔ (درمختار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 93)

(6) اور یہ بھی لکھا ہے کہ کسی جانور کا ذکر قبل یا دبر میں داخل کیا جائے تو غسل کرنا لازم نہیں۔ (درمختار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 93)

(7) اور اگر میت کا ذکر قبل یا دبر میں داخل کیا تو غسل کرنا لازم نہیں ۔(حوالہ مذکورہ)

(8) اور اگر لکڑی وغیرہ کا ذکر بنا کر قبل یا دبر میں داخل کیا تو غسل لازم نہیں (حوالہ مذکورہ)

(9) اگر چھوٹی بچی سے جماع کیا تو امام صاحب کے نزدیک آلہ تناسل دھونا بھی ضروری نہیں۔ (حوالہ مذکورہ)

(10) اگر دس برس کا بچہ عورت سے جماع کرے تو بچے پر غسل کرنا واجب نہیں۔ (بحوالہ درمختار جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 93)

تلک عشرة کاملة

اب بتایئے کہ فقہ حنفی کے یہ دس مسئلے قرآن مجید کی کس آیت یا رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی کس حدیث کی تشریح وتوضیح ہیں۔ اور جوان کے علاوہ حیا سوز مسائل ہیں اُن کی بہت بڑی تعداد الگ ہے مگر آپ یہ دس ہی قرآن وحدیث سے دکھائیں۔

حنفی مرجئی: یہ تو کوئی بے حیاء بے غیرت ہی ان مسائل کو اپنائے گا یا عمل کریگا کہ وہ وضو چیک کرنے کے لیے انگلی مقعد میں داخل کر لے کہ تر نکلتی ہے یا خشک۔ اور پھر لکڑ یا پتھر یا لوہے کا آلہ تناسل بنوا کر استعمال کرتا پھرے یا کرتی پھرے کہ چلو شوق بھی پورا ہو جائے گا اور غسل سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ تو یہ اتنی گندی فقہ ہے مجھے تو یہ معلوم نہ تھا۔

اہلحدیث: پیارے ابھی آپ توبہ توبہ کرنے لگ گئے ابھی تو بہت سے مسائل باقی ہیں اور پھر یہ اس فقہ کے ہیں جس کو آپ قرآن وحدیث کی تشریح کہتے ہو۔

حنفی مرجئی: خدا پناہ ایسی شرح سے اس کا تو قرآن وحدیث سے دور کا بھی واسطہ معلوم نہیں ہوتا۔ اچھا تو ہمارے مولوی صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 48 پر لکھا ہے کہ یہ فقہ حنفی صحابہ کرام کے فتاویٰ جات ہی کا مجموعہ سمجھیں اس فقہ نے یہ بکھرے ہوئے پھول جمع کر کے ایک گلدستہ امت کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس لیے فقہ حنفی صحابہ کرام کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔

اہلحدیث پیارے۔ آپ کے مولوی نے اپنے دوسرے جھوٹوں کی طرح یہ بھی جھوٹ ہی لکھا ہے۔ کیا آپ دنیائے حنفیت کے چھوٹے بڑے مذکورہ بالا فقہ حنفی کے دس 10 مسائل کے متعلق بیان کر سکتے ہیں کہ یہ کون کون سے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے ذرا باحوالہ بیان تو کر دیں۔ ورنہ آپ کو ماننا پڑے گا کہ آپ کے مولوی نے ان شرم وحیاء سے عاری مسائل کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاویٰ کہہ کر صحابہ کرام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین کی ہے اور ان پر الزام لگایا ہے۔ اور کیا آپ سب حنفی مل کر اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بتا سکتے ہیں کہ جس نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ اگر کوئی آدمی جانور کے دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ص 22) جبکہ فقہ حنفی میں یہ ہے۔ نیز یہ مسئلہ بھی آپ کسی صحابی کے فتوے سے ثابت کر سکتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی عضو پر ایسا کپڑا لپیٹ کر دخول کرے جس میں فرج کی حرارت اور لذت محسوس نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ (بحوالہ فتاوی عالمگیری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 22) یاد رکھیے پوری دنیائے حنفیت اکٹھی ہو کر کوفہ سے لیکر دیوبند اور گوجرانوالہ تک الٹے بھی لٹک جائیں تو ان بارہ مسائل میں سے کسی ایک کے متعلق بھی کسی صحابی کا کوئی ایک فتویٰ بھی پیش نہیں کر سکتی۔ ان شاء اللہ

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

حنفی مرجئی؛ آپ اہلحدیث کیوں کہلاتے ہیں۔

اہلحدیث؛ پیارے اہلحدیث کا معنی ہے حدیث پر عمل کرنے والے چونکہ قرآن مجید بھی حدیث ہے۔ دیکھیے سورۃ زمر آیت نمبر 23۔ اور سورۃ مرسلت آیت نمبر 50 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے تھے ان خیر الحدیث کتاب اللہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو حدیث کہا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی حدیث ہے دیکھیے سورۃ تحریم آیت نمبر 3۔ تو ہم چونکہ قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں اس لیے اہلحدیث کہلاتے ہیں۔

حنفی مرجئی؛ حدیث تو کئی قسم کی ہے مثلاً صحیح، ضعیف، مرسل وغیرہ آپ کون سے اہلحدیث ہیں صحیح اہل حدیث مرسل اہلحدیث یا ضعیف اہلحدیث وضاحت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیں۔

اہلحدیث؛ برادر۔ حدیث تو ایک ہی ہے یہ جو آپ اقسام کا چکر دینے کی کوشش کر رہے ہیں یہ آپ کی تو فقط جہالت ہے اور آپ کو یہ پٹی پڑھانے والے مولوی دجل و فریب سے کام لے رہے ہیں تا کہ سادہ لوح لوگوں کے ذہن کو منتشر کر کے اپنا الو سیدھا کیا جائے۔ حالانکہ یہ اقسام سند کے اعتبار سے ہیں کوئی سند منقطع ہوتی ہے تو اس سند سے بیان کی گئی حدیث کو منقطع حدیث کہتے ہیں اور کوئی سند مرسل اور کوئی ضعیف وغیرہ تو ان اسناد سے بیان کی گئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ثابت نہیں ہوتی۔ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہو گی جو آپ تک صحیح سند سے ثابت ہو گی اس کے صحیح یا غیر صحیح ہونے کا کوئی مسئلہ ہی نہیں لہٰذا جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور اللہ تعالیٰ کی حدیث قرآن مجید پر عمل کرے گا وہ اہلحدیث ہو گا۔

حنفی مرجئ؛ اس طرح تو اہل تفسیر اور اہل تاریخ بھی لوگ کہلا سکتے ہیں آپ ان کو بھی ایک فرقہ اور مذہبی گروہ مان لیں گے۔

اہلحدیث؛ دین میں حجت صرف قرآن و حدیث ہے تفسیر و تاریخ تو حجت نہیں اس لیے اہل تاریخ کہلانے والا تاریخ دان تو ہو سکتا ہے وہ اپنے آپ کو ایک مذہبی جماعت کے طور پر کس طرح پیش کر سکتا ہے۔؟

حنفی مرجئ؛ تو پھر آپ اہل قرآن کیوں نہیں کہلاتے قرآن مجید تو حجت شرعی ہے؟

اہلحدیث؛ پیارے۔ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ قرآن مجید بھی حدیث ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی حدیث ہے اور ان دونوں پر عمل کرنے والا اہلحدیث ہے لہٰذا جو آدمی اہلحدیث کہلائے گا وہ قرآن و حدیث دونوں پر ایمان لائے گا دونوں پر عمل کرے گا اور دونوں کو حجت شرعی تسلیم کرے گا۔ جبکہ اہل قرآن کہلانے والے حدیث رسول اللہ صلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں اور جس طرح حنفی کہتے ہیں کہ خبر واحد حجت نہیں ہو سکتی اسی طرح منکرین حدیث بھی کہتے ہیں اور جس طرح حنفی حدیث کو ظنی کہہ کر اس کی اہمیت کو ختم کرنے کی سعی نامشکور کرتے ہیں یہی خیال منکرین حدیث کا ہے۔ جیسا کہ آپ کے مولوی نے زیر بحث کتاب کے صفحہ نمبر 35 پر خود تسلیم کیا ہے۔ تو پیارے اس میں منکرین حدیث کے ساتھ آپ کی گاڑھی چھنتی ہے اور بدنام ہمیں کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ کرتوت اپنے اور سر اہلحدیث کے تھوپتے ہو۔

شرم مگر تم کو نہیں آتی

حنفی مرجئی: اچھا تو آپ اس الزام اور لوگوں کی غلط فہمی سے بچنے کے لیے اہل سنت کیوں نہیں کہلاتے ہو تا کہ آپ کو کوئی عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والا حنفی منکر قرآن تو نہ کہہ سکے۔

اہلحدیث: برادر ہم ہی تو ہیں اہل سنت تم تو ویسے سینہ زوری سے اپنے آپ کو اہل سنت کہلاتے ہو اور ہم سے بھی اپنے کو منوانے پہ بضد ہو ورنہ آپ اہل سنت نہیں اہل سنت تو اہلحدیث ہیں۔

حنفی مرجئی: یہ کیسے آپ ذرا وضاحت تو کر دیں۔ یہ تو میں نے آج نئی بات ہی سن لی ہے۔

اہلحدیث: پیارے۔ یہ نئی بات نہیں ہے بلکہ بہت پرانی ہے مگر میرے قابو ہی آج تو پہلی مرتبہ آیا ہے۔ کیونکہ آپ کے مولویوں کی کوشش ہوتی ہے کہ کوئی حنفی کسی اہلحدیث کے قریب سے نہ گزر جائے تا کہ اس کو حنفیت کی اصلیت کا پتہ نہ چل سکے کیونکہ اگر یہ حنفیت کی حقیقت سے واقف ہو گیا تو پھر یہ حنفی مذہب سے کنارہ کشی کر کے کہیں اپنا عقیدہ و عمل قرآن و حدیث کے مطابق نہ بنا لے۔ حتی کہ کسی اہلحدیث طالب علم کو اپنے مدرسہ میں داخلہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے دلائل کے مقابلہ میں کسی بذعم خود مفتی و مفسر اور شیخ صاحب کی تاویلات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطلہ نہیں ٹھہر سکیں گی۔ اور یہ خود میرے ساتھ بھی ہو چکا ہے کہ مجھے مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں صرف اس لیے داخلہ نہیں دیا گیا تھا کہ میں اہلحدیث تھا۔

حنفی مرجئی: آپ کو کسی اور وجہ سے داخلہ نہ ملا ہوگا نہ کہ اہلحدیث ہونے کی وجہ سے۔

اہلحدیث: برادر! مجھے صاف یہ بات کہی گئی تھی کہ آپ اہلحدیث ہیں اس لیے ہم اہلحدیث کو داخلہ نہیں دیتے میں نے مہتمم صاحب سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے تو فرمانے لگے یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہیں میں نے کہا کہ اپنے مخالف کو تو اپنے مذہب کی تعلیم دینی چاہیے مگر اس کے جواب میں جو مفتی صاحب کی زبان سے الفاظ نکلے وہ آپ نہ ہی پوچھیں آپ کے اور آپ کے مذہب کے لیے بہتر ہے میں صرف اشارتاً اتنا بتا دیتا ہوں۔

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

حنفی مرجئی: اچھا تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اہل سنت کیسے ہیں۔

اہلحدیث: محترم! آپ مجھے بتائیں کہ اہل سنت کسے کہتے ہیں تاکہ آپ کو بات ذرا آسانی سے سمجھ آجائے گی۔

حنفی مرجئی: جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے۔

اہلحدیث: اس سے پہلے میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور آپ نے اقرار کیا کہ اہل سنت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات (حدیث) آپ کے طریقے یا عمل (سنت) کے خلاف ہو سکتی ہے؟ یا آپ کا طریقہ اور عمل آپ کی بات کے خلاف ہو سکتا ہے۔

حنفی مرجئی: نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کا عمل آپ کے قول کے خلاف ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث؛ تو اب ذرا دماغ کو حاضر کر کے سنیئے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو آپ کی حدیث ہے وہ آپ کی سنت بھی ہے اور جو آپ کی سنت ہے وہ آپ کی حدیث بھی ہے۔ یعنی آپ نے جو فرمایا وہ کر کے دکھایا اور جو آپ نے کیا دوسروں کو بھی وہی کرنے کا حکم دیا لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ لغوی اعتبار سے اگر چہ حدیث اور سنت کا معنی الگ الگ ہی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے نسبت کی وجہ سے یہ دونوں لفظ ایک ہی مفہوم میں ہو گئے کہ آپ کی زندگی میں قول و فعل کا تضاد نہیں ہو سکتا۔

حنفی مرجئی؛ کیا کسی اور نے بھی اہلحدیث کو اہل سنت کہا ہے یا نہیں۔

اہلحدیث؛ کیوں نہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ جن کے نام کی حنفیوں کا ہی ایک فرقہ نذر و نیاز بھی گیارہویں کے نام پر دیتا ہے نے اپنی معروف زمانہ کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ جہمیہ اور رافضی وغیرہ اہل سنت کو تعصب اور دشمنی کی وجہ سے کئی القاب سے پکارتے ہیں حالانکہ اہل سنت کا ایک ہی نام ہے اور وہ ہے اہلحدیث؛۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ ساحر اور مجنون وغیرہ القاب سے پکارتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا نام ایک ہی ہے یعنی رسول اور نبی آپ دشمنوں کے دیے ہوئے تمام القاب سے بری ہیں (اسی طرح اہلحدیث بھی بدعتیوں کے دیے ہوئے القاب۔ غیر مقلد' نجدی وغیرہ سے بری ہیں) غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر 190)

حنفی مرجئی؛ یہ تو مجھے سمجھ آ گئی کہ اہل سنت اور اہلحدیث ایک ہی مفہوم کے دو لفظ ہیں مگر مجھے ایک خلش ہے کہ اہل سنت تو در منثور وغیرہ تفسیر میں لفظ آتا ہے کیا اہلحدیث کا لفظ بھی انگریز دور سے پہلے کا ہے یا برصغیر میں ہی اہلحدیث کا فرقہ ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے۔ اہلحدیث نام تو اس وقت کا جب سے لوگ قرآن و حدیث پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کرنے والے ہیں اور وہ سب سے پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نفوس قدسیہ ہیں۔

حنفی مرجئی؛ اس کا مطلب ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اہلحدیث تھے۔

اہلحدیث؛ کیوں نہیں؟ یہ بات تو آپ کے مولوی ابو بلال نے بھی زیر بحث کتاب کے صفحہ نمبر 55 اور صفحہ نمبر 56 پر بھی تسلیم کی ہے آپ اس بات کو ذہن میں رکھیں میں دوبارہ آپ کو یاد دلاؤں گا کہ انہوں نے کیسے صحابہ کرام کو اہلحدیث تسلیم کیا ہے۔ان شاء اللہ

برادر! صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے اور کہلاتے بھی تھے۔(تفصیل کے لیے دیکھیے علامہ خطیب بغدادی کی کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'')

حنفی مرجئی؛ آپ تو اہلحدیث اور اہل سنت کو ایک ہی کہتے ہیں مگر ان کا تو آپس میں کئی مسائل میں اختلاف ہے یہ ایک کیسے ہوئے؟

اہلحدیث؛ محترم! آپ کے مولوی صاحب نے جو زیر بحث کتاب کے صفحہ نمبر 53-54-55 پر چند مسائل ذکر کیے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے کہ اہل حدیث اور اہل سنت کا ان مسائل میں اختلاف ہے ان میں سے کچھ مسائل میں تو اہلحدیث پر الزام لگایا ہے اور صریح جھوٹ بولا ہے۔اور باقی جو مسائل وہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں لہٰذا جو اہلحدیث کے خلاف موقف رکھتا ہے وہ درحقیقت قرآن و حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔اور اہل سنت قرآن وحدیث کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ جیسا کہ ابھی گزرا ہے ان مسائل میں اہل حدیث اور اہل سنت کا موقف یکساں ہے۔کیونکہ یہ خود بھی حقیقت میں ایک ہی ہیں۔البتہ آپ کے مولوی صاحب نے یہ بددیانتی کی ہے کہ احناف کو اہل سنت بنا کے پیش کیا ہے حالانکہ حنفی اہل سنت نہیں ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ اہل سنت' اہلحدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ہے۔ البتہ ان مسائل میں احناف اور اہلحدیث کا اختلاف ضرور ہے۔ اور اہلحدیث کا موقف حق پر مبنی ہے اس لیے کہ ان کے مسائل کے دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

حنفی مرجئی: آپ نے کہا کہ حنفی اہل سنت نہیں تو پھر یہ کیا ہیں؟

اہلحدیث: پیارے! حنفی اہل سنت نہیں بلکہ مرجیہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ ایک گمراہ فرقہ ہے اس کے پھر آگے بارہ فرقے ہیں جن میں ایک حنفیہ بھی ہے۔ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ جو آدمی ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے پھر خواہ وہ ساری زندگی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا رہے وہ کبھی جہنم میں نہیں جائے گا۔

(2) یہ کہ ایمان صرف بغیر عمل اور شرعی احکام کو اپنانے کے صرف اقرار کا نام ہے۔

(3) یہ کہ ایمان میں کمی وزیادتی نہیں ہوتی بلکہ تمام لوگوں اور انبیائے کرام اور فرشتوں کا ایمان برابر ہے۔ (بحوالہ غنیۃ الطالبین ص 213) اور یہ عقائد قرآن وحدیث کے خلاف ہیں کیونکہ قرآن مجید اور احادیث شریف سے یہ بات بالصراحت ثابت ہے کہ ایمان کے لانے کے ساتھ ساتھ اعمال بھی ضروری ہیں اور یہ کہ کبیرہ گناہ کرنے والا اگر بغیر توبہ کے مرگیا تو وہ جہنم میں جائے گا اگرچہ بعد میں اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ اور یہ بھی کہ ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے۔ چونکہ ان لوگوں کے عقائد اہل سنت کے عقائد جو کہ اہلحدیث کے بھی عقائد ہیں۔ اور قرآن وحدیث سے ثابت ہیں کہ خلاف ہیں اس لیے یہ اہل سنت نہیں ہوسکتے۔

حنفی مرجئی: ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی اور حنفی ہوں امام ابوحنیفہ کے مقلد نہ ہوں کیونکہ ابو حنیفہ کنیت والے بھی تو کئی آدمی گزرے ہیں۔

اہلحدیث: اس میں تو شک نہیں کہ ابوحنیفہ کنیت والے کئی آدمی گزرے ہیں مگر مرجیہ والا عقیدہ رکھنے والے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے مقلد ہیں جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے(غنیۃ الطالبین ص 215) اور پھر یہ بات تو ایک چوٹی کے حنفی مولانا عبدالحئ حنفی لکھنوی نے بھی کہی ہے کہ کتنے ہی ایسے حنفی ہیں جو فروع میں تو حنفی ہیں مگر عقیدہ میں وہ شیعہ بھی ہیں کچھ معتزلہ اور کچھ مرجیہ بھی ہیں (الرفع والتکمیل - ص 250-249)

الفضل ماشهدت به الاعداء

حنفی مرجئ؛ اچھا اس لیے آپ مجھے مرجئ کہتے ہیں۔

اہلحدیث؛ جی ہاں۔ اس لیے کہ آپ عقیدے کے اعتبار سے مرجئ ہیں اور فروع کے اعتبار سے حنفی۔ آپ کے اپنے گھر کی شہادت کے مطابق اس لیے میں آپ کو حنفی مرجئ کہتا ہوں۔

حنفی مرجئ؛ تو اب آپ ان مسائل کی بھی وضاحت کریں جو آپ کے اور احناف کے درمیان اختلافی بیان کیے گئے ہیں۔

اہلحدیث؛ تو سنیے میں اختصار کی وجہ سے صرف ترتیب وار ان کے حوالا جات ہی نقل کروں گا تا کہ طوالت سے بچا جا سکے اور پھر اس لیے بھی کہ ان مسائل پر پہلے ہی کافی لکھا جا چکا ہے اس لیے تفصیل کی ضرورت نہیں۔

البتہ ایک بات آپ یاد رکھیں کہ جن مسائل کو آپ کے مولوی صاحب نے اہلحدیث سے منسوب کیا ہے ان میں سے جن مسائل پر ہمارا عمل ہے جب وہ قرآن وحدیث سے ثابت ہو جائیں تو پھر آپ کو ماننا پڑیگا کہ ان مسائل کو اپنانے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اہلحدیث ہونا آپ کے مولوی نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ صحابہ کرام تو ہوئے اہلحدیث جو کہ ہماری صداقت کا بین ثبوت ہے کہ اہلحدیث کا مسلک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین والا ہے۔ اب یہ قرض آپ کے ذمہ ہے کہ آپ ثابت کریں کہ کوئی صحابی حنفی المذہب بھی تھا۔ نیز گذشتہ 12 مسائل کا قائل یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاعل کوئی صحابی بیان کرنا بھی آپ کے ذمہ ہے۔

اب سنیے ان مسائل کے دلائل جن کو اہلحدیث نے نبوی دور سے اپنایا ہے۔ مگر احناف نے ان کے خلاف کیا ہے۔ اس لیے کوئی بھی قرآن و حدیث کے خلاف کرنے والا اپنے آپ کو اہل سنت کہلانے کا حق نہیں رکھتا اور اگر کوئی یہ سینہ زوری کرے تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی گدھا اپنے آپ کو گھوڑوں میں شامل کروانے پر مصر ہو۔

(۱)۔ پہلا مسئلہ آپ کے مولوی نے تقلید کا بیان کیا ہے کہ اہلحدیث اس کو شرک کہتے ہیں جبکہ حنفی آئمہ کی تقلید کرتے ہیں۔

تقلید شرک ہے اس کو میں پہلے قرآن مجید کی سورۃ توبہ کی آیت نمبر 31 کے حوالہ سے صفحہ نمبر 70 پر بیان کر چکا ہوں اور اس کی تائید میں حدیث شریف بھی پیش کر چکا ہوں۔ لہٰذا اہلحدیث کا موقف قرآن و حدیث سے صحیح ثابت ہوا کہ تقلید شرک ہے اور احناف کا مذہب قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اور آپ کے مولوی نے ویسے بھی جھوٹ بولا ہے اہل سنت ائمہ کی تقلید کرتے ہیں مقلد تو اہل سنت ہو ہی نہیں سکتا جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اس لیے جہاں کہیں بھی آپ کے مولوی نے احناف کے لیے اہل سنت کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں چونکہ مراد حنفی ہیں لہٰذا میں حنفی یا احناف کا لفظ استعمال کروں گا۔ اب آپ کے مولوی کا یہ کہنا کہ آئمہ کی تقلید کرتے ہیں یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ آئمہ جمع ہے امام کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم کئی اماموں کی تقلید کرتے ہیں کیونکہ جمع کا لفظ کم از کم تین پر بولا جاتا ہے اس لیے یہ تو بیچارے حنفی بھی نہ ہوئے کیونکہ یہ صرف امام ابوحنیفہ کی نہیں بلکہ کئی اماموں کی تقلید کرتے ہیں اور تقلید تو ایک کی ہی ہو سکتی ہے کئی کی نہیں ہو سکتی۔

لیکن پیارے اگر عقل ہوتی تو تقلید کا دعویٰ ہی نہ کرتے کیونکہ عقل اور تقلید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو متضاد چیزیں ہیں۔

(2) حنفی تین طلاق کو تین کہتے ہیں جبکہ اہلحدیث تین کو ایک کہتے ہیں۔ اس مسئلہ میں بھی اہلحدیث کا موقف قرآن و حدیث کے مطابق ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تین طلاق کو عہد فاروقی کے ابتدائی 3 سال تک ایک ہی کہتے تھے۔ (مسلم شریف جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 91)

(۳) حنفی اولیاء کا احترام کرتے ہیں جبکہ اہلحدیث ان کی خامیاں نکالتے ہیں۔ پیارے یہ تو سراسر اہلحدیث پر الزام ہے۔ اہلحدیث ہی تو اولیاء اللہ کا احترام کرتے ہیں کیونکہ وہ ہوتے ہی اہلحدیث ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا دوست (ولی اللہ) ہو ہی نہیں سکتا جو اہلحدیث نہ ہو۔ ہم کسی ولی اللہ کی خامیاں نہیں نکالتے البتہ جو ولی دوھرہو۔ اس کی بات الگ ہے۔

(۴) حنفی صحابہ کرام کو معیار حق سمجھتے ہیں اہلحدیث صحابہ کرام کو معیار حق نہیں سمجھتے یہ بھی اہلحدیث پر الزام ہے کیونکہ اہلحدیث صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معیار ایمان سمجھتے ہیں کہ قرآن کہتا ہے فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا ۔ البتہ حنفی بعض صحابہ کرام کو غیر فقیہ اور بعض کو بدعتی کہتے ہیں۔ جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اولیاء کرام میں سب سے افضل ہیں۔ (دیکھئے۔ نورالانوار۔ اصول شاشی۔ حسامی وغیرہ)

بھاگ ان بروہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

(۵) آپ کے مولوی صاحب نے پانچواں اعتراض یہ کیا ہے کہ اہلحدیث جمعہ کی پہلی اذان کو عثمانی بدعت کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ اذان تو آج بھی اہلحدیث کی مساجد میں ہو رہی ہے۔ البتہ احناف سارا جمعہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت کے خلاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھتے ہیں۔

(۶) اہلحدیث نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے بلکہ بدعت کہتے ہیں۔ یہ بھی اہلحدیث پر الزام ہے کیونکہ اہلحدیث تو نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا بہتر وقت سمجھتے ہیں کیونکہ امام اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

(۷) ساتواں اعتراض یہ کیا ہے کہ اہلحدیث فقہ کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ بھی انتہائی لغو اور بیہودہ الزام ہے اہلحدیث پر کیونکہ اہلحدیث تو فقہ کو مانتا ہے اس لیے کہ قرآن وحدیث بھی تو سارا فقہ ہی ہے البتہ ہم فقہ حنفی کے ان مسائل کا انکار کرتے ہیں جو قرآن وحدیث نیز شرم وحیا اور فطرت کے خلاف ہیں جیسا کہ چند مثالیں ابھی بیان ہوئی ہیں۔

(۸) آٹھواں اعتراض یہ کیا ہے کہ موجودہ اہلحدیث عذاب قبر کے قائل نہیں۔ جبکہ یہ بھی اہلحدیث پر الزام ہے اور پھر آپ کے مولوی صاحب بھی موجودہ کہہ کر درحقیقت یہ تسلیم کر رہے ہیں اہلحدیث من حیث الجماعت عذاب وثواب قبر کے قائل ہیں البتہ قوم کو دھوکہ دینے اور الزام تراشی کرنے کے لیے موجودہ کے الفاظ کا سہارا لے رہے ہیں۔ کیونکہ اہلحدیث تو عذاب قبر کے قائل ہیں کہ یہ حق ہے البتہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ قوی امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے محفوظ رکھے گا۔ ان شاء اللہ۔

اور پھر ہم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے نماز کے آخری تشہد میں یہ دعا پڑھتے ہیں اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر ۔۔۔ جبکہ احناف کو یہ پڑھنا نصیب نہیں ہوتی۔ اب بتائیں کہ عذاب قبر کا منکر اہلحدیث ہے۔ یا حنفی مرجئی؟

بس اک نگاہ پر ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(۹) آپ کے مولوی صاحب کا یہ اعتراض کہ اہلحدیث حیاۃ النبی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائل نہیں تو یہ بھی اہلحدیث پر الزام ہے کیونکہ اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ کی برزخی زندگی کے قائل ہیں اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کی برزخی زندگی باقی تمام لوگوں سے اعلیٰ وارفع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وللاخرة خیرلک من الاولی ' البتہ ہم آپ کی برزخی زندگی کو اس دنیاوی زندگی پر قیاس نہیں کرتے بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کتاب وسنت کے عین موافق ہے کہ وفات پانے کے بعد آپ کا تعلق دنیا سے منقطع ہو چکا ہے کیونکہ آپ اس زندگی کے 63 سال گزار کر وفات پا گئے ہیں جس پر قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل بکثرت موجود ہیں۔

(۱۰) دسواں اعتراض یہ کیا ہے کہ اہلحدیث آٹھ تراویح کے قائل ہیں۔ یہ تو کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ اہلحدیث کا آٹھ تراویح پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عین مطابق ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے وتر سمیت گیارہ رکعت ہی ثابت ہیں۔ (بخاری مع فتح الباری ص 33 جلد نمبر 3' موطا امام مالک ص 100) البتہ احناف کا بیس رکعات پڑھنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل کے بھی خلاف ہے۔

(۱۱) اور آپ کے مولوی کا یہ کہنا کہ اہلحدیث روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو حرام کہتے ہیں۔ یہ بھی اہلحدیث پر الزام ہے۔ کیونکہ اہلحدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرتے ہیں اور جو اہلحدیث بھی مدینہ منورہ میں جاتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ اور جو آپ کے مولوی نے الزام لگایا ہے وہ اس کی قطعاً دلیل پیش نہیں کر سکتا۔

(۱۲) اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سماع عندالقبر درود وسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قائل نہیں یہ اہلحدیث کا موقف مبنی برحق ہے کیونکہ قرآن وحدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سماع عندالقبر درود وسلام ثابت نہیں اس لیے اہلحدیث اس کو تسلیم نہیں کرتے۔

(۱۳) آپ کے مولوی کا یہ اعتراض کہ اہلحدیث بھینس کی قربانی کو جائز نہیں سمجھتے اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھیں کہ جو جانور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لیے بیان فرمائے ہیں ان میں بھینس کا ذکر نہیں اس لیے اہلحدیث اس سے احتیاط کرتا ہے۔

(۱۴) اہلحدیث گھوڑے کی قربانی کو حرام نہیں سمجھتے۔

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ کسی جانور کا کھانے کے لیے حلال ہونا اور بات ہے اس کی قربانی کرنا اور بات ہے۔ اور یہ بات آپ کے مولوی کو بھی معلوم ہے مگر وہ صرف سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے اور اہلحدیث کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی مذموم کوشش میں مصروف ہے ورنہ گھوڑے کو ذبح کرنا حدیث سے ثابت ہے اس لیے اہلحدیث اسے جائز اور حلال سمجھتے ہیں۔ (بخاری مع فتح الباری ص 648۔ مسلم ص 2/150)

(۱۵) اہلحدیث نماز میں قرآن شریف کو دیکھ کر پڑھنا صحیح سمجھتے ہیں۔ تو یہ مسئلہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے غلام ذکوان کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں اور وہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھتا تھا۔ (بخاری مع فتح الباری ص 185/2 مصنف ابن ابی شیبہ) اس لیے نماز میں قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا جائز ہے جو فتوی حنفی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگائیں وہ ہم پر بھی لگا دیں۔

(۱۶) جنبی عورت اہلحدیث کے نزدیک قرآن مجید پڑھ سکتی ہے۔

اہلحدیث کا موقف کتاب وسنت پر مبنی ہے۔ آپ کے مولوی کو الزام دینے سے پہلے اس پر کوئی واضح نص اور دلیل پیش کرنی چاہیے تھی جو صحیح اور صریح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی مگر اس سے تو آپ کے مولوی کا دامن خالی ہے۔ درحقیقت اس مسئلہ میں آپ کے حنفی مولوی نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ موقف احناف کا بھی یہی ہے بلکہ اس سے بھی کچھ آگے۔ کہ احناف کے نزدیک تو جنبی عورت قرآن مجید چھو بھی سکتی ہے۔ یعنی قرآن مجید کو جنابت کی حالت میں ہاتھ لگانا حنفی مذہب میں جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 599)

(۱۷) آپ کے مولوی کی طرف سے اہلحدیث پر ایک یہ الزام بھی لگایا گیا ہے کہ ساس کے ساتھ بدفعلی سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

حالانکہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کیونکہ مسئلہ اصل میں فقہ حنفی کا ہے مگر آپ کا مولوی' دریدہ دہنی کرتے ہوئے اسے اہلحدیث کے سر تھونپ رہا ہے۔

فقہ حنفی میں لکھا ہے۔ کسی عورت کی دبر میں دخول کیا تو اس سے حرمت مصاہرہ ثابت نہ ہوگی۔ (فتاوی عالمگیری جلد نمبر 2 صفحہ 142۔ درمختار جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 17) بلکہ اس سے بڑھ کر بے غیرتی کی ایک جھلک فقہ حنفی سے دیکھیں۔ فرماتے ہیں بزرگان حنفیت۔ اگر کسی مرد کا آلہ تناسل منتشر ہوا اور اس نے شہوت میں اپنی جورو کو طلب کیا اور اس درمیان میں اس نے اپنے آلہ تناسل کو اس کی دختر کی ٹانگوں کے درمیان داخل کر دیا تو دختر مذکورہ کی ماں اس پر حرام نہ ہو جائے گی تاوقتیکہ اس حرکت سے اس کی شہوت میں اس انتشار کے ساتھ انتشار میں زیادتی نہ ہوئی ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 141)

اب بتایئے پیارے حرام احناف کے نزدیک نہیں ہوتی یا ہمارے۔۔۔

الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

(۱۸) آپ کے مولوی کا ایک جھوٹ یہ بھی ہے اہلحدیث روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام نہیں کرتا بلکہ اس کو بدعت کہتا ہے اور گرانا واجب سمجھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ بھی آپ کے مولوی کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ حنفی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام نہیں کرتا چہ جائیکہ آپ کے روضہ کا احترام کرے کیونکہ حنفیہ کا عقیدہ ہے کہ جو ذمی جزیہ دینے سے انکار کر دے یا کسی مسلمان کو قتل کر دے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تو اس کا عہد نہیں ٹوٹے گا۔ (یعنی واجب القتل نہیں)

(ہدایہ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 498۔ باب الجزیہ) حنفیت کی تار سے بندھا ہوا ہے نا اس لیے نہیں ٹوٹے گا۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

دیکھا آپ نے وہ بے ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے رہا ہے اور یہ حنفی اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ جبکہ اہلحدیث کے نزدیک شاتم رسول کی سزا قتل ہے اس لیے میں نے عرض کیا کہ حنفی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام نہیں کرتا۔

عجب ماجرا ہے یہ حنفی دیوبندی
چلاتے ہیں چھری دین پہ اور بنتے ہیں خادم دیں

(۱۹) ایک اعتراض یہ ہے کہ اہلحدیث نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ حالانکہ بلند آواز سے نماز جنازہ پڑھنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ پڑھایا تو سورۃ فاتحہ پڑھی جنازے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے اس لیے کیا ہے لتعلموا انها سنة تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری مع فتح الباری جلد نمبر 3' صفحہ نمبر 203)

اب دیکھئے اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ (۱) بلند آواز سے جنازہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔ (۲) نماز جنازہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اس حدیث میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنت کا لفظ استعمال کیا حنفی ان دونوں باتوں پہ نماز جنازہ میں عمل نہیں کرتے اور کہلاتے ۔۔۔ اہلسنت ہیں اور دوسرا اس بات پر غور کیجئے کہ آپ کے مولوی صاحب کہتے ہیں غیر مقلد اہلحدیث جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ اس سے بھی دو باتیں واضح ہوئیں کہ جو بھی جنازہ بلند آواز سے پڑھے وہ بقول آپ کے مولوی کے غیر مقلد اہلحدیث ہے لہٰذا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی غیر مقلد اہلحدیث ہوئے اسی طرح دوسرے جو مسائل میں آپ کو بتا چکا ہوں یا جو ابھی بتاؤں گا جن کے متعلق آپ کا دعویٰ ہے کہ یہ صرف اہلحدیث ہی کرتے ہیں ان کو اپنانے والے تمام صحابہ اہلحدیث ہوئے اور میں نے پہلے جب یہ کہا کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہلحدیث تھے۔ تو آپ بہت چیں بہ چیں ہوئے مگر میں نے آپ کو کہا تھا کہ یہ یاد رکھنا میں آگے چل کر آپ کو بتاؤں گا لہٰذا اپنے مولوی کا دعویٰ اور اہلحدیث کے مسائل کے دلائل پر غور کر کے فیصلہ کریں کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہلحدیث نہ تھے تو کیا تھے؟ اور دوسری یہ بات واضح ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے کو ہی اہلحدیث کہتے ہیں جیسا کہ آپ کے مولوی نے لکھا کہ اہلحدیث جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں اور ابن عباس بلند آواز سے پڑھا کر فرما رہے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

حنفی مرجئی؛ اہلحدیث؛ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ ابن عباس نے جنازہ بلند آواز سے پڑھایا تھا۔ پیارے اس حدیث کے راوی طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان فرماتے ہیں میں نے ایک جنازہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اب اگر ابن عباس نے جنازہ بلند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز سے نہیں پڑھایا تھا تو حضرت طلحہ نے کیسے معلوم کر لیا کہ ابن عباس نے فاتحہ پڑھی ہے ظاہر ہے انہوں نے جنازہ بلند آواز سے پڑھایا اور فاتحہ پڑھی تو انہوں نے سن لیا کہ ابن عباس نے فاتحہ پڑھی ہے۔ اور نسائی میں باقاعدہ جہر کے الفاظ موجود ہیں۔

حنفی مرجئی: یہ تو ایک واقعہ ہو گیا ہو گا اور آپ تو اکثر جنازہ بلند آواز سے پڑھاتے ہیں۔

اہلحدیث: پیارے! ایک دفعہ کا واقعہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی سے آج تک یہ سلسلہ تواتر سے جاری ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه ۔۔۔ (مسلم شریف۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 31) کہ میں نے آپ کی دعا کو یاد کر لیا اور آگے پھر اس دعا کے تمام الفاظ بیان کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے احناف کو محروم کر دیا ہے کہ ان کے جنازوں پر میت کے حق میں یہ دعا کرنا نصیب ہی نہیں ہوتا بلکہ آپ کے مولوی صاحب تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں کہ اہلحدیث بارہ (۱۲) تیرہ (۱۳) دعائیں اکٹھی ہی پڑھتے ہیں۔ ان (۱۲) بارہ (۱۳) تیرہ میں ایک یہ بھی ہے۔ دعا کے الفاظ بیان کرنے کے بعد حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے خواہش ہوئی کہ کاش یہ جنازہ میرا ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا میرے لیے کرتے۔ کہیے میرے بھولے بھالے بھائی اگر حضرت عوف بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سنے نہیں تو یاد کیسے کر لیے اور اپنے لیے اس دعا کی خواہش کیسے پیدا ہوئی۔؟

ظاہر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے یہ دعا پڑھی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی نے سن کر یاد کر لی۔ اور پھر مسلم شریف جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 311 پر ہی دوسری حدیث موجود ہے جس میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ یقول اللھم اغفرلہ وارحمہ ۔۔۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنازہ پر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا آگے پھر دعا کے الفاظ ذکر کرتے ہیں۔

حنفی مرجئی؛ صحیح ہے اب مجھے سمجھ آ گئی کہ بلند آواز سے جنازہ پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

اہلحدیث؛ (۲۰) بیسواں مسئلہ آپ کے مولوی صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک رکوع مل جانے والے کی رکعت نہیں ہوتی۔ تو بالکل صحیح ہے کیونکہ مدرک رکوع کی رکعت کا کوئی ثبوت نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۲۱) ایک جھوٹ آپ کے مولوی صاحب نے یہ بولا ہے کہ سندھ کے اہلحدیث قومے میں ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ جبکہ یہ بھی سراسر سندھ کے اہلحدیثوں پر بہتان ہے بلکہ اہلحدیث بھی قومہ میں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں اگر کوئی باندھتا ہے تو غلط کرتا ہے کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک حجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے نہ کہ کسی اور کا۔

(۲۲) ایک مسئلہ یہ بیان کیا کہ اہلحدیث منسوخ احادیث پر عمل کرنا جہاد عظیم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی سراسر الزام ہے کوئی اہلحدیث کسی بھی منسوخ حدیث پر عمل نہیں کرتا جب اس کی ناسخ حدیث موجود ہے تو منسوخ پر عمل کرنا چہ معنی دارد۔؟ البتہ حنفی کسی بھی حدیث پر عمل نہیں کرتا بلکہ فقہ حنفی کے فضول بیہودہ اور بے دلیل مسائل پر عمل کرتا ہے۔

حنفی مرجی؛ حنفی حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے ہم نے تو ایسا کبھی نہیں سنا۔

اہلحدیث؛ پیارے آپ کو وہ یہ بتاتے ہی نہیں تو آپ سن کیسے لیتے؟ ابھی میں آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتا چکا ہوں کہ حنفی قرآن و حدیث کے مقابلہ میں فقہ حنفی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اگر ان کا کوئی مسئلہ حدیث سے ملتا بھی ہے تو وہ انہوں نے اس لیے نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے بلکہ یہ اس لیے اپنایا کرتے ہیں کہ فقہ حنفی میں اس کا جواز موجود ہے بصورت دیگر وہ حدیث کو ٹھکرا دیں گے جیسا کہ ابھی تقریر ترمذی اور اصول کرخی کے حوالہ سے گزرا ہے۔

(۲۳) آپ کے مولوی صاحب نے اہلحدیث کے مغرب کے اذان اور جماعت کے درمیان دو (۲) نفل پڑھنے پر بھی اعتراض کرتے ہوئے سوقیانہ انداز اختیار کیا ہے۔ حالانکہ اہلحدیث مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان اس لیے دو نفل پڑھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ (بخاری ص 158/1' ابوداؤد ص 182/1) بلکہ لطف کی بات یہ ہے کہ باقی نمازوں کے ساتھ جو سنتیں' نفل ہیں ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف فضیلت بیان فرمائی ہے جبکہ مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کا حکم دیا ہے آپ نے دو مرتبہ فرمایا صلوا قبل المغرب کہ مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔ تیسری دفعہ فرمایا جو چاہے پڑھ لے جو چاہے چھوڑ دے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کثرت سے مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان نفل پڑھتے تھے کہ باہر سے آنے والا اجنبی آدمی سمجھتا تھا شاید جماعت ہو چکی ہے۔ (مسلم ص 1/278) فرمایئے۔ کہ آپ کا مولوی اپنے لکھے ہوئے کی لاج رکھتے ہوئے ان تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہلحدیث تسلیم کرنے کی جرات کرے گا۔؟

(۲۴) ایک جھوٹ آپ کے مولوی نے یہ بولا ہے کہ اہلحدیث نماز میں اکڑ کر کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ یہ بھی دوسرے الزامات کی طرح اہلحدیث پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقط الزام و بہتان ہی ہے کیونکہ اہلحدیث ہی تو نماز میں عاجزی انکساری اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کھڑے ہوئے ہیں اور قوموا للہ قانتین پر پوری طرح عمل کرتے ہیں اور پھر اس کی ادائیگی میں بھی تمام آداب کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ بخلاف حنفیہ کے کہ وہ نماز میں سستی سے کھڑے ہوتے ہیں اور پھر ادائیگی بھی خلاف سنت کرتے ہیں اگر ان میں عاجزی ہوتی تو یہ نماز اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ادا کرتے حتیٰ کہ درمختار میں ننگے سر نماز پڑھنے کو بھی عاجزی میں شمار کیا گیا ہے اور اس ننگے سر نماز پڑھنے والی سنت پر بھی اہلحدیث ہی عمل کرتے ہیں۔ احناف کو تو یہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ (کمانقدم بالتفصیل)

(۲۵) ایک جھوٹ آپ کے مولوی نے یہ بھی بولا ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہیں۔ حالانکہ اہلحدیث پر یہ بھی آپ کے مولوی کا الزام ہے کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک عورت اور مرد کی نماز میں یہ فرق ہے کہ بالغہ عورت ننگے سر نماز نہیں پڑھ سکتی۔ (عون المعبود جلد 1 صفحہ 244، مشکوۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 163) جبکہ مرد ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے (بخاری ص نمبر 51) البتہ نماز کی ادائیگی میں مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کا فرق بیان نہیں کیا کہ مرد کے نماز ادا کرنے کا طریقہ اور ہو اور عورت کے نماز ادا کرنے کا طریقہ۔ دوسرا۔ یہ فرق کرنا احناف کی طرف سے دین محمدیؐ میں اضافہ ہے۔

(۲۶) ایک اعتراض یہ ہے کہ اہلحدیث کے ہاں نابالغ امام بن سکتا ہے۔ تو پیارے واقعی آپ کے مولوی کو یہ اعتراض کرنے کا حق ہے کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک بچہ اگر دوسرے لوگوں سے قرآن مجید کا علم زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہو تو وہ ان کا امام بن سکتا ہے کیونکہ یہ بات حدیث شریف سے ثابت ہے۔

حنفی مرجئی: یہ مسئلہ حدیث سے ثابت ہے؟

اہلحدیث: کیوں نہیں یہ تو بالکل صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

حنفی مرجئی: کیا آپ حدیث سے دکھا سکتے ہیں؟

اہلحدیث: کیوں نہیں میرے بھائی اگر اہلحدیث آپ کو حدیث نہیں دکھائے گا تو کیا کنز۔قدوری پڑھنے والے دکھائیں گے۔؟

حنفی مرجئی: تو پھر لائیے دکھائیے۔

اہلحدیث: یہ دیکھو میرے ہاتھ میں ہے صحیح بخاری شریف یہ کراچی سے احناف نے ہی شائع کی ہے اس کی جلد نمبر 1 ہے اس کا صفحہ نمبر 616 ہے آپ اوپر سے اس کی چار سطریں چھوڑ دیں تو آگے یہی مسئلہ بیان ہو رہا ہے کہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید زیادہ جاننے کی وجہ سے اپنے قبیلے والوں کی امامت کروا رہے ہیں اور وہ خود بیان کرتے ہیں کہ اس وقت میری عمر چھ سات سال تھی۔اب بتائیے چھ سات سال کا بچہ بالغ ہوتا ہے یا نابالغ؟

حنفی مرجئی: اس عمر میں تو بچہ نابالغ ہی ہوتا ہے۔

اہلحدیث: تو پھر اہلحدیث کا یہ مسئلہ کہ نابالغ امام بن سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہو گیا اب آپ کے مولوی کا اعتراض اہلحدیث پر نہیں بلکہ اصل میں حدیث شریف پر ہے۔اور پھر پیارے نابالغ کی امامت تو احناف بھی تسلیم کرتے ہیں۔(دیکھیے کتب فقہ) مگر فرض اور نفل نماز کا فرق کر لیتے ہیں اگر فرض میں نابالغ کی امامت درست نہیں تو نفل میں کیسے جائز ہو گی؟ اس کی قرآن وحدیث سے دلیل ہونی چاہیے۔جبکہ قرآن وحدیث میں یہ فرق کہیں بھی بیان نہیں کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷) ایک الزام آپ کے مولوی نے یہ لگایا ہے کہ اہلحدیث کے ہاں فاتحہ قرآن میں نہیں۔ حالانکہ یہ بھی سراسر الزام ہی ہے۔ اہلحدیث سورۃ فاتحہ کو نہ صرف قرآن مجید میں شامل سمجھتے ہیں بلکہ فاتحہ کو ام القرآن بھی کہتے ہیں۔

(۲۸) ایک اعتراض آپ کے مولوی کی طرف سے یہ کیا گیا ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک تہجد اور تراویح ایک چیز ہے۔

میرے بھائی! اہلحدیث تہجد اور تراویح کو اس لیے ایک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں تہجد اور تراویح الگ الگ ادا نہیں فرمائی جبکہ حنفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تہجد ادا کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر کسی حنفی میں جرات ہے تو وہ ثابت کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں 20 رکعت تراویح کی اور گیارہ رکعت تہجد کی وتر سمیت الگ الگ ادا فرمائی ہو۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

جب کہ آپ نے تین دن تراویح کی نماز پڑھائی تو تیسرے دن آپ نے اتنی لیٹ نماز پڑھائی کہ صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حتیٰ تخوفنا ان یفوتنا الفلاح کہ ہمیں خوف پیدا ہوا کہ ہم سحری نہیں کر سکیں گے۔ (بحوالہ صحیح ابن حبان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 110، جامع ترمذی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 99)

اب آپ بتایئے اگر اتنی لیٹ آپ نے نماز تراویح پڑھائی ہے تو تہجد کس وقت ادا کی؟ اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں 11 رکعت ہی ادا فرماتے تھے۔ (بخاری مع فتح الباری جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 33) تو ان براہین قاطعہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اہلحدیث کا موقف حدیث کے مطابق ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز تہجد اور نماز تراویح الگ الگ نہیں ہیں۔ اور یہ بات آپ کے سرخیل مولوی انور شاہ کاشمیری دیوبندی حنفی نے بھی کی ہے کہ نماز تہجد اور تراویح الگ الگ نہیں ہے۔ (العرف الشذی ص 281) فیض الباری ص 241/1) اور پھر مشہور و معروف حنفی مولانا عبدالحیٔ حنفی نے بھی تعلیق الممجد ص 141 پر یہ بات تسلیم کی ہے۔ کیا یہ لوگ بھی اہلحدیث تھے؟۔

بینوا توجروا۔

حنفی مرجیٔ: ان تمام دلائل سے تو یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اہلحدیث کا موقف حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے جس کی حقانیت کو ہمارے بزرگ بھی تسلیم کر چکے ہیں مگر افسوس کہ آج کے حنفی علماء اہلحدیث دشمنی میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں۔ کہ مولانا انور شاہ کاشمیری اور مولانا عبدالحیٔ حنفی جیسے حنفی علماء کو بھی غیر مقلد باور کروانے پر تلے ہوئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲۹) ایک الزام آپ کے مولوی نے یہ لگایا ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک وتر ایک ہے۔

حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک تو وتر تین رکعت پانچ رکعت کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ (بحوالہ مشکوۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 269) البتہ ہم ایک رکعت وتر پڑھنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے آپ کا ایک وتر پڑھنا ثابت ہے۔

حنفی مرجیٔ: کیا ایک وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

اہلحدیث: کیوں نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل مبارک بھی ایک رکعت وتر پڑھنے کا تھا اور پھر وتر کا تو معنی ہی ایک ہے۔

حنفی مرجیٔ: کیا آپ یہ حدیث دکھا سکتے ہیں؟ یا آپ ویسے ہی دعویٰ کر رہے ہیں۔

اہلحدیث: پیارے۔ اصل میں آپ کو عادت ہے نا موضوع۔ ضعیف روایات سننے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ حنفی مذہب کی ساری عمارت ہی دھوکہ۔فراڈ پر قائم کی گئی ہے۔تبھی تو آپ کا مولوی ابوبلال بھی اپنی طرف سے الفاظ لکھ کر ان کو حدیث باور کروانے کی کوشش میں وضع حدیث جیسا جرم کر بیٹھا ہے۔

حنفی مرجئ؛ کیا ہمارے مولوی نے حدیث اپنے پاس سے گڑھ لی ہے؟

اہلحدیث؛ یہ کونسا اس نے کوئی نیا کام کیا ہے یہ تو حنفیت کا طرہ امتیاز ہے بطور دلیل آپ صرف درمختار اور ہدایہ کا مطالعہ ہی کرلیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حنفی حدیث گھڑنے کا کس قدر ماہر ہے۔حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی ہے۔

من کذب علی متعمد الفلیتبوا مقعدہ من النار کہ جو آدمی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔مگر احناف کی جرأت دیکھ کر کہنا پڑتا ہے۔ فما اصبر ھم علی النار ۔(القرآن)

حنفی مرجئ؛ بھائی آپ مجھے ہمارے مولوی کی وضع کردہ (من گھڑت) حدیث دکھائیں۔

اہلحدیث؛ پیارے اتنی جلدی کس بات کی ہے آپ ایک حدیث کہہ رہے ہیں یہ لیجئے میں آپ کو دو حدیثیں دکھاتا ہوں جو آپ کے مولوی نے اپنے پاس سے گھڑلی ہیں۔ یہ ہے تحفہ اہلحدیث کا صفحہ نمبر 13 اوپر سے 5 سطریں چھوڑ دیں چھٹی سطر سے ایک حدیث شروع ہوتی ہے۔ نبی کریم علیہ السلام تو ننگے سر آدمی کے سلام کا جواب تک نہیں دیتے۔اور اس حدیث کے لیے حوالہ مشکوۃ کا دے دیا ہے۔

واہ رے جرأت

دوسری من گھڑت روایت ساتویں سطر سے شروع ہوتی ہے کہ۔ جب مسح فرماتے ہیں تو ایک ہاتھ سے عمامہ مبارک کو معمولی اوپر اٹھاتے ہیں اور ایک ہاتھ سے مسح فرماتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ دو روایتیں ہیں جو آپ کے مولوی نے اپنے پاس سے بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ لگا دی ہیں جبکہ کتب احادیث میں یہ کسی ضعیف سند سے بھی موجود نہیں تو اب بتایئے کہ آپ کا مولوی جھوٹ بولنے اور وضع حدیث کے جرم کا مرتکب ہوا ہے یا نہیں؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جھوٹ بولنے میں ذرا برابر بھی عار اور شرم محسوس نہیں کرتا اس کے نزدیک کسی اور کی کیا حیثیت ہے؟

حنفی مرجئی: یہ تو واقعی بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اہلحدیث: آمین ثم آمین

حنفی مرجئی: آپ نے کہا تھا کہ میں ایک وتر کی حدیث دکھاؤں گا تو اب دکھائیں نا۔

اہلحدیث: یہ لیجئے صحیح مسلم شریف اس کی جلد نمبر 1 اور صفحہ نمبر 253 ہے اس کی اوپر سے 9 سطریں چھوڑ دیں تو دسویں سطر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک رکعت کے ساتھ بھی وتر پڑھنا جائز ہے

حنفی مرجئی: آپ کے بیان کردہ دلائل سے تو یہی بات ثابت ہوئی کچھ تو ویسے آپ پر الزام تراشی کی گئی ہے اور باقی جو واقعی اہلحدیث کے مسائل ہیں وہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔

اہلحدیث: اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ان مسائل کو اپنانے اور ان پر عمل کرنے والے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اہلحدیث تھے۔

حنفی مرجئی: آپ تو ہر مسئلہ کو قرآن وحدیث سے ہی لیتے ہیں جبکہ زندگی متحرک ہے نت نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ کس سے لیتے ہیں۔؟

اہلحدیث: پیارے۔ اس کا مطلب ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث انسان کی راہنمائی کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کیا یہ قرآن وحدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مسائل صرف اس وقت تک کے لیے ہی تھے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل دین ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ۔ نیز فرمایا کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں کی راہنمائی کے لیے بھیجا ہے۔ وما ارسلنک الا کافۃ للناس ۔ اب اگر اسلام قیامت تک کے لوگوں کی ہر مسئلہ میں زندگی کے ہر موڑ پر راہنمائی نہ کرے تو اس کو مکمل واکمل دین کہلانے کا حق باقی رہتا ہے۔؟ فافھم و تدبر ۔ اور جب اسلام کی تکمیل ہوئی تو اس وقت صرف قرآن وحدیث ہی تھے نہ کوئی فقہ حنفی تھی اور نہ کسی دوسرے شخص کی تقلید ہوتی تھی جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اسلام میں تقلید کا وجود ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تقلید کے بغیر ہی مکمل قرار دیا ہے۔ اس لیے ہمیں اتنا ہی اسلام ماننا چاہیے جتنا مکمل قرار دیا گیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس پر عمل کر کے جنت کے حق دار ٹھہرے۔ تو پیارے یہ جرأت تو غیر مسلم بھی نہ کر سکے جو حنفی کر رہے ہیں کہ اسلام کو مکمل دین مانتے ہی نہیں۔

حنفی مرجئی: کیوں نہیں مانتے؟ ہم تو مانتے ہیں۔

اہلحدیث: اگر مانتے ہوتے تو یہ کہنے کی جرات کرتے؟ کہ زندگی متحرک ہے نت نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ کس سے لینے ہیں اور پھر آپ کے مولوی صاحب اپنی زیر بحث کتاب کے صفحہ نمبر 92-91 پر لکھنے کی جرات نہ کرتے کہ یہ مسئلہ بھی حدیث میں نہیں۔ یہ بھی نہیں اور یہ بھی نہیں۔ حالانکہ ان سب مسائل کا ثبوت اور حل قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ ذرا فقہ حنفی کے لایعنی مسائل کو چھوڑ کر اور کنز۔ قدوری سے جان چھڑا کر قرآن وحدیث کا مطالعہ تو کریں۔

حنفی مرجئی: ہمارے مولوی صاحب نے تو لکھا ہے کہ کئی مسائل ایسے ہیں جو حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں ہیں۔

اہلحدیث: محترم! یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے کہ یہ مسئلے حدیث میں نہیں۔ اگر ہم یہ کہیں کہ فلاں فلاں مسئلہ قرآن وحدیث میں نہیں تو بتایئے غیر مسلم اسلام کے متعلق کیا نظریہ قائم کریگا؟ کہ یہ دین تو ناقص ہے۔ معاذ اللہ جبکہ غیر مسلم تک یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ جو مسائل آج پیش آرہے ہیں قرآن وحدیث نے ان کا حل آج سے کئی سو برس پہلے ہی بیان کردیا ہے۔ مگر یہ ہمارے حنفی حضرات ہیں کہ جو اس بات پہ بضد ہیں کہ نماز کے مسائل بھی مکمل قرآن وحدیث میں نہیں اور وہ بھی وہ مسئلے جو آج پیش نہیں آئے بلکہ اسلام کے آغاز سے ہی نماز کا حصہ ہیں۔ اور کہتے دوسروں کو ہیں کہ فلاں منکر حدیث ہے اور فلاں نے منکرین حدیث کے سوال چرائے ہیں حالانکہ میں یہ بات پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آج احناف اور منکرین حدیث کے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ایک جیسے ہی ہیں اب یہ تو کوئی حنفی ہی بتا سکتا ہے کہ منکرین حدیث نے احناف سے سوال چرائے ہیں یا احناف نے منکرین حدیث سے۔ میں تو احناف کی اس ضد پہ یہی کہہ سکتا ہوں۔

کم سنی ہے تو نرالی ہیں ضدیں بھی ان کی
اس بات پہ مچلے بیٹھے ہیں کہ ہم زخم جگر دیکھیں گے

تو آیئے اب میں وہ مسائل قرآن وحدیث سے بیان کرتا ہوں جن کے متعلق حنفی دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔

(۱) آپ کے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ بھینس کا گوشت کھانا۔ دودھ پینا حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ یہ مسئلہ فقہ کا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں آپ کے مولوی کی جہالت کا پردہ چاک کروں میرا سوال ہے کہ کیا فقہ حنفی والوں پر وحی نازل ہوئی ہے کہ بھینس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا حلال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا انہوں نے بھی اجتہاد کیا ہے۔ اگر بذریعہ وحی بھینس کے گوشت اور دودھ کو حلال کیا ہے تو اعلان کیوں نہیں کرتے تاکہ امت کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی رہے۔ اور اگر اجتہاد کیا ہے تو کس حدیث سے کیا ہے؟ جس حدیث سے فقہ حنفی والوں نے اجتہاد کر کے بھینس کے گوشت اور دودھ کو حلال قرار دیا ہے وہی حدیث اس کی حلت کی دلیل ہے نہ کہ اہل الرائے کا اجتہاد۔ کیونکہ اس کی اصل حدیث میں ہی ہے جیسا کہ آپ کے مولوی نے یہ کہہ کر اقرار بھی کر لیا ہے کہ یہ مسئلہ فقہ کا ہے۔ (ص ۹۰) اب آپ فیصلہ کریں کہ مانتے اہلحدیث نہیں یا حنفی؟

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

جبکہ شریعت نے جو حرام کا اصول بیان کیا ہے کہ وہ ذی ناب (کچلی والا) ہو بھینس اس میں شامل نہیں۔ اس لیے بھینس کا گوشت اور دودھ حلال ہونا حدیث شریف کا ہی مسئلہ ہے۔

(۲) دوسرا مسئلہ آپ کے مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ صبح کی دو سنتیں ہیں اور دو فرض ہیں یہ حدیث میں نہیں فقہ میں ہیں۔ حالانکہ یہ اس کا جھوٹ یا جہالت یا بددیانتی ہے ورنہ فجر کی نماز کی چار رکعت بھی حدیث سے ثابت ہیں کہ دو سنتیں ہیں اور دو فرض۔ دیکھئے۔ بخاری مع فتح الباری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 101۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح نماز سے پہلے اذان اور اقامت کے درمیان دو (۲) خفیف سی رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور فرض بھی 2 رکعت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے دو رکعت نماز صبح کی نماز کے بعد پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوۃ الصبح رکعتین رکعتین صبح کی نماز دو رکعت ہے۔ (تو نے یہ دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعت بعد میں کیوں پڑھیں) تو اس آدمی نے کہا کہ میں نے ان دو رکعت سے پہلے والی دو رکعت (یعنی سنتیں) نہیں پڑھی تھیں جو میں نے اب پڑھی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اب دیکھئے اس حدیث سے تین مسئلے ثابت ہوئے۔

اولاً۔ صبح کی فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوۃ الصبح رکعتین رکعتین کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے۔

ثانیاً: صبح کی نماز کی دو سنتیں ہیں جیسا کہ صحابی نے جواب میں عرض کیا کہ میں نے ان دو سے پہلے والی دو رکعت نہیں پڑھی تھیں۔

ثالثاً: تیسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھ سکے تو وہ جماعت کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھ سکتا ہے۔ اب آپ بتائیں۔ یہ مسئلہ حدیث میں ہے یا نہیں؟ اور کیا آپ کے مولوی نے سیاہ یا سفید جھوٹ نہیں بولا۔ ہے جھوٹ اس کی سیاہی یا سفیدی کا فیصلہ آپ کر لیں۔

(۳) تیسرا اشکال یہ پیش کیا ہے کہ ظہر' عصر' مغرب' عشاء کی کتنی رکعتیں ہیں۔ کتنے فرض ہیں کتنی سنن ہیں یہ تقسیم حدیث میں نہیں ہے۔ لیکن اس کا انکار کر کے آپ کے مولوی نے نہ صرف کہ جھوٹ بولا ہے بلکہ خیانت اور بددیانتی کرتے ہوئے حدیث کا انکار بھی کیا ہے۔ نیز اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگایا ہے کہ آپ مجہول رکعات کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے۔ (معاذ اللہ) کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس نے یہ احادیث نہ پڑھی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دن اور رات میں بارہ (۱۲) رکعات نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تفصیل بیان فرمائی۔

چار (۴) رکعت ظہر سے پہلے اور دو (۲) رکعت ظہر کے بعد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز مغرب کے بعد دو (۲) رکعت۔

نماز عشاء کے بعد (۲) رکعت

نماز فجر سے پہلے دو (۲) رکعت۔ (جامع ترمذی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 56)

یہ کل بارہ (۱۲) رکعات ہوئیں جن کی تعداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور ان کے پڑھنے کے اوقات کو بھی بیان فرمایا۔ اب سنئے کہ ان نمازوں کے فرائض کی تعداد کتنی ہے۔ کیونکہ فجر کے فرائض کی تعداد کی دلیل مسئلہ نمبر 2 میں گزر چکی ہے۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار (۴) رکعتیں پڑھیں (یعنی حضر میں) (نسائی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 82)

(۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر اور عصر کی نماز کے قیام کا اندازہ لگاتے تھے کہ آپ سورۃ سجدہ کی تیس آیات کے برابر پہلی دو (۲) رکعتوں میں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف پڑھتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عصر کی چار رکعتیں ہیں۔

(۳) سعید بن جبیر نے ایک دفعہ مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت پڑھائیں پھر فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس جگہ مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو رکعت پڑھا کر فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ اسی طرح (مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعت) پڑھی تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مغرب کی تین رکعات ہیں کیونکہ نماز مغرب سفر اور حضر میں پوری پڑھی جاتی ہے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضر میں چار رکعت سفر اور خوف میں دو رکعت نماز فرض بیان کی گئی۔ (سنن نسائی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 79)

اس حدیث سے عشاء سمیت ظہر اور عصر کے فرض بھی چار رکعت ثابت ہوئے۔ کیونکہ مغرب اور فجر کی رکعات کی تعداد کے متعلق حدیث میں الگ وضاحت ہوگئی۔ (کما تقدم) تو ان مذکورہ احادیث سے تمام نمازوں کی رکعات کی تفصیل اور ان کی سنن اور فرائض کے لحاظ سے درج ذیل تقسیم ثابت ہوئی۔

(۱) نماز فجر کی کل 4 رکعت 2 سنت اور 2 فرض

(۲) نماز ظہر کی کل 10 رکعت 4 سنت فرض سے پہلے پھر 4 رکعت فرض پھر دو سنت فرض کے بعد۔ (البتہ فرض سے پہلے 2 رکعتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں)

(۳) نماز عصر کی 4 رکعت فرض۔ (اس کے علاوہ فرض سے پہلے نوافل کی اجازت ہے ضروری نہیں)

(۴) نماز مغرب کی کل 5 رکعت۔ 3 فرض اس کے بعد دو رکعت سنت (اگر کوئی پڑھنا چاہے تو فرض نماز سے پہلے بھی دو رکعت پڑھ سکتا ہے۔)

(۵) نماز عشاء کی کل 6 رکعت 4 فرض۔ اس کے بعد دو سنتیں (وتر عشاء کی نماز کا حصہ نہیں صرف امت کی سہولت کے لیے عشاء کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے)۔ اسی طرح فرض سے پہلے بھی کوئی آدمی نفل پڑھنا چاہے تو اجازت ہے لازمی نہیں)

اب بتائیے پیارے۔ کیا حدیث سے پانچوں نمازوں کی رکعات کی تعداد اور ان کی فرض اور سنن کے اعتبار سے تقسیم حدیث میں ہے یا نہیں؟ لیکن اگر تقلیدی تعصب نے اندھا کر دیا ہو تو اہلحدیث کا کیا قصور ہے؟

آنکھیں اگر ہوں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور ہے کیا آفتاب کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیارے پھر آپ کے مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ تقسیم فقہ کی تقلید میں کرتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ حدیث میں یہ تقسیم نہیں فقہ میں ہے۔ اس میں دو باتیں ہیں۔

(۱) یہ تقسیم حدیث شریف میں ہے جس طرح کہ میں نے بعون اللہ تعالیٰ بالتفصیل باحوالہ بیان کر دیا ہے۔

(۲) اگر بالفرض یہ تقسیم حدیث میں نہ ہو تو فقیہان کوفہ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ وہ شرعی امور کی تقسیم کرتے پھریں اور وہ بھی نماز جیسے اسلام کے رکن کی رکعات کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا مولوی شریعت سازی کا حق اپنے کوفی مولویوں کو دے رہا ہے جبکہ یہ اختیار صرف اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ کسی چیز کے شرعی یا غیر شرعی ہونے کا فیصلہ کرے۔ (جس طرح کہ سورۃ تحریم پارہ نمبر 28 میں ہے)

(۴) ایک اور جھوٹ آپ کے مولوی نے یہ بولا ہے کہ اہلحدیث وتروں میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں یہ امام شافعی کی تقلید کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ حدیث میں نہیں ہے۔

حالانکہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ اہلحدیث جو وتروں میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں وہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید میں نہیں بلکہ حدیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایسا کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازلہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہے۔ (مسند احمد جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 137) تو اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہوئے اہلحدیث وتروں کی قنوت میں بھی ہاتھ اٹھاتے ہیں اور پھر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی وتروں میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔

(قیام اللیل للمروزی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی امام شافعی کی تقلید کرتے تھے۔ ویسے آپ سے کوئی بعید بھی نہیں کیونکہ آپ کے مولوی زکریا صاحب تبلیغی نصاب میں ایسی لم تراش چکے ہیں۔

(۵) آپ کے مولوی کا یہ بیان کرنا کہ اہلحدیث طلاق کے مسئلہ میں ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ سمیت تمام اہلحدیث طلاق کے مسئلہ میں قرآن و حدیث کی اتباع کرتے ہیں جیسا کہ اشارۃ پہلے گزر چکا ہے۔

(۶) اس مسئلہ میں بھی آپ کے مولوی صاحب نے یہ کہہ کر کہ نماز میں ثناء تعوذ آہستہ پڑھنا چاہیے فقہ کا مسئلہ ہے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ مسئلہ فقہ میں تو ہے حدیث میں نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ فقہ (حنفی) ان مسائل کا مجموعہ ہے جن کا نام ونشان بھی حدیث میں نہیں ملتا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آیا

جبکہ دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے کیا نچوڑ اصل سے ہوتا ہے یا اصل سے زائد۔؟ جبکہ حنفیہ کی دونوں باتیں ہی جھوٹ ہیں۔ اب آیئے میں آپ کو بتاؤں کہ ثناء اور تعوذ آہستہ پڑھنے کا ثبوت حدیث شریف میں ہے مگر آپ کے مولوی کو یا نظر نہیں آیا یا اس نے حدیث پڑھی نہیں اور یا پھر جان بوجھ کر جھوٹ بولا ہے۔ حدیث میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز (یعنی قرأت) الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ (بخاری مع فتح الباری جلد نمبر 2 ص 227) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ثناء۔ تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھتے تھے۔ البتہ دوسری احادیث سے آپ کا تسمیہ جہراً پڑھنا بھی ثابت ہے۔ لیکن ثناء اور تعوذ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہمیشہ ہی آہستہ پڑھتے تھے اور اس جگہ صرف یہی بیان کرنا مقصود ہے۔ اس جگہ میں ایک اور وضاحت کر دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور سورۃ فاتحہ کے درمیان ثناء کے علاوہ یا اس جگہ دوسری دعائیں بھی پڑھتے تھے مثلاً

اللھم باعد بینی و بین خطایای .....اور انی وجھت وجھی للہ.....تو بتایئے محترم! ثناء دعا اور تعوذ آہستہ پڑھنا حدیث سے ثابت ہوا یا نہیں مگر شرم و حیا بھی مارے شرم کے منہ چھپا رہی ہوگی۔ جب آپ کا مولوی کہہ یا لکھ رہا تھا کہ یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث کا نہیں۔ کہ یہ مولوی اتنا سیاہ یا سفید جھوٹ بولتا ہے اور اسے ذرا برابر خوف خدا اور شرم و حیا نہیں۔ مگر:.....شرم جس کا نام تھا گئی وہ ابو بلال کے گھر سے۔

(۷) ایک اور جھوٹ اپنے مولوی کا ملاحظہ فرمائیں کہ امام تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کہے مقتدی آہستہ کہیں یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث میں نہیں۔ جبکہ یہ بھی دیگر مسائل کی طرح صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ امام بلند آواز سے تکبیر کہے۔ لیکن اپنے مولوی کے الفاظ پڑھیں لکھتا ہے یہ مسئلہ فقہ کا ہے۔ حدیث کا نہیں۔

برادر۔ کوئی بات سمجھ آئی؟ کہ آپ کا مولوی یہ اقرار کر رہا ہے کہ فقہ کے مسائل اور ہیں اور حدیث کے اور۔ مگر ساتھ ہی بڑی ڈھٹائی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ فقہ حنفی قرآن و حدیث کی تشریح ہے سچ ہے۔

دروغ گو را حافظہ نباشد۔

اب آیئے حدیث پڑھیے اور اپنے مولوی کی دروغ گوئی۔ دجل و فریب اور کذب پر اس کی قسمت کا ماتم کیجئے کہ یہ بیچارہ حق قبول کرنے سے ہی انکاری ہو گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیروی کی جائے فاذا کبر فکبر وا اور جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو.....(بخاری مع فتح الباری جلد 2 صفحہ 584' مسلم جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 169) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بلند آواز سے تکبیر کہے گا کیونکہ اس کی اقتدا تو تب ہی ہوگی جب مقتدی اس کی آواز کو سنیں گے۔

البتہ مقتدی آہستہ کہیں گے کیونکہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دنوں میں جماعت کرا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام بن گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی امامت میں نماز ادا کرتے ہوئے تکبیریں بلند آواز سے کہتے تھے جس سے صحابہ کرام بھی نماز ادا کرتے تھے۔ اگر مقتدی بھی تکبیریں بلند آواز سے کہیں تو پھر مکبر کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ اور پھر اگر امام اور مقتدی دونوں بلند آواز سے تکبیر تحریمہ یا دوسری تکبیریں کہیں تو امام کی خصوصیت باقی نہ رہے گی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ سے لیکر آج تک امت کا عمل اسی پر ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے یہی طریقہ چلا آ رہا ہے۔

حنفی مرجئی: یہ جو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت پیش کی ہے اس میں تو مقتدی کا بلند آواز سے تکبیریں کہنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو بحیثیت مقتدی یہ تکبیریں کہتے تھے۔

اہلحدیث: پیارے یہ آپ کو غلط فہمی ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ بطور مقتدی ہی یہ تکبیریں کہتے تھے۔ مگر وہ تو مکبر (تکبیر کہنے والے) کی حیثیت سے کہتے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی آواز تمام صحابہ (نمازیوں) تک نہیں پہنچتی تھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تھے اس لیے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن کر صحابہ کو سنا دیتے تھے اگر تمام مقتدی بلند آواز سے تکبیریں کہتے ہوتے تو پھر آواز ہر کسی تک پہنچ جاتی مگر یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی تکبیر تحریمہ آہستہ کہیں گے۔

(۸) آپ کے مولوی صاحب نے یہ بھی جھوٹ بولا ہے کہ امام سلام با آواز بلند کہتا ہے مقتدی آہستہ آواز سے یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث کا نہیں۔ حالانکہ یہ مسئلہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ امام سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ کہیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حزف السلام سنة کہ سلام مختصر کہنا سنت ہے۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام بلند آواز سے کہتے تھے تبھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مختصر ہوتا تھا۔ اس لیے امام کا بلند آواز سے سلام کہنا حدیث سے ثابت ہوا۔ اور مقتدی آہستہ کہیں اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ حدیث بیان کرنا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مکمل ہونا اللہ اکبر سے پہچانتا تھا (بخاری مترجم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 361) یعنی جب آپ سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے تو مجھے معلوم ہو جاتا کہ آپ نے نماز مکمل کر لی ہے۔ اب غور کیجئے اگر مقتدی بھی بلند آواز سے سلام کہیں تو پھر آواز ہی اتنی پیدا ہو جاتی ہے کہ کسی دور و نزدیک والے نمازی سے بھی سلام پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

تو یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی مقتدی آہستہ ہی سلام کہتے تھے۔ مگر کیا کیا جائے تقلیدی تعصب کا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے مقلدین کو اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ وہ حدیث کے ہوتے ہوئے بھی کہتے ہیں یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث کا نہیں۔

(۹) آپ کے مولوی کا یہ کہنا کہ رکوع سجدہ کی تسبیحات آہستہ پڑھنی چاہیے یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث کا نہیں۔ غلط ہے کیونکہ یہ مسئلہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ رکوع۔ سجدے کی تسبیحات آہستہ پڑھنی چاہئیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس نوجوان (عمر بن عبدالعزیز) سے زیادہ کسی آدمی کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ نہیں دیکھا۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں ہم نے ان کی رکوع اور سجود کی تسبیحات کا اندازہ لگایا کہ وہ دس تسبیحات تک پڑھتے ہیں (سنن نسائی ۔ص 170) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں تسبیحات آہستہ پڑھتے تھے۔ کیونکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر بن عبدالعزیز کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے سب سے زیادہ مشابہ قرار دے رہے ہیں اور عمر بن عبدالعزیز تسبیحات آہستہ پڑھتے تھے۔ تبھی تو اندازہ لگایا جاتا ہے ورنہ بلند آواز سے پڑھتے تو اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں بلکہ شمار کی جا سکتی تھیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نماز میں اسی جگہ جہر کیا ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہر کیا ہے۔ فما اسمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعنا کم وما اخفی عنا اخفینا عنکم (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 106 ابوداؤد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 123)

تو یہ مسئلہ بھی بحمد اللہ تعالیٰ حدیث سے ثابت ہوا اور حنفی مولوی کی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جہالت واضح ہوگئی جو یہ کہتا ہے کہ یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث کا نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شرمی کا علاج نہیں ہوسکتا

(۱۰) آپ کے حنفی مولوی کا یہ کہنا کہ سنتیں اکیلی پڑھی جاتی ہیں جماعت صرف فرضوں کی ہوتی ہے یہ مسئلہ فقہ کا ہے۔ حدیث کا نہیں ہے۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ مسئلہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے کہ فرض نماز والی سنن کی جماعت حدیث سے ثابت نہیں اور ان سنن کا الگ الگ پڑھنا حدیث سے ثابت ہے کیونکہ صحیح مسلم شریف میں حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ کنا بالمدینة فاذا اذن المؤذن لصلوة ابتدروا السواری فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوة قد صلیت من کثرة من یصلیهما (مسلم شریف جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 278) ہم مدینہ منورہ میں ہوتے تھے تو جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو لوگ جلدی جلدی ستونوں کے سامنے دو رکعتیں پڑھتے حتیٰ کہ اگر کوئی اجنبی آدمی مسجد میں داخل ہوتا تو وہ گمان کرتا کہ شاید جماعت ہو چکی ہے کیونکہ لوگ کثرت سے یہ دو رکعت پڑھتے تھے۔

اب اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ فرض نماز کی سنن اکیلے اکیلے پڑھی جاتی تھیں نہ کہ جماعت کے ساتھ تبھی تو اجنبی آدمی یہ سمجھتا ہے کہ شاید مغرب کی جماعت ہو چکی ہے اور لوگ مغرب کے فرائض کے بعد والی دو سنتیں ادا کر رہے ہیں اور دوسرا مسئلہ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان دو رکعت پڑھنا جائز ہے تفصیل گذشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ اس لیے پیارے آپ کے مولوی نے صرف یہ جھوٹ اس لیے لکھا ہے تاکہ قرآن و حدیث کو معاذ اللہ ناقص اور فقہ حنفی کو کامل ثابت کیا جا سکے جبکہ قرآن و حدیث کی اکملیت اور عظمت پر قرآن و حدیث کے دلائل موجود ہیں اور فقہ حنفی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل تو اکثر قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اور اکثر بے سند اور بے دلیل۔

اب یہ تو آپ کو حدیث شریف سے ثابت کر دیا ہے کہ فرض نماز کی سنن اکیلے اکیلے پڑھنا چاہیے نہ کہ باجماعت۔ اب آپ کی مرضی ہے آپ حدیث قبول کرتے ہوئے اس پر عمل کر لیں یا پھر اپنے مولوی کے جھوٹ پر یقین کرتے ہوئے حدیث کو ناقص کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگا دیں کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نامکمل دین چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

(11) ایک اعتراض اور آپ کے حنفی مولوی نے کیا ہے کہ صبح، مغرب، عشاء میں مقتدی کا آمین بآواز بلند کہنا اور ظہر اور عصر کی نماز میں نہ کہنا یہ حدیث کا مسئلہ نہیں ہے حالانکہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا قال الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین۔ جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 108) اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کرے تو مقتدی کو آمین کہنا چاہیے۔ فجر، مغرب اور عشاء میں امام بلند آواز سے قرآت کرتا ہے اس لیے آمین بھی بلند آواز سے کہی جاتی ہے (مفہوما از سنن نسائی نیز دیکھیے فتح الباری جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 246-247-253) اور ظہر، عصر میں قرآت بلند آواز سے نہیں ہوتی حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر، عصر میں قرات کرتے تھے تو انہوں نے کہا ہاں۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کی داڑھی کے حرکت کرنے کی وجہ سے۔ (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 105۔ ابوداؤد جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 123)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر' عصر میں قرات سری ہے۔ البتہ اگر امام کبھی کبھار کوئی آیت بلند آواز سے پڑھ کر مقتدیوں کو سنا دے تو جائز ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف جلد نمبر 1 صفحہ 185 پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر' عصر میں کبھی کبھار کوئی آیت ہمیں سنا دیتے تھے۔ لہٰذا ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جن نمازوں میں قرات جہری ہے ان میں آمین بلند آواز سے کہی جائیگی اور جن میں قرآت مخفی ہے ان میں آمین مخفی کہی جائیگی۔

(۱۲) ایک اعتراض آپ کے مولوی صاحب نے حدیث مبارک پر یہ کیا ہے کہ ایک آدمی کی تعوذ یا ثناء رہ جاتی ہے۔ اس کی نماز ہوگی یا نہیں ہوگی یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث کا نہیں ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ بھی حدیث سے ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ۔ (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 104) کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وان لم تزد علی ام القران اجزأت وان زدت فھو خیر (بخاری جلد 1 صفحہ نمبر 106) کہ اگر تو سورۃ فاتحہ سے زیادہ نہیں پڑھے گا تو کافی ہے اور اگر زیادہ کرلے گا تو بہتر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر تعوذ یا ثناء کسی آدمی کی رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ تو یہ مسئلہ بھی حدیث سے ثابت ہوگیا۔ اب بھی اگر کوئی یہ کہے کہ یہ مسئلہ فقہ کا ہے حدیث کا نہیں تو پھر میرا مفت مشورہ ہے کہ اس کو دماغ کا علاج کروانا چاہیے۔

(۱۳) حنفی مرجئ:۔ یہ مسئلہ کہ جس آدمی کی تعوذ یا ثناء رہ جائے تو ان کی نماز نہیں ہوتی یہ تو واقعی حدیث سے ثابت ہوگیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے علماء مدارس میں کیا پڑھتے رہتے ہیں کہ جس قرآن وحدیث کی تعلیم کا نام لے کر لوگوں سے چندہ بٹورتے ہیں اس کی تعلیم تو بالکل ان میں ہے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔اب آپ مجھے یہ بھی بتائیں ہمارے مولوی صاحب نے کہا ہے کہ دوسجدوں کے درمیان ہاتھ کہاں رکھنے چاہئیں۔ یہ مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں فقہ سے ثابت ہے۔

اہلحدیث: پیارے! صرف یہی نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی تمام وہ مسائل کہ جن کے متعلق آپ کے مولوی نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ احادیث سے ثابت نہیں ہیں وہ سب کے سب بحمد اللہ تعالیٰ میں نے احادیث مبارکہ سے باحوالہ ثابت کر دیے ہیں۔ رہا آپ کے علماء کا مدارس میں تعلیم حاصل کرنا تو محترم آپ کے مدارس میں زیادہ زور قدوری' کنز۔ ہدایہ وغیرہ کتب فقہ پر لگایا جاتا ہے یا پھر منطق وغیرہ پڑھا کر قرآن وحدیث کے رد کرنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث کی تعلیم برائے نام ہی ہے۔جس کی واضح دلیل' آپ کے مولوی کا مذکورہ بالا مسائل کے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ یہ حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔

اب دیکھیے دوسجدوں کے درمیان ہاتھ رکھنے کا طریقہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں ہاتھ رکھنے کا طریقہ بتایا ہے۔ چونکہ دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی تشہد کے مطابق ہے لہٰذا اسی طریقے سے رانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھیں گے۔اس کی تفصیل احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔

مگر تعصب کے مارے ہوئے لوگوں کا کیا علاج ہے۔؟

(۱۴) قومہ میں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ مسئلہ حدیث کا نہیں۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو آپ کے مولوی نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 92 پر لکھے ہیں۔کیا کوئی حنفی کہ جس کے سینے میں ایمان کی رمق باقی ہو یا وہ کلمہ پڑھنے کی لاج رکھتے ہوئے اپنے مولوی سے یہ پوچھنے کی جرات کرے گا کہ بھلے مانس اگر یہ حدیث میں نہیں تو آپ کیوں ایسا کرتے ہیں۔اس کا مطلب تو یہی ہوا نا کہ حنفی ہر وہ کام کرتا ہے جس کا وجود حدیث شریف میں نہیں جبکہ بحمد اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اہلحدیث حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مشعل راہ بناتے ہیں۔تو آیئے میں آپ کو قومہ میں ہاتھ چھوڑنا بھی حدیث سے ثابت کر دوں تاکہ آپ کے مولوی کی جہالت پر تصدیق کی ایک اور مہر لگ جائے۔حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سیدھے کھڑے ہوئے حتی رجع کل عظم فی موضعہ (مسند احمد جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 424) یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آئی۔اب قومہ میں چونکہ ہاتھ باندھنے کا کوئی ثبوت نہیں اس لیے آدمی جب کھڑا ہو تو فطرتی طور پر وہ ہاتھ کھلے چھوڑے گا جو کہ ہڈیوں کا اصل محل ہے۔لہٰذا اس حدیث سے قومہ میں ہاتھ کھلے چھوڑ دینے کا کھلا ثبوت موجود ہے۔

(۱۵) آپ کے حنفی مولوی نے ایک جھوٹ اور بولا کہ غیر مقلدین کی نماز کی شرائط حدیث سے نہیں ملتیں۔شرائط میں احناف کی تقلید کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل نماز مع اپنی تمام شروط کے مثلاً' طہارت' وقت' قبلہ رخ ہونا' ستر' نیت' تحریمہ وغیرہ (یہ وہ شروط ہیں جن کو حنفی بھی شروط مانتے ہیں اگرچہ ادائیگی میں حسب عادت ڈنڈی مار جاتے ہیں) احادیث کی کتب میں بالتفصیل موجود ہیں مگر جن کا دماغ تقلیدی جمود نے چاٹ لیا ہو ان کو سمجھ نہ آئے یا نظر نہ آئے یا پھر جان بوجھ کر انکار حدیث یا حدیث سے بغاوت کریں تو ہم علاوہ ان کی ہدایت کی دعا کے اور کیا کر سکتے ہیں؟ البتہ میں اس حنفی مصنف سے جو ابوبلال کے پردے میں چھپنے کی کوشش میں ہے سے مطالبہ کرونگا کہ نماز کی شرائط کی فہرست بمعہ اپنے دستخط اور مہر کے مجھے ارسال کرے میں ان شاء اللہ العزیز احادیث مبارکہ سے ثابت کر دونگا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ نبیذ سے وضو کرنا' کتے کی کھال کی جائے نماز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے یا جسم کے ساتھ ساڑھے چار ماشے کے قریب گندگی کا لگا ہونا۔ عورت کو ننگا کر کے سامنے بٹھانا یا اس قسم کی اور کئی خرافات جو کہ کتب احناف میں موجود ہیں کو شرط مانتا ہوں۔ اس لیے پہلے اس کی طرف سے شروط کی فہرست کا آنا ضروری ہے۔ اور اس کا یہ کہنا کہ شرائط میں احناف کی تقلید کرتے ہیں نہ صرف کہ سفید جھوٹ ہے بلکہ چٹا سفید اور غلیظ ترین جھوٹ ہے کہ ایک سطر میں اہلحدیث کو غیر مقلد کہہ رہا ہے اور دوسری سطر میں تقلید کا طعنہ دے رہا ہے۔ سچ ہے۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔

(۱۶) حنفی مولوی ایک اور جھوٹ بولتا ہے کہ غیر مقلدین کی نماز کی نیت حدیث میں نہیں۔ حالانکہ اس بیچارے کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ نیت کا تعلق دل سے ہوتا ہے زبان سے کہے گئے الفاظ تو اقرار کہلائیں گے۔ اس لیے اہلحدیث دل سے نیت کر کے نماز ادا کرتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انما الاعمال بالنیات (بخاری) کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریقہ تھا۔ البتہ حنفی جو الفاظ نیت کے نام پر ادا کرتے ہیں وہ کسی بھی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ فقہ حنفی کی کتابوں میں بھی نہیں۔ کسی مولوی نے اب لکھنے شروع کر دیے ہوں تو الگ بات ہے آپ بھلا انصاف سے بتائیں کہ قرآن وحدیث، مکمل نماز، بلکہ مکمل اسلام عربی زبان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بھی عربی اور احناف کی نماز کی نیت بلکہ اقرار کے الفاظ پنجابی..... یہ ہے ان کے مذہب کی کل کائنات کہ جس طرح کا چاہا ڈھال لیا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شر الامور محدثاتها کہ برے کام دین میں نئی ایجاد ہے۔ تو اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ حنفی کی نماز کی نیت بدعت اور غیر مسنون ہے۔

(۱۷) ایک الزام آپ کے حنفی مولوی نے اہلحدیث پر یہ لگایا ہے کہ اسماء الرجال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں غیر مقلدین امام ابن حجر کی تقلید کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اہلحدیث پر الزام ہے کیونکہ اہلحدیث کسی بھی معاملہ میں کسی بھی معین شخص کی تقلید نہیں کرتا بلکہ تقلید کو شرک اور بدعت سمجھتا ہے۔ بلکہ اہلحدیث تو دہائی دیتا ہے۔

واھرب عن التقلید فھو ضلالۃ ان المقلد فی سبیل الھالک

آپ اپنے مولوی کی دروغ گوئی ملاحظہ فرمائیں کہ خود ہی اہلحدیث کو غیر مقلد کہتا ہے اور ساتھ ہی امام ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید کرنے کا الزام لگا دیتا ہے۔

(۱۸) ایک جھوٹ اور آپ کے مولوی نے بولا ہے کہ روزہ فرض ہے۔ قربانی فرض ہے۔ یہ حدیث میں لفظ نہیں ہیں احناف کی تقلید کرتے ہیں۔

حالانکہ حدیث شریف میں روزے کی فرضیت کو لفظ فرض کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ دیکھئے سنن نسائی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 297۔

لیکن شاید کہ آپ کا یہ حنفی مولوی روزے کی فرضیت سے ہی انکار کرنا چاہتا ہے فقہ حنفی میں پہلے ہی روزے دار کو بہت سی سہولتیں دی گئی ہیں پتہ نہیں کون سی کمی رہ گئی ہے جس کو یہ سرے سے انکار کر کے پورا کرنا چاہتے ہیں میں حیران ہوں لکھتے ہوئے مولوی کا دماغ کہاں تھا۔ کھوپڑی میں مغز ہے بھی یا نہیں۔؟ البتہ قربانی کے فرض ہونے میں اختلاف ہے حتیٰ کہ خود حنفی اپنی تقسیم کے مطابق قربانی کو واجب مانتے ہیں۔ فرض نہیں مانتے (اور جھوٹ کس طرح ڈھٹائی سے بول رہا ہے یہ ابو بلال حنفی کہ احناف کی تقلید کرتے ہیں جبکہ احناف خود قربانی کو فرض نہیں مانتے۔ تو فرض ماننے والے مقلد کیسے بن گئے۔؟ فافھم وتدبر)

جبکہ اہلحدیث وسعت والے پر قربانی فرض سمجھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی طاقت رکھے مگر قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے (ابن ماجہ ص 14) اس لیے اگرچہ فرض کا لفظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال نہیں ہوا مگر اہمیت اتنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے اپنی مسجد میں داخلے پر پابندی لگا دی جو طاقت کے باوجود قربانی نہیں کرتا۔

(۱۹) آپ کے حنفی مولوی نے ایک جھوٹ یہ بولا ہے کہ غیر مقلدین جنازے میں جو ترتیب رکھتے ہیں یہ ترتیب حدیث پاک میں نہیں ہے۔۔۔الخ حالانکہ نماز جنازہ کا طریقہ بھی حدیث میں ہے۔ یہ تو میں بعد میں بتاؤں گا کہ یہ حدیث کہاں آتی ہے؟ مگر مجھے پہلے اتنا تو بتاؤ کہ جتنے مسئلے آپ کے مولوی نے شمار کیے ہیں کہ یہ حدیث میں نہیں ہیں ان میں سے صرف چار مسائل کے علاوہ باقی سولہ (۱۶) مسئلے نماز کے متعلق ہیں اگر یہ حدیث میں نہیں تو حدیث میں نماز کا مسئلہ کون سا ہے اور کیا ایسا اسلام مسلمانوں کو نماز کا پابند بنا سکتا ہے جو نہ نمازوں کی رکعات کی تعداد بتائے نہ ان کی تقسیم کرے۔ نہ نیت بتائے۔ نہ رکوع سجود کی تسبیحات کا طریقہ بتائے۔ نہ قومہ و جلسہ ادا کرنے کے طریقہ کو بیان کرے۔ حتیٰ کہ جنازہ اور اس کا طریقہ نہ بتائے۔

لیکن میرے سیدھے سادھے حنفی بھائی یہ تمام مسائل میں الحمد للہ احادیث کے حوالہ سے بیان کر چکا ہوں اور آپ کے مولوی کے ایک ایک جھوٹ کو میں نے بحمد اللہ تعالیٰ طشت از بام کر دیا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ جھوٹ بولنا خصوصا حدیث کا رد کرنے کے لیے ان کے خمیر میں شامل ہے۔ لیکن آیئے اب میں آپ کو جنازے کے طریقہ کی حدیث دکھاؤں تا کہ پتہ چل سکے کہ کن کا جنازہ حدیث میں ہے اور کن کا نہیں (اگر چہ گذشتہ گفتگو میں یہ بات گزر چکی ہے) تا کہ معلوم ہو جائے کہ بغیر جنازے کے دفن حنفی مرجئی کو کیا جانا چاہیے یا اہلحدیث کو۔؟ یہ ہے فتح الباری اس میں امام عبدالرزاق اور امام نسائی کے حوالہ سے امام ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ (اب تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا حنفی مولوی بھی ابن حجر کو امام مان گیا ہے۔ دیکھئے زیر بحث کتاب کا صفحہ نمبر 92۔ الفضل ماشهدت به الاعداء)

حدیث نقل فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں تکبیر کہنا پھر فاتحہ پڑھنا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا پھر میت کے لیے پر خلوص دعا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (فتح الباری جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 204-203)

البتہ جنازہ کی دعاؤں اور تکبیرات کی تعداد دوسری احادیث میں واضح' عام اور کثرت سے ہیں۔ آپ کے مولوی کا اعتراض ترتیب پر تھا۔ جس کے لیے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

(۲۰) آپ کے مولوی صاحب نے اہلحدیث پر ایک الزام یہ بھی لگایا ہے کہ غیر مقلدین کا فرضوں کے بعد دعا نہ مانگنا دور جدید کی ایجاد ہے۔ حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ حالانکہ اہلحدیث فرض نماز کے بعد مسنون وظائف اور دعائیں کرتے ہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز کے بعد دعا کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ اور پھر گذشتہ گفتگو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 116 کے حوالہ سے گزر چکی ہے۔ اس لیے یہ بھی آپ کے مولوی کا اہلحدیث پر افتراء ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق فرمائیں کہ آخرت کا معاملہ اس دنیا کے مقابلہ میں بڑا کٹھن ہے۔ ہر شخص کو اس کی فکر کرنا چاہیے۔

حنفی مرجئی: یہ تو آپ کے تمام مسائل حدیث شریف سے ثابت ہو گئے اور ہمارے مولوی کا جھوٹ آشکار ہو گیا ہے۔ لیکن مجھے یہ بتائیے کہ آپ آئمہ کرام کی خامیاں کیوں نکالتے ہیں اور ان پر تبرا کیوں کرتے ہیں جبکہ وہ قابل احترام شخصیتیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث: پیارے! یہ آپ کو کس بیوقوف نے بتایا ہے کہ اہلحدیث آئمہ کرام کی خامیاں نکالتے ہیں اور ان پر تبرا کرتے ہیں۔ کوئی اہلحدیث کسی بھی امام پر نہ تبرا کر سکتا ہے نہ ان کی تنقیص کرتا ہے بلکہ آئمہ کرام کی تعلیم کو حقیقت میں اپنایا ہی اہلحدیث نے ہے کہ تمام آئمہ کرام نے مختلف الفاظ میں اور خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے اذا صح الحدیث فھو مذھبی (کہ صحیح حدیث میرا مذہب ہے) کہہ کر اس بات کا اظہار اور اعلان کیا ہے کہ قرآن وحدیث کے مقابلہ میں کسی امتی کی تقلید نہیں کی جائے گی۔ بلکہ امام ابوحنیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ میری بات قرآن وحدیث حتیٰ کہ صحابہ کرام کے اقوال کے مقابلہ میں چھوڑ دو اور قرآن وحدیث اور صحابہ کرام کی بات پر عمل کر لو (عقد الجید) لیکن احناف نے قرآن و حدیث تو چھوڑ دیا مگر فقہ حنفی کے مختلف فیہ مسائل سے برات کا اظہار نہ کیا۔ اب بتائیں امام صاحب کی عزت واحترام کو اہلحدیث نے ملحوظ رکھا یا احناف نے۔ اس لیے یہ فقط آپ کے مولوی کی دریدہ دہنی اور قلم کی آوارگی ہے کہ وہ دنیا کا ہر جھوٹ بول کر صرف اہلحدیث کو بدنام کرنا چاہتا ہے بلکہ میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ آئمہ پر تبرا کرنے کی عادت اور مذہب احناف کا اپنا ہی ہے۔ مثلاً امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف احناف نے اتنا زہر اگلا ہے کہ اگر آپ کے مولوی کو پتہ چل جاتا تو شاید وہ اہلحدیث پر الزام لگانے کی حماقت نہ کرتا۔ حالانکہ امام شافعی آئمہ اربعہ میں سے ہیں جن کے متعلق حنفی قوم کو دھوکہ دینے کے لیے یہ کہہ دیتے ہیں کہ چاروں امام برحق ہیں جبکہ ان کا عمل اس کے خلاف ہے۔ اگر یہ چاروں برحق ہیں تو چاروں کی اتباع ہونی چاہیے تھی کیا کسی حنفی نے کبھی عام مختلف فیہ مسائل میں امام شافعی۔ امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم کے مسلک کے مطابق بھی کبھی عمل کیا ہے۔؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً جواب منفی ہی ملے گا۔ تو اس کا مطلب واضح ہے کہ حنفی عملاً چاروں کو حق پر نہیں مانتے بلکہ ان کی تنقیص کرتے ہیں جیسا کہ امام شافعی کو اصول فقہ حنفی کی مشہور کتاب نور الانوار میں جاہل کہا گیا ہے۔ (دیکھئے صفحہ نمبر 300)

بلکہ امام شافعی کو شیطان سے بڑا فتنہ قرار دینا بھی احناف ہی کا کارنامہ ہے۔ حتیٰ کہ حنفی امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو ماننے والوں کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے جیسا کہ دمشق کے ایک حنفی قاضی محمد بن موسیٰ البلاء ساغونی کہتے ہیں لو کان لی امر لا خلت الجزیة من الشافعیة (میزان الاعتدال جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 142) کہ اگر میری حکومت ہوتی تو میں شافعیوں سے جذبہ وصول کرتا۔ حالانکہ جذیہ تو ذمی کافروں سے لیا جاتا ہے۔ اگر حنفی شافعیوں کو مسلمان سمجھے تو قاضی ساغونی کو یہ کہنے کی جرات نہ ہوتی۔ اب آپ بتائیں آئمہ پر تبرا اہلحدیث کرتے ہیں یا حنفی مرجئی؟ اب اگر میں آپ کے مولوی کا ہی شعر آپ کو سنا دوں تو کیسا رہے گا۔؟

خدا جب عقل لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے
آئمہ پر تبرہ سے ضلالت آ ہی جاتی ہے

حنفی مرجئی؛ اگر آپ آئمہ اربعہ کا احترام کرتے تو ان کی تقلید بھی کرتے۔

اہلحدیث؛ محترم! یہ بات نہیں ہے کہ اگر ہم ان آئمہ کے قرآن وحدیث کے خلاف اقوال چھوڑ دیں تو اس سے ان کے احترام میں کمی آ جاتی ہے یا ہم ان کی عظمت کے انکاری ہو جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے کسی اور کے لیے نہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور کیا آپ ان کا احترام بھی کرتے ہیں؟

حنفی مرجئی؛ کیوں نہیں۔؟ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے اور ان کا احترام بھی کرتا ہوں۔

اہلحدیث؛ تو کیا آپ ان کی شریعت پر عمل بھی کرتے ہیں۔

حنفی مرجئ؛ نہیں میں ان کی شریعت پر عمل نہیں کرتا۔

اہلحدیث؛ آپ ان کی شریعت پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

حنفی مرجئ؛ اس لیے کہ میں نے کلمہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا ہے اور مجھ پر آپ کی اتباع ہی فرض ہے۔

اہلحدیث؛ اب اگر کوئی یہودی آپ کو یہ کہے کہ آپ چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی نہیں کرتے یا عیسائی کہے کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی نہیں کرتے لہٰذا آپ ان انبیاء کرام کو ہی نہیں مانتے یا ان کی توہین کرتے ہیں تو کیا یہ درست ہے۔؟

حنفی مرجئ؛ نہیں یہ درست نہیں کیونکہ میں تو ان انبیاء کرام کا احترام کرتا ہوں بات صرف اس لئے نہیں مانتا کہ ان کی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ اب قیامت تک شریعت محمدی' پر عمل کرنا ہی فرض ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے! بالکل اسی طرح جس طرح آپ عیسائیوں اور یہودیوں کے الزام کی نفی کرتے ہیں اسی طرح آپ احناف کا بھی یہ صرف اہلحدیث پر الزام ہی ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر شریعت محمدی کے مقابلے میں شریعت موسوی اور شریعت عیسوی کو ٹھکرانا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کا انکار نہیں اور ان کے احترام میں کوئی فرق نہیں آتا اس طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کوئی شریعت' حنفی شریعت اور ابو یوسفی شریعت کو چھوڑ دینا بھی ان بزرگوں کے احترام کے منافی نہیں ہے۔ اور پھر امام صاحب کے جو شاگرد آپ سے اختلاف کرتے ہیں وہ آپ پر تبرا کرتے ہیں اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خامیاں نکالتے ہیں۔؟ اور احناف خود آئمہ ثلاثہ کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ ان پر تبرا بھی کرتے ہیں جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے ابھی گزرا ہے۔

الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

حنفی مرجئی: آپ امام ابوحنیفہ کو امام اعظم کیوں نہیں مانتے؟

اہلحدیث: اس لیے کہ امام اعظم صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حنفی مرجئی: تو آپ محمد علی جناح کو قائداعظم اور اپنے علماء کو خطیب اعظم گوجرانوالہ اور خطیب اعظم لاہور وغیرہ کیوں کہتے ہو۔ حالانکہ آپ کے نظریے کے مطابق تو قائداعظم اور خطیب اعظم صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

اہلحدیث: پیارے! محمد علی جناح کو قائداعظم پاکستان کہا جاتا ہے جس کے ساتھ پاکستان کی تخصیص آ گئی ہے۔ اب محمد علی جناح سعودی عرب، کویت وغیرہ کے لوگوں کے لیے تو قائداعظم نہیں بلکہ وہ تو صرف قائداعظم پاکستان ہیں۔ اسی طرح جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے فلاں مولانا صاحب خطیب اعظم گوجرانوالہ یا لاہور ہیں تو اس میں ایک شہر کی تخصیص آ گئی مگر آپ تو امام ابوحنیفہ کو مطلق امام اعظم کہتے ہیں۔ آپ امام اعظم کوفہ کہہ لیا کریں۔ اور لوگوں کو تو شاید اس بات پہ بھی اعتراض ہو مگر میں اہلحدیث کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ ہم رواداری کے طور پر کوئی اعتراض نہیں کریں گے۔

تقلید کے نقصانات

حنفی مرجئی: اگر تقلید کر ہی لی جائے تو اس میں حرج کیا ہے۔؟

اہلحدیث: پیارے تقلید کرنے کے بہت سے نقصانات ہیں۔ مثلاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) مقلد حلال وحرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی امام' مجتہد میں مانتا ہے۔

(۲) عقیدہ ختم نبوت کی نفی ہو جاتی ہے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت واحترام پر حرف آتا ہے۔

(۴) مقلد اپنے غلط موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظی ومعنوی تحریف جیسا گھناؤنا جرم کرنے سے بھی محفوظ نہیں رہتا۔

(۵) قرآن وحدیث کا انکار ہو جاتا ہے۔

(۶) اسلام کی حقانیت مشکوک ہو جاتی ہے۔

(۷) مقلد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین کا گستاخ و بے ادب بن کر ان پر تنقید کا کلہاڑا چلانا شروع کر دیتا ہے۔

(۸) غلو جس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند کیا ہے کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔

(۹) ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کے لئے چور دروازہ کھل جاتا ہے۔

(۱۰) امت واحدہ اختلاف' افتراق اور انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔ (تفسیر مظہری)

(۱۱) مقلد کو نہ صرف کہ تقلید جھوٹ پر اکساتی ہے بلکہ تقلید کے ہاتھوں مجبور ہو کر مقلد بات بات پر جھوٹ بولتا ہے جیسا کہ آپ کے مولوی کے کذب و افترا کی زیر بحث کتاب کے حوالہ سے جگہ جگہ نشاندہی کی گئی ہے اور کئی ایک کو اختصار کی وجہ سے چھوڑ بھی دیا گیا ہے۔

(۱۲) محبت کی بجائے عداوت پروان چڑھتی ہے۔

(۱۳) تقلید' غیر مسلم کے اسلام قبول کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے یعنی تقلید ہی اسلام کی ترویج واشاعت میں رکاوٹ بنتی ہے جیسا کہ ٹوکیو میں یہ واقعہ پیش بھی آ چکا ہے (تفصیل کے لیے دیکھئے۔ مقلدین آئمہ کی عدالت میں۔ احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف) اس کے علاوہ بھی کئی ایک نقصانات ہیں۔ بس اختصار کے پیش نظر انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ ان میں سے بھی ہر ایک نقصان دوسرے سے بڑھ کر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئی: ہمارے مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ انکار حدیث' پرویزیت' مودودیت اور مرزائیت سب ترک تقلید کا ثمرہ ہیں۔

اہلحدیث: پیارے جو آدمی جھوٹ بولنے پہ ہی کمر باندھ لے تو پھر آدمی سے بسا اوقات ایسے ایسے جھوٹ صادر ہوتے ہیں کہ تاریخ بھی مارے شرم کے منہ چھپا لیتی ہوگی۔ کون نہیں جانتا کہ تقلید کا اولین نتیجہ انکار حدیث ہے۔ اگر مقلد حدیث کا منکر نہ ہوتا تو کبھی بھولے سے بھی تقلید کا نام نہ لیتا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ لیکن مزید تفصیل میں جائے بغیر آپ اس بحث کو دوبارہ پڑھ لیں جہاں میں آپ کے مولوی کی زیر بحث کتاب میں سے ان مقامات کی نشاندہی کر چکا ہوں جن میں آپ کے مولوی صاحب نے کئی ایک مسائل کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ یہ مسئلہ بھی حدیث میں نہیں یہ مسئلہ بھی حدیث کا نہیں۔ اس مسئلہ میں بھی کوئی حدیث نہیں۔ حالانکہ میں تفصیل سے ان تمام مسائل کو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کر چکا ہوں اور ان احادیث کے حوالہ جات بھی نقل کر چکا ہوں۔ اب بتایئے آپ کے مولوی صاحب نے ان احادیث کا انکار تقلید کی وجہ سے کیا ہے یا ترک تقلید سے۔

حنفی مرجئی: ان احادیث کا انکار تو تقلید کی وجہ سے ہی کیا گیا ہے۔

اہلحدیث: تو پھر بات بڑی واضح ہے کہ فتنہ انکار حدیث ہے ہی تقلید کا لازمی ثمرہ۔ رہی بات پرویزیت' مودودیت اور مرزائیت کی تو یہ تو ابھی کل کی بات ہے اور لوگوں کے سامنے ان کے عقائد و اعمال بھی ہیں کہ یہ سب لوگ مقلدین ہی تھے اور وہ بھی حنفی۔ ابھی مودودی کے افکار کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی ہوگی کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے جنہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ ہم کس جرات سے تاریخ کا منہ چڑا رہے ہیں۔ کہ مودودی تو اپنے دروس اور رسائل میں حنفیت کا پرچار کرتے ہوئے اہلحدیث پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشتر زنی کیا کرتا تھا اور پھر مودودی کی جماعت آج بھی حنفیت کی پیروکار اور ان کے مدارس اور مراکز آج بھی حنفیت کا پرچار کر رہے ہیں۔ رہی بات مرزا غلام احمد قادیانی کی تو وہ بھی نہ صرف کہ سکے بند حنفی مقلد تھا بلکہ حنفی گر بھی تھا۔

حنفی مرجئی؛ ہمارے مولوی صاحب نے تو لکھا ہے کہ مرزا غیر مقلد تھا یقیناً اس کا دعویٰ نبوت فقہ اور تقلید سے بغاوت کا نتیجہ ہے اگر امام صاحب کی تقلید کا ہار اپنے گلے میں سجا لیتا تو دعویٰ نبوت نہ کرتا۔

اہلحدیث؛ یہ تو میں ابھی ثابت کرونگا ان شاء اللہ کہ مرزا قادیانی حنفی مقلد تھا اور اس کا دعویٰ نبوت بھی تقلید کا ہی نتیجہ ہے مگر اس سے پہلے میں آپ کے مولوی کے ان بدبودار الفاظ سے آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ جن کی سرانڈ سے ایمان بچنا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ آپ کے مولوی صاحب اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 88 پر لکھتے ہیں حنفی ہوتا تو نبوت کا دعویٰ نہ کرتا۔ امام صاحب کی فقہ میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرو۔

پیارے! کچھ غور کیا کہ کس قدر رقیق حملہ ہے قرآن و حدیث پہ اور الزام ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کہ حنفی ہوتا تو نبوت کا دعویٰ نہ کرتا۔ اس کا مطلب ہے کہ امام ابوحنیفہ کی فقہ سے پہلے کے جتنے لوگ تھے مثلاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام وہ سب کے سب معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کے قائل تھے کہ کوئی بھی دعویٰ نبوت کر سکتا ہے کیونکہ وہ تو حنفی نہ تھے اس لیے کہ امام صاحب ان کے بعد پیدا ہوئے۔ اور ان کی فقہ تو بہت بعد میں مدون ہوئی اور پھر تقلید کی اپنی تاریخ پیدائش چوتھی صدی ہجری ہے۔ مزید لکھا ہے کہ امام صاحب کی فقہ میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ امام صاحب کی فقہ میں تو نہیں البتہ قرآن و حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔(معاذ اللہ من ھذہ الخرافات) کیونکہ فقہ حنفی کا مقابلہ ہی قرآن وحدیث سے ہے اسی لیے تو قرآن وحدیث پر عمل کرنے والوں کو اصحاب الحدیث' اہلحدیث اور امام ابوحنیفہ کی فقہ پر عمل کرنے والوں کو اہل الرائے کہا جاتا تھا۔

تو پیارے! دیکھا ایک حنفی مقلد نے صرف تقلید کے نشے میں مدہوش ہو کر قرآن وحدیث پر کتنا رقیق حملہ کیا ہے اس لیے تو میں نے کہا کہ تقلید کی وجہ سے اسلام کی حقانیت ہی مشکوک ہو جاتی ہے۔

حنفی مرجئ؛ اس سے تو واقعی قرآن وحدیث اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست توہین ہوتی ہے۔اور اب میں یہ سوچنے پہ مجبور ہو گیا ہوں کہ تقلید واقعی اتنی خطرناک ہے کہ اس سے قرآن وحدیث کے انکار کا بہانہ آدمی کے ہاتھ آ جاتا ہے۔اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ مرزا قادیانی حنفی کیسے تھا۔

اہلحدیث؛ مرزا قادیانی نہ صرف حنفی تھا بلکہ احناف ان کو اہلحدیث سے مقابلہ کرنے کے لیے بطور مناظر لایا کرتے تھے جیسا کہ بٹالہ میں احناف مرزا قادیانی حنفی مرجئ کو سفیر ختم نبوت حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمتہ اللہ علیہ سے مناظرہ کرنے کے لیے لیکر آئے تھے اور پھر لطف کی بات کہ وہ مناظرہ بھی تقلید کے موضوع پر تھا۔(ملخص از۔مطرقۃ الحدید۔حنفیت اور مرزائیت) مگر آج کے حنفی ہیں کہ اپنا گند ہم پہ ڈالنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ میں اس کی تفصیل میں جائے بغیر چند ایک حوالہ جات کا صرف مفہوم بیان کرتا ہوں۔

(۱) مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر لکھتا ہے آپ (مرزا قادیانی) ہمیشہ اپنے کو حنفی ظاہر فرماتے تھے۔آپ نے اپنے لیے کسی زمانہ میں بھی اہلحدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔(سیرت المہدی حصہ دوم ص 49)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) مرزا قادیانی نے اپنے مرید مولوی نورالدین کو لکھا۔ کہ آپ اعلان کر دیں کہ میں حنفی المذہب ہوں۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص 48)

(۳) مرزا قادیانی کہتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے اور میں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں سمجھ سکتا۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص 49)

(۴) مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔ میاں عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص 162)

(۵) نیز لکھتا ہے ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی بھی کسی سے معانقہ کرتے نہیں دیکھا مصافحہ کیا کرتے تھے اور حضرت صاحب کے مصافحہ کرنے کا طریقہ ایسا تھا جو عام طور پر رائج ہے اہلحدیث والا مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے۔ (سرت المہدی حصہ دوم ص 29)

(۶) مرزا قادیانی نماز میں پاؤں سے پاؤں ملا کر کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص 29)

(۷) مرزا قادیانی کہتا ہے اکیلا ایک وتر کہیں سے ثابت نہیں ہوتا وتر ہمیشہ تین ہی پڑھنے چاہئیں۔ (روحانی خزائن ج نمبر 5 صفحہ نمبر 260)

بتایئے اتنے دلائل کے بعد بھی آپ یہ کہیں گے کہ مرزا قادیانی حنفی نہیں تھا۔؟

حنفی مرجئی: یہ تو مجھے ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی حنفی المذہب تھا مگر آپ یہ بھی بتا دیں کہ کیا آپ کے اور شیعہ کے کچھ مسائل آپس میں ملتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث: جہاں تک کسی مسئلہ کا کسی دوسرے فرقہ یا گروہ سے اتفاقیہ مشابہ ہونا ہے اس کے متعلق تو میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اہلحدیث نے اپنے عقائد اور اعمال کی بنیاد قرآن وحدیث پر رکھی ہے اب اگر کسی دوسرے نے بھی اس عقیدہ یا مسئلہ کو اپنایا ہے تو اس سے اہل حدیث پر اعتراض کرنا تو نری بے وقوفی ہے۔ لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ احناف کے اصل اور بنیادی مسائل تک شیعہ سے جا ملتے ہیں مثلاً

(۱) شیعہ بھی مقلد ہے اور حنفی بھی۔

(۲) شیعہ بھی اپنے امام کے قول کو حدیث سے مقدم سمجھتا ہے اور حنفی بھی۔

(۳) شیعہ بھی توہین صحابہ کرتا ہے اور حنفی بھی۔

بلکہ احناف کے نزدیک تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسی بلند ترین ہستیوں کو گالی دینا بھی کفر نہیں۔ (شرح فقہ اکبر)

(۴) شیعہ متعہ کا صریحاً قائل ہے تو حنفی تاویلاً

(۵) شیعہ کے ہاں بیوی سے لواطت جائز ہے۔

اور حنفی کے نزدیک بھی ایسے آدمی پر کوئی حد نہیں۔ (قدوری ص 189۔ درمختار ص 2/17)

(۶) شیعہ قرآن وحدیث کی ترتیب کے مطابق وضو نہیں کرتا۔

اور حنفی کے نزدیک بھی ترتیب ضروری نہیں۔

(۷) عورت کی شرم گاہ کی رطوبت شیعہ کے نزدیک پاک ہے۔ (فروغ کافی)

اور حنفیہ کے نزدیک بھی عورت کی شرم گاہ کی رطوبت پاک ہے۔ (درمختار ص 1/177)

(۸) شیعہ مذہب میں سالی سے زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی (فروغ کافی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حنفی مذہب میں بھی سالی سے زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی (درمختار ص 2/17)

(۹) شیعہ مذہب میں حلق لگانا (مشت زنی کرنا) جائز ہے۔

اور حنفی بھی مشت زنی کرنے والے کے لیے وبال کی امید بھی نہیں رکھتے۔ (درمختار ص 1/564)

(۱۰) شیعہ زکوٰۃ کا منکر ہے۔

اور حنفی بھی زکوٰۃ نہ دینے کے لیے حیلہ کرنے کا قائل ہے۔

(۱۱) شیعہ کے نزدیک محرمات ابدیہ سے نکاح کر کے وطی کرے تو اس کو زنا نہیں کہتے۔

اور حنفی بھی محرمات ابدیہ سے نکاح کر کے وطی کرنے والے کے لیے حد واجب نہیں سمجھتے۔

شیعہ اور حنفی بہت سے مسائل میں متفق ہیں بلکہ ایک دوسرے کے لیے طابق النعل بالنعل کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ مگر اختصار کی وجہ سے انہی مسائل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

کیا اب بھی آپ کہیں گے کہ حنفی اور شیعہ الگ الگ ہیں؟

پیارے کہنے کو تو حنفی اپنے آپ کو شیعہ سے الگ ہی کہے گا مگر حقیقتاً بھی ایسا نہیں اور عملاً بھی۔ بلکہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ حنفی مذہب کے ایک بہت بڑے بزرگ مولانا عبدالحئی حنفی صاحب نے یہ کہہ کر حنفی فریب کی قلعی کھول دی کہ

كم من حنفي حنفي مرجي او زيدي اصلاً وبالجملة فالحنفية لها فروع باختلاف العقيدة فمنهم الشيعة ومنهم المعتزلة ومنهم المرجئة (الرفع والتكميل ص 250-249)

کتنے ہی ایسے حنفی ہیں جو فروع میں تو حنفی ہی ہیں مگر عقیدہ کے اعتبار سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ان میں شیعہ ہیں کچھ معتزلہ اور کچھ مرجیہ۔

حق وہ جو سر چڑھ کر بولے

مولانا عبدالحیٔ حنفی لکھنوی کے اس فرمان سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ حنفی مذہب شیعہ سمیت کئی فرق ضالہ کا مغلوبہ ہے۔اس لیے پیارے اب میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ شیعہ اور اہلحدیث ایک نہیں بلکہ حنفی اور شیعہ ایک ہیں اور احناف کو یہ رفاقت مبارک ہو۔

حنفی مرجیٔ: اس کتاب پہ تو کافی تبصرہ ہو چکا ہے اور میں یہ حقیقت جان چکا ہوں کہ ہمارے مولوی صاحب نے اپنے غلط اور خلاف قرآن وحدیث مذہب کی حمایت میں جھوٹ، دھوکہ اور تلبیس جیسے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کرتے ہوئے ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کی۔

اب آپ مجھے بتائیں کہ میں کس کتاب کا مطالعہ کروں کہ مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری نماز مکمل اور مدلل مل سکے۔

تاکہ میں بھی آج کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نماز ادا کرسکوں۔

اہلحدیث: ہاں یہ ضرور ہونا چاہئے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی ہے۔صلوا کما رایتمونی اصلی کہ نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اور پھر قرآن وحدیث کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہوگا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ قبول نہیں ہوگا اور اس میں نماز بھی شامل ہے اس لیے آپ خود بھی کوشش کریں اور دوسرے لوگوں کو بھی دعوت دیں کہ وہ بھی اپنی نمازیں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا کریں۔تو آپ نماز سیکھنے کے لیے مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی صاحبؒ کی کتاب صلوۃ الرسول کا مطالعہ کریں کیونکہ یہ عام فہم کتاب ہے اور اس کے انداز اور دلائل کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احناف نے بھی تعریف کی ہے کہ یہ ایک مستند کتاب ہے۔

حنفی مرجئی؛ اس میں تو کئی باتیں غلط لکھی گئی ہیں ہمارے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ ایک جاہل حکیم تھا جس نے اپنی کتاب میں کئی حوالہ جات درج کیے ہیں مگر وہ مسئلہ ان کتابوں میں ہے ہی نہیں۔

اہلحدیث؛ محترم! اس سلسلہ میں دو باتیں یاد رکھیں۔ ایک ہے کسی مسئلہ کا سرے سے وجود ہی نہ ہونا اور اس کا حوالہ دے دینا کہ یہ فلاں کتاب میں ہے یہ تو واقعی جھوٹ ہے۔ مگر ایک ہوتا ہے کہ مسئلہ تو ہے مصنف حدیث بیان کرتا ہے۔ مگر اس کا حوالہ درج کرنے میں اسے غلطی لگ جاتی ہے تو اس کو آپ غلطی تو کہہ سکتے ہیں جھوٹ نہیں۔ جیسے کوئی حافظ قرآن غلطی سے کبھی کسی آیت کا پارہ یا سورت یا رکوع غلط بتا دیتا ہے۔ کیونکہ بھول جانا تو انسانی کمزوری ہے۔ البتہ آپ صلوٰۃ الرسول کے کسی حوالہ کی نشاندہی کریں تو میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔

حنفی مرجئی؛ ہمارے مولوی صاحب نے اسی زیر بحث کتاب میں لکھا ہے کہ حکیم صاحب نے اپنی اس کتاب میں مسئلہ بیان کیا ہے کہ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں جائیں یا کانوں تک اور حوالہ بخاری، مسلم کا دیا ہے جبکہ یہ لفظ بخاری میں نہیں ہیں۔

اہلحدیث؛ پیارے میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ آپ کے مولوی صاحب کو علم نہیں مگر مجھے یہ کہنے کی اجازت تو دیجیے کہ آپ کے مولوی نے دوسرے مقامات جن کی میں نشاندہی کر چکا ہوں کی طرح یہاں بھی جھوٹ بول کر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

حنفی مرجئی؛ وہ کس طرح؟

اہلحدیث؛ پیارے میں بتاتا ہوں۔ یہ دیکھیں آپ کے مولوی نے حکیم صاحب کے بیان کردہ دو مسئلے نقل کیے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) کانوں تک ہاتھ اٹھانا (۲) کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

اور دو ہی کتابوں بخاری و مسلم کا حوالہ دیا ہے۔ اب مجھے انصاف سے بتائیں کہ حکیم صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ دونوں مسئلے اکٹھے دونوں کتابوں میں سے ہر ایک میں موجود ہیں۔ حکیم صاحب تو بیان کر رہے ہیں کہ نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اٹھائے جائیں یا کانوں تک۔ دونوں طرح ہی جائز ہے اور بطور دلیل حوالہ بخاری۔ مسلم کا دیا ہے۔

اب اگر یہ مسئلے بخاری و مسلم میں موجود نہ ہوں تو پھر تو یہ ہوا جھوٹ اور اگر یہ دونوں مسئلے ہی مذکورہ کتابوں سے مل جائیں تو جاہل کون ہے حکیم محمد صادق سیالکوٹی یا آپ کا حنفی مولوی؟

حنفی مرجئی: اگر یہ حدیثیں بخاری و مسلم سے مل جائیں تو پھر تو ہمارا مولوی جھوٹا ہوا اور جاہل بھی کہ جس نے اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک نیک نیت عالم دین پر جھوٹ کا الزام لگا دیا ہے۔ لیکن آپ بخاری و مسلم سے یہ دونوں مسئلے دکھائیں۔

اہلحدیث: کیوں نہیں؟ ضرور دکھاتا ہوں یہ ہے بخاری شریف اس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے تین حدیثیں نقل کی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے۔

اور امام مسلم نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اب غور کریں کہ یہ دونوں مسئلے بخاری اور مسلم کی حدیثوں میں بیان ہوئے ہیں جن کا حکیم صاحب نے حوالہ دیا ہے اور یہی اہلحدیث کا مسلک ہے کہ چونکہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں لہٰذا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی آدمی کندھوں تک ہاتھ اٹھائے تو اس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا اور اگر کوئی کانوں تک اٹھائے تو اس نے بھی سنت پر عمل کیا اور یہی ایک مومن کی شان ہونی چاہئے کہ جب کوئی مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہو جائے تو پھر بلا چوں و چرا اس پر عمل کرے مگر احناف نے کندھوں تک ہاتھ اٹھانے والی حدیث کا تو بالکل انکار ہی کر دیا ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کریں گے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم کانوں تک ہاتھ اٹھانے والی حدیث پر عمل کرتے ہیں مگر یہ دعویٰ کی حد تک تو ہے۔ عمل احناف کا اس کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ حنفی جب ہاتھ اٹھاتے ہیں تو کانوں سے بھی اوپر تک لے جاتے ہیں اور یہ حدیث کے خلاف ہے کیونکہ حدیث میں تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہاتھ اٹھاتے تو کانوں کے اوپر کی جانب برابر ہوتے نہ کہ کانوں سے بھی اوپر نکل جاتے۔ اور کوئی اعتراض؟

حنفی مرجئ: حکیم صاحب نے چار دفعہ اللہ اکبر والی اذان لکھ کر مسلم کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ مسلم میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

اہلحدیث: یہ بیان کرتے ہوئے بھی آپ کے مولوی صاحب نے خیانت کی ہے کیونکہ مسلم کے ایک نسخہ میں دو دفعہ اللہ اکبر کے الفاظ ہیں اور ایک نسخہ میں چار دفعہ اللہ اکبر کے الفاظ ہیں اور دونوں نسخے ہی درست ہیں اور اس کی وضاحت مسلم شریف میں بھی کر دی گئی ہے۔ (دیکھیے مسلم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 165) مگر آپ کے مولوی صاحب نے یہ علمی خیانت کی ہے کہ فقط حکیم صاحب پر الزام لگانے کا شوق چرایا ہے ورنہ حقیقت کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ شارح مسلم امام نوویؒ نے بھی شرح صحیح مسلم میں اس کی وضاحت کی ہے اور پھر یہی حدیث مشکوٰۃ شریف (مترجم) جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 139 پر چار دفعہ اللہ اکبر کے الفاظ سے ہی موجود ہے جو کہ میرے دعوے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی موید ہے کہ یہ دونسخوں کا اختلاف ہے۔

حنفی مرجئ؛ حکیم صاحب نے صلوٰۃ الرسول میں اذان لکھ کر حوالہ بخاری و مسلم کا دیا ہے حالانکہ یہ بخاری پر تہمت ہے کیونکہ یہ روایت بخاری میں نہیں ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے! تہمت تو آپ کے مولوی نے بخاری پہ لگائی ہے کہ اذان والی روایت بخاری میں نہیں حالانکہ امام بخاریؒ نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان دوہری اور اقامت اکہری کہیں۔ (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 85) اب بخاری میں یہ بیان ہوا کہ اذان دوہری کہنی چاہئے۔ اور اس کی تفصیل مسلم شریف میں بیان ہوئی تو حکیم صاحبؒ نے اذان کا حکم اور اس کی تفصیل میں اذان کے کلمات بیان کر کے حوالہ بخاری و مسلم کا دے دیا ہے۔ اس جگہ بھی وہ صرف بخاری کا حوالہ دیتے تو پھر آپ اعتراض کر سکتے تھے مگر انہوں نے ساتھ مسلم کا حوالہ بھی دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ الفاظ تو مسلم میں ہیں مگر ان کا حکم بخاری میں بھی ہے۔ اس ضمن میں آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ حنفی حضرات اس حدیث کو سرے سے مانتے ہی نہیں۔ حنفی تو دوہری اذان کے قائل نہیں اور نہ ہی کبھی انہیں یہ توفیق ہوئی ہے کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار ہی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے دوہری اذان کہیں۔

حنفی مرجئ؛ یہ تو درست ہے کہ اس میں حکیم صاحب کی کوئی غلطی نہیں محض ان پر الزام لگایا گیا ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے حکیم صاحب کی غلطی نہیں مگر آپ کے مولوی کے دماغ میں تو فتور ہے۔

حنفی مرجئ؛ اچھا۔ آپ مجھے بتائیں کہ ہمارے مولوی صاحبان تو ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اہلحدیث آئمہ کا احترام نہیں کرتے نہ ان کی فقہ کو مانتے ہیں۔ آپ ذرا وضاحت کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث؛ یہ تو میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اہلحدیث ہی آئمہ کا احترام کرتے ہیں احناف تو ان کی توہین کرتے ہیں حتیٰ کہ حنفی حضرات کا تو امام ابوحنیفہؒ کے متعلق بھی یہ خیال ہے کہ انہیں قرآن مجید کی بھی سمجھ نہ تھی۔ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں آپ میری دوسری کتاب" احناف کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف" پڑھیں میں نے اس میں تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ لیکن میرا آپ کو مشورہ ہے کہ آپ حکیم سیالکوٹی صاحب ہی کی کتاب سبیل الرسول کا مطالعہ کریں تو آپ کی تسلی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

حنفی مرجئ؛ سنا ہے اس کتاب میں بھی حکیم صاحب نے کئی جھوٹ بولے ہیں مثلاً انہوں نے حدیث نقل کی ہے۔ الفضل الاعمال الصلوٰۃ فی اول وقتہا اور حوالہ بخاری کا دیا ہے۔ جبکہ یہ نرا جھوٹ ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے یہ حکیم صاحب کا جھوٹ نہیں بلکہ جھوٹ تو آپ کے مولوی نے بولا ہے کیونکہ حکیم صاحب نے یہ حدیث نقل کر کے بخاری کا حوالہ نہیں دیا بلکہ ترمذی کا حوالہ دیا ہے۔ (دیکھیے سبیل الرسول ص 292) اب بتایئے کہ حکیم صاحب کا جھوٹ ہے یا آپ کے مولوی ابو بلال کا کہ جس نے بغیر اصل کتاب دیکھے حکیم صاحب پر الزام لگا دیا ہے کہ انہوں نے بخاری کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ حکیم صاحب نے ترمذی کا حوالہ دیا ہے۔

حنفی مرجئ؛ کیا واقعی حکیم صاحب نے ترمذی کا حوالہ دیا ہے؟

اہلحدیث؛ ہاں! تو کیا میں بھی تقلیدی دلدل میں پھنسا آپ کے مولوی کی طرح کوئی غلط بیانی کر رہا ہوں۔ آپ سبیل الرسول کتاب کا صفحہ نمبر 292 نکالیں اوپر دو سطریں چھوڑ کر تیسری سطر دیکھیں اس کا آخری لفظ ہی ترمذی ہے۔

حنفی مرجئ؛ آپ مجھے ذرا دکھا دیں۔

اہلحدیث؛ یہ لو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔

حنفی مرجئ؛ ہاں میں نے دیکھ لیا یہاں تو واقعی ترمذی کا نام ہے۔ لیکن طلاق ثلاثہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق حدیث لکھ کر حوالہ بخاری کا دیا ہے۔ جو بخاری میں نہیں ہے۔

اہلحدیث؛ دیکھیں حکیم صاحب نے سبیل الرسول کتاب میں طلاق ثلاثہ کے متعلق کوئی روایت بخاری کے حوالہ سے نقل نہیں کی۔ اس لیے یہ بھی ایک حنفی کا جھوٹ اور حکیم صاحب پر بہتان ہے اور محض اپنی قوم کو دھوکہ دینا۔ ورنہ حکیم صاحب اس جھوٹ سے بری ہیں۔

حنفی مرجئی؛ کمال ہے ہمارے مولوی صاحب نے تو اپنی کتاب میں لکھا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ ایسی روایت سبیل الرسول میں نہیں ہے۔

اہلحدیث؛ پیارے! یہ سبیل الرسول ہے یہ اپریل 1960ء کو دائرۃ التبلیغ پورہ ہیراں سیالکوٹ شہر نے شائع کی ہے۔ آپ اس سے نکال کر دیکھائیں تو پھر بات ہوگی ورنہ ایک بات کی دلیل ہی نہیں ہے تو اس کو کیسے تسلیم کرلیا جائے؟

حنفی مرجئی؛ بہت جھوٹ لکھا ہے ہمارے مولوی نے مجھے تو اس نے شرمندہ کر دیا ہے میں نے تو اس کی کتاب پر اعتماد کرتے ہوئے یہ باتیں کہی تھیں لیکن ان الزامات کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ اس طرح ہمارے مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ طلاق ثلاثہ والی روایت کے ترجمے میں یک بارگی کا لفظ بڑھایا ہے جو سیاہ یا سفید جھوٹ ہے۔

اہلحدیث؛ حکیم صاحب نے مسلم شریف سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کا ترجمہ کرتے ہوئے یک بارگی کے الفاظ کو بریکٹ () میں درج کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے حدیث کے الفاظ کا ترجمہ یک بارگی نہیں کیا بلکہ بریکٹ میں یہ الفاظ لکھ کر انہوں نے اشارہ کیا ہے کہ یہاں تین طلاق سے مراد یک بارگی کی تین طلاقیں ہیں۔ مگر آپ کے مولوی صاحب نے اپنے دیگر الزامات کی طرح جھوٹ بولتے ہوئے حکیم صاحب پر الزام لگا دیا ہے کہ انہوں نے ترجمے میں یک بارگی کا لفظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھا دیا ہے۔ جو سیاہ یا سفید جھوٹ ہے۔ اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ جھوٹ کس کا ہے اور سیاہ ہے یا سفید؟ اور پھر یاد رکھنا کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی حنفی نے بھی طلاق کے مسئلہ میں ایک روایت کا ترجمہ کرتے ہوئے بریکٹ میں ایک بار کی کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ (دیکھیے تفسیر مظہری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 492)

اب آپ بتائیں کہ آپ کا مولوی قاضی صاحب پر کیا فتویٰ لگائے گا یا تقلیدی بھائی سمجھ کر آنکھیں بند کر لے گا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

حنفی مرجع: حکیم صاحب نے سبیل الرسول میں امام کے پیچھے قرات فاتحہ کا جو واقعہ فجر کا ذکر کیا ہے اس میں ابن ماجہ اور موطا امام مالک کا حوالہ بھی دیا ہے۔ حالانکہ جھوٹ ہے ان کتابوں میں یہ حدیث نہیں ہے۔

اہلحدیث: برادرا اس مسئلہ میں بھی آپ کے مولوی نے فریب کاری سے کام لیا ہے۔ جو کہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ اس سے نہ تو حکیم صاحب کا کوئی نقصان ہے اور نہ ان کی کتاب کا۔ بلکہ اس مولوی کے الزام کی وجہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کی حسنات میں اضافہ فرمائے گا۔ (آمین)

آپ کے مولوی نے فریب کاری یوں کی ہے کہ حکیم صاحب نے سبیل الرسول میں مذکورہ واقعہ کی حدیث نقل کر کے چھ کتابوں کا حوالہ دیا ہے۔

(۱) ابوداؤد (۲) ترمذی (۳) نسائی
(۴) ابن ماجہ (۵) موطا امام مالک (۶) مسند احمد

اب یہ حدیث تو ان چھ کتابوں میں ہی موجود ہے مگر فجر کے وقت کی صراحت اگر تمام کتب میں نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی تفصیل میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ان کتب میں سے کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب میں فجر کے وقت کی صراحت ہے یا نہیں اگر ہو تو آپ کا مولوی جھوٹا اور اگر ان کتب میں کسی ایک میں بھی یہ وضاحت نہ ہو کہ یہ واقعہ فجر کے وقت کا ہے تو پھر تو ہوا حکیم صاحب کا جھوٹ۔

تو آیئے اب میں آپ کو بتاؤں کہ مذکورہ واقعہ فجر کے وقت کا ہے اس کی وضاحت ابوداؤد جلد نمبر 1 صفحہ 126' ترمذی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 61 پر ہے کہ یہ واقعہ فجر کے وقت کا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ جھوٹا کون ہے حکیم صاحب یا حنفی مولوی؟

حنفی مرجئ: صلوٰۃ الرسول اور سبیل الرسول کے متعلق تو میرے شبہات دور ہو گئے اب آپ مجھے اس سوال کا جواب دیں کہ آپ فقہ حنفی پر عمل کیوں نہیں کرتے ہو۔

اہلحدیث: پیارے! قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے فقہ حنفی پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور پھر اس فقہ کے جو مسائل قرآن و حدیث کے خلاف ہیں' ہم صرف ان پر عمل نہیں کرتے۔ فقہ حنفی کا جو مسئلہ قرآن و حدیث کے مطابق ہو ہم اس کو قرآن و حدیث کا مسئلہ سمجھ کر مانتے ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں کیونکہ وہ درحقیقت قرآن و حدیث کا مسئلہ ہے۔

حنفی مرجئ: ہمیں تو یہ بتایا گیا ہے کہ ہم فقہ حنفی پر عمل اس لیے کرتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن کی وضاحت قرآن و حدیث میں نہیں وہ ہم فقہ حنفی سے لے لیتے ہیں۔

اہلحدیث: پیارے! یہ بھی غلط ہے کہ کسی مسئلہ کی اصل قرآن و حدیث میں نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث میں موجود دین کو مکمل دین قرار دیا ہے البتہ اس متحرک زندگی میں کسی پیش آمدہ مسئلہ کے لیے قرآن و حدیث کی نصوص کی بنیاد پر اجتہاد کرنے کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ اگر اس وجہ سے قرآن و حدیث کے بعد فقہ حنفی پر عمل کرنا ضروری ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث میں بعض پیش آمدہ مسائل کی وضاحت نہیں تو ایسے کئی مسئلے آپ کو فقہ حنفی سے بھی مل جائیں گے کہ جن کو فقہ حنفی نے بیان تو کیا ہے مگر ان پر عمل کرنے کے طریقے کی وضاحت نہیں کی۔ اگر چہ ایسے کئی مسائل بطور مثال پیش کیے جا سکتے ہیں مگر اختصار کی وجہ سے صرف ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ کہ ردالمحتار علی درالمختار میں امام کی جو شرائط بیان کی گئی ہیں ان میں سے یہ شرطیں بھی ہیں کہ امام وہ شخص ہو جس کی بیوی خوبصورت ہو۔ اور اس کا سر بڑا اور عضو (آلہ تناسل) چھوٹا ہو۔ اب فقہ حنفی نے یہ تو بیان کر دیا کہ امام کی بیوی خوبصورت اور امام کا آلہ تناسل چھوٹا ہو مگر یہ وضاحت نہیں کی کہ خوبصورتی کا معیار کیا ہے اور امامت کے امیدوار کی بیوی کو گھر گھر لے جا کر اس کا حسن چیک کیا جائے گا یا کہ کسی کھلے میدان میں مقابلہ حسن کروایا جائے گا۔ نیز فقہ حنفی کی کسی کتاب میں بھی یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ امام کے عضو کو مقتدیوں کے مقابلہ میں کس طرح پاس کیا جائے گا۔ آیا اکیلے اکیلے آدمی کا الگ الگ مقابلہ ہو گا یا سارے حنفی اکٹھے ہو کر مقابلہ میں بیک وقت شریک ہوں گے اور پھر یہ مقابلہ حسن اور مقابلہ لمبائی آلہ تناسل کس جگہ پہ منعقد کیا جائے گا۔ اگر قرآن وحدیث کے مقابلہ میں فقہ حنفی کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ قرآن وحدیث میں متحرک زندگی میں پیش آمدہ مسائل کا حل نہیں (حالانکہ یہ صرف احناف کا ہی خیال ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے) تو یہ اعتراض تو فقہ حنفی پر بھی ہوتا ہے۔ احناف کو چاہئے تھا کہ اب تک یہ فقہ حنفی کو چھوڑ کر کسی اور امام کی تقلید کا قلادہ گلے میں ڈال چکے ہوتے۔

بازار کھلا ہے ہر وقت یاران بہار کے لیے
ناخن عقل کے آنکھیں بصیرت کی ہر بیمار کے لیے

اس جیسے فقہ حنفی کے اور بہت سے لایعنی فضول اور بے ہودہ مسائل ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہنوز حل طلب ہیں مگر فقہ حنفی چپ سادھے بیٹھی ہے۔ آپ فقہ حنفی کا اصل چہرہ دیکھنا چاہیں تو مولانا محمد یوسف صاحب جے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حقیقۃ الفقہ کا مطالعہ کریں۔ انہوں نے اس میں فقہ حنفی کی حقیقت پر مفصل بحث کی ہے۔

حنفی مرجیٔ: ہمارے مولوی صاحب نے اس زیر بحث کتاب میں لکھا ہے کہ حقیقۃ الفقہ میں بے شمار جھوٹ ہیں۔ مثلاً انہوں نے کئی حوالے دیے ہیں مگر وہ مطلوبہ کتب میں نہیں ہیں۔

اہلحدیث: برادر! اس سلسلہ کو آگے بڑھنے سے پہلے ایک تو یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کے مولوی نے یہی دعویٰ صلوٰۃ الرسول اور سبیل الرسول کے متعلق بھی کیا تھا مگر میں اس کی حقیقت آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں کہ حنفی مولوی کی فریب کاری ان کتابوں کے مصنف پر محض الزام ہے۔ اسی طرح اس کتاب پر کیے گئے اعتراض کی بھی یہی حیثیت ہے۔ بطور مثال چند ایک کی حقیقت میں بیان کروں گا لیکن مجموعی طور پر آپ یہ بات یاد رکھیں کہ جے پوری صاحبؒ نے جن کتابوں سے یہ حوالے درج کیے ہیں ان کی تفصیل انہوں نے حقیقۃ الفقہ کے صفحہ نمبر 181 پر درج کی ہے اور ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ یہ حوالہ جات اگرچہ تراجم سے لیے گئے ہیں مگر چونکہ غیر مشہور تھے اس لیے اصل کتب مشہورہ کے حوالہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ نیز یہ حوالے ترجمہ متون اور شروح سے اخذ کیے گئے ہیں اور یہ کہ بعض جگہ پر اختصار کی وجہ سے اور بعض مقامات پر عبارت کو عام فہم کرنے کے لیے الفاظ کا التزام ممکن نہیں ہو سکا۔

جے پوری صاحبؒ کی اتنی واضح وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی آدمی حوالہ نہ ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹے تو یہ اس کی جہالت ہی ہو سکتی ہے جو کہ مقلدین کی لازمی صفت ہے جیسا کہ زیلعی حنفی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ فالمقلد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذھل والمقلد جھل (نصب الرایہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 219) کہ مقلد کو ذہول ہوتا ہے اور مقلد جاہل ہوتا ہے اور یہ بات تو آپ کا مولوی بھی تسلیم کر رہا ہے کہ یہ حوالہ کتاب کے متن کی اصل عبارت سے پیش کیے جائیں (دیکھیے صفحہ نمبر 96) جس کا مطلب واضح ہے کہ یہ متن میں نہیں بلکہ ان کی شروحات اور تراجم میں ہو سکتے ہیں اور اس کی وضاحت تو پہلے ہی حقیقۃ الفقہ کے صفحہ 182 پر کر دی گئی ہے کہ اصل کتاب کا نام صرف اس کی شہرت کی وجہ سے درج کیا گیا ہے اور پھر جے پوری صاحب نے ان کتب کے مطابع اور سنہ طبع بھی اس لیے بیان کیے ہیں تا کہ احناف کوئی اور ترجمہ یا کوئی دوسرا نسخہ پیش کر کے قوم کو ورغلا نہ سکیں۔ مثلاً ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیث ضعیف ہے۔ ہدایہ مترجم بنام عین الہدایہ ترجمہ ہدایہ مطبع نولکشور 1896ء کے صفحہ نمبر 350 پر موجود ہے اور ہدایہ کی مشہور عربی شرح فتح القدیر باب صفۃ الصلوٰۃ میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے۔ نیز حافظ ابن حجرؒ نے الدرایہ فی تخریج الہدایہ میں بھی یہ بات بیان کی ہے۔ (دیکھیے الدرایہ فی تخریج الہدایہ برحاشیہ ہدایہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 86) اسی طرح سینے پر ہاتھ باندھنے والی روایت صحیح ہے۔ (حوالہ ہدایہ کا دیا ہے) یہ حوالہ نقل کرنے میں بھی آپ کے مولوی نے غلط بیان کی ہے۔ کیونکہ حقیقۃ الفقہ میں یہ بات شرح وقایہ کے حوالہ سے بیان کی گئی ہے (حقیقۃ الفقہ ص 250) مگر آپ کے مولوی صاحب کہہ رہے ہیں کہ حوالہ ہدایہ کا دیا ہے۔ شاید حقیقۃ الفقہ ان کے ذہنوں پر اس طرح سوار ہو گئی ہے کہ شرح وقایہ کو بھی ہدایہ پڑھتے ہیں۔ اس طرح دوسرے حوالہ جات ہیں وہ بھی جن کتابوں کی فہرست مصنف نے دی ہے ان میں موجود ہیں اس لیے حقیقۃ الفقہ پر اعتراضات بھی سوائے احناف کے فریب کے کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی مرجئی: کیا یہ ان کتابوں کے مصنفین کی تقلید نہیں ہے آپ ایک طرف امام ابو حنیفہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور دوسری طرف خود بھی تقلید کرتے ہو اور دوسروں کو بھی تقلید پر لگاتے ہو۔

اہلحدیث: پیارے! یہ تقلید نہیں ہے کیونکہ تقلید تو یہ ہے کہ آدمی غیر نبی کی بات کو بغیر دلیل معلوم کیے قبول کر لے اور پھر جب اسے اپنے امام کے خلاف قرآن وحدیث سے کوئی دلیل مل جائے تو وہ قرآن وحدیث کو یہ کہہ کر رد کر دے کہ میں تو اپنے امام کا مقلد ہوں وہی کروں گا جس کا میرے امام نے حکم دیا ہے۔ اور پھر اگر اسی بات کا نام تقلید ہے کہ آدمی جس سے مسئلہ پوچھے یا کسی کی کتاب پڑھ لے یا کسی لفظ کا معنی معلوم کر لے تو وہ اس کا مقلد بن جاتا ہے۔ تو پھر آج کے حنفی مقلدین کو حنفی نہیں کہلانا چاہئے کیونکہ یہ فقہ حنفی بھی تو کسی مولوی سے پڑھ کر جانتے ہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ اگر حنفی اپنے مولوی سے کنز' قدوری پڑھ کر بھی امام ابو حنیفہؒ کے مقلد ہی رہتے ہیں تو اہلحدیث صلوٰۃ الرسول' سبیل الرسول وغیرہ پڑھ کر امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے کیسے نکل جاتے ہیں؟ اس لیے پیارے یہ اعتراض ہی سرے سے فضول ہے کیونکہ علم اور چیز ہے اور تقلید دوسری چیز۔

حنفی مرجئی: یہ کتابیں تو انگریز دور کے بعد لکھی گئی ہیں۔

اہلحدیث: شاید آپ کے لیے تو یہ ضروری ہو کہ آپ اس کتاب کو مانیں جس کی انگریز نے تصدیق کی ہو۔ یہی مطلب ہے نا یہ کہنے کا کہ یہ تو بعد میں لکھی گئی ہیں اگر پہلے لکھی گئیں ہوتیں تو ہم دیکھتے کہ انگریز نے ان کی تائید کی ہے یا نہیں؟ اگر آپ کے نزدیک ان کتابوں کا پڑھنا اور ان میں موجود قرآن وحدیث کے مسائل کو اپنانا اس لیے ناجائز ہے کہ یہ انگریز کے بعد لکھی گئی ہیں تو پیارے آپ کا یہ مولوی بھی تو انگریز دور کے بعد پیدا ہوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیا آپ اس کی ولادت کو ناجائز تصور کریں گے۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ اصول ہی غلط ہے جو آپ کے مولوی صاحب نے بیان کیا ہے ورنہ آپ خود اس کے جال میں ایسا پھنسیں گے کہ نکلنا دشوار تو کیا آپ کے لیے ممکن بھی نہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

حنفی مرجئی: اس ساری گفتگو سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس زیر بحث کتاب (تحفہ اہلحدیث) میں قرآن وحدیث کا نہایت ہی سوقیانہ انداز میں مذاق اڑایا گیا ہے۔ نیز الزام تراشی اور جھوٹ کی بھرمار سے حنفیت کے قریب المرگ جسم کو آکسیجن فراہم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ حقیقت بھی مجھے معلوم ہوئی ہے کہ حنفی مذہب سراسر قرآن وحدیث کی مخالفت کا نام ہے بلکہ اس مذہب کے بعض پیروکار قرآن وحدیث میں لفظی ومعنوی تحریف کو بھی کوئی جرم نہیں سمجھتے۔ اس لیے تو اپنے مذہب کے خلاف آیات واحادیث کو تبدیل کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے اور فقہ حنفی میں نہ صرف کہ بے دلیل مسائل بیان کیے گئے ہیں بلکہ بعض مسائل تو اخلاقی اقدار سے اس قدر گرے ہوئے ہیں کہ فطرت اور شرم وحیا سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ لہٰذا آج سے میں حنفی مذہب سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں اور گذشتہ زندگی پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرتا ہوں کہ جو میں قرآن وحدیث کو ٹھکرانے، محدثین اور سلف صالحین کے متعلق بدگمانی رکھنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مذاق اڑانے جیسے گھناؤنے جرائم کا مرتکب رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے۔ آئندہ تقلید پر چار حرف بھیجتے ہوئے قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزارنے کا اپنے رب سے عہد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے مقلدین کے تلبیسی مذہب سے محفوظ رکھے اور حق کو قبول کر کے اس پر استقامت کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث

پیارے! اگر تو آپ نے صدق دل سے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا ہے تو پھر آپ کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت نصیب فرمائی ہے کیونکہ حق صرف قرآن وحدیث کی تعلیمات کا نام ہے جو اس کے خلاف ہے وہ گمراہی کے سوا کچھ بھی نہیں اور کامیابی صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں بار بار اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کے لیے جہنم کے عذاب کی وعید سنائی ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ہے کہ لوگو! میرے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہو گے جب تک قرآن وحدیث پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو گے۔ یہی مسلک اہلحدیث کا ہے کہ اہلحدیث کا ہر ہر فرد قرآن وحدیث کی دعوت کو قبول کرنے کی ہی دعوت دیتا ہے نہ کہ اپنے کسی بزرگ، عالم اور مفتی کی تقلید کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سبیل المومنین پہ چلتے ہوئے قرآن و حدیث کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیئے اللہ تعالیٰ سے مانگیں

- يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَ الْآخِرَةِ اِرْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ۔
(اے دنیا اور آخرت کے مہربان جب تک میں زندہ رہوں مجھے اپنی رحمت کے سبب گناہوں سے محفوظ رکھنا)
- اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔
(اے اللہ! مجھے رزق حرام سے بچا کر رزق حلال عطا فرما اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر کسی سے بے نیاز کر دے)
- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔
(اے اللہ! میں آپ کی عطا کردہ نعمتوں کے زائل ہونے' عافیت کے بدل جانے' تیری اچانک پکڑ ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں)
- اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ شَرَّهُمْ بِمَا شِئْتَ وَ كَيْفَ شِئْتَ۔
(اے اللہ! جس طرح اور جیسے تو چاہے مجھے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنا)
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔
(اے اللہ! یقیناً ہم آپ کو ان (دشمنوں) کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں)
- اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَ اَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔
(اے اللہ! مجھے میری ہدایت نصیب فرما اور مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ)
- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔
(میں اللہ تعالیٰ سے جو میرا رب ہے ہر قسم کے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں)

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ آمِيْنَ

(اللہ تعالیٰ [illegible] پر رحم فرمائے [illegible])

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Khurafat - E - Hanfiat

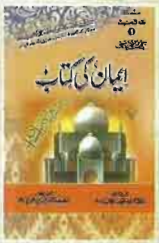

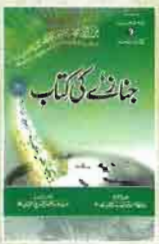

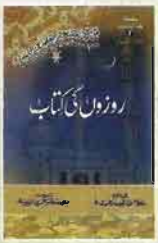

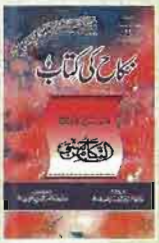

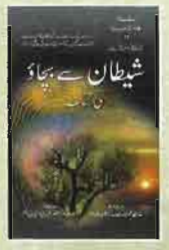

Al-Kitab International
الکتاب انٹرنیشنل
Jamia Nagar, New Delhi-25
Ph.: 26986973 M. 9312508762